ما شاء الله لا قوة الا بالله
یہ کتاب مشتمل ہے مفصل حال ولادت و شہادت و تعمیر روضہ و کرامات حضرت سید سالار مسعود غازی و غلامان و صاحبان سلطان محمود

اوسکی یکتائی مین زبان ہلا سکے **بیت** ہر گیاہی کہ از زمین روید — وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید
ایک نکتہ کن سے کائنات کو بنایا قدرت کا نمونہ دکھایا سقف فلک کو بہ رفعت و شان بے ستون بنایا اور
سیارونکو ثابت کر کے بے استقامت پایہ بسرعت تمام دوڑایا ہے! سے گوہر آبدار نکالے دہان سنگ
لعل اوگلتے ہین فکر رسا کے پر جلتے ہین جسنے اس راہ مین قدم مارا سر ہارا حلاج نامدار کا مدار دار پر ہوا
گویندۂ حق شہید اکبر ہوا سرمد اس معرکہ عالمگیر مین بے سر ہوا ما عرفناک حق معرفتک پر معرکہ سر ہوا

اس مقام شگرف مین زبان خامہ لال ہے صُمٌّ بُکْمٌ کا حال ہے

نعت

اے خامہ ادب کن کہ مقام ادب است این — وقت رقم نعت رسول عرب است این

رسول ہمارے صاحب معراج ہین عرش اعظم کے تاج ہین جب لوای محمدی بلند ہوا در کفر بند ہوا ایوان کسریٰ مین زلزلہ آیا نیر اعظم رعب جلال سے تھرایا محبوب خدا رحمۃ للعالمین ہین قاب قوسین کے فاصلہ پر عرش کے کرسی نشین ہین مدح پاک کی انسان کو کیا مجال ہے ذات تو ممدوح ذوالجلال ہے کون آپکی مدح کا دم بھرے خدائی کا دعوی کرے طٰہٰ یٰسین آپکی شان رسالت کی برہان ہے قرآن شریف آپکی زبان معجز بیان ہے پتھرون نے ہاتھ مین رسالت کی گواہی دی تبان سنگدل کو شکست ملی جب معجز نمائی کی درختون نے پیشوائی کی ایک شب یہ اعجاز دکھایا درخت بی بار سے خرمای پختہ طلب فرمایا فوراً باردار ہوا پک کر طیار ہوا ایسی ہوا چلی کہ چادر مرتضیٰ علی کی بھر دی شق القمر کا معجزہ روشن ہے معراج کی رفعت زبان زد انجمن ہے جسم مبارک خدا کا نور ہے کمر سے چھکا نکل آنا مشہور ہے ابر رحمت کا سر انور پر سایہ رہا جسم اطہر کا زمین پر نہ سایہ رہا حورون نے پتلی کیطرح سر و چشم پر اوٹھالیا نور دیدہ کیا جسم اطہر بنا یہ رحمت خدا کی روشن ہے کہ سایہ کا سایہ عنقا ہے ہان سایۂ شفاعت سے میدان حشر مین خاص و عام آرام پاینگے جب سب اولوالامر نفسی اور حضرت امتی فرماینگے جا کر کبھی سجدہ مین ہو کر نہ نکلیگے آج تک ظہور قرار شریف کا ادب کرتے تھے روضۂ اقدس سے دب کر پروانہ بسر کرتے ہین حضرت مسیح آپکی خبر دیتے تھے اسم مبارک ورد زبان کر کے مرتے تھے خدا نے قرآن مین فرمایا ہے یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ زبان عیسیٰ پر آیا ہے خالق ارض و سما کو خلق کرنا زمین و آسمان کا جن و انسان کا جب منظور ہوا سب سے پہلے نور محمدی کا ظہور ہوا ذات احد سے نور احمد نے جلوہ دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا خالق مشرقین ہے درود پڑھنا ہر ملک پر فرض عین ہے آدم علیہ السلام نے ذریعۂ نور محمدی سے عفو تقصیر کا پروانہ پایا حضرت نوح کا جامۂ خلعت نبوت سے سرفراز ہوے خدا کے روبرو ممتاز ہوے کشتی نوح آپکی توجہ سے پار ہوئی

۵۰	نیک صورت نیک سیرت سرور زرین کلاہ	۵
۸	حاکم سام و نریمان داور اسفندیار	۲۰۰
۴۰	مخزن جود و عطا و منبع دریای فیض	۸۰۰
۲۰	کردیا زیر و زبر اہل جفا کی قوم کو	۶
۸۰	فیض سے انکے زمانہ بندۂ احسان ہی	۱۰
۵۰	نام حاتم کا شایا ہمت نواب نے	۱۰
۳۰۰	شور ہی انکی عدالت کا یہ باغ دہر مین	۵۰
۶۰۰	خلق احمد و رحید رہمت وجود و سخا	۱

۹۰	صاحب شمشیر بران ہر ہنر کے قدردان	۵۰
۵	ہین تہمتن سے بہت انکے جلو مین پہلوان	۵۰
۳۰	لجۂ بحر شجاعت رستم ہندوستان	۵۰
۶	واصل قعر جہنم ہوگئے نکبت نشان	۵۰
۲۰	کرلیا ہر ایک کو مرہون لطف بیکران	۵۰
۱	اور شجاعت مین ہی رستم زال سے بھی ناتوان	۵۰
۳۰	لوگ کہتے ہین انھین فخر شہ نوشیروان	۵۰
۱۰۰	قادر قیوم نے یہ سب عطا کین خوبیان	۵۰

سنہ ۱۲۸۱ ہجری ..... سنہ ۱۲۷۲ فصلی ..... ۵۸ ۴۰ ..... ۶۵۰

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی ..... سمت ۱۹۲۲

۶	والی ہندوستان ہین یہ معین مومنان	۵۰
۴۰	مومنون کے لوح دل پر نقش ہی اسم شریف	۸۰
۴۰	ملک دل بھی مومنون کے ہوگئے زیر نگین	۵۰
۲۰	گردش گردون سے انکو کچھ نہین ہی خوف و باک	۲۰
۱	احمد مرسل کے صدقے سے مرے نواب کو	۶
۷۰	عالم امکان مین یہ با فتح و فیروزی رہین	۵۰
۸	حامی دنیا و دین ہون انکے قبلہ جن و ملک	۲۰
۸	حضرت حسنین و زہرا دستگیر انکے رہین	۵۰
۴	دشمن انکے ذلت و خواری سے سب ہون تباہ	۵
۱	آل و اصحاب محمد کی نظر ان پر رہے	۱۰
۲	بحر و بر ہو یا خدا نواب کے زیر نگین	۵۰
۳۰۰	شام سے تا روم اور ایران سے توران تلک	۲۰
۱	آستان پاک ہو حاکمونکا جبہہ سا	۱
۴	باغ عالم مین رہے سرسبز نخل آرزو	۶
۸۰	فیض سے انکے ہون گلزار جہان رشک جنان	۵۰

۲۰۰	رحمت خلاق عالم ہی نصیب دوستان	۵۰
۴۰	مہر کا گویا نگین ہی قلب پاک مومنان	۵۰
۳	جان نثاری پر کمر بستہ ہین سب پیر و جوان	۵۰
۶	واقعی انپر علی و مصطفی کی ہی امان	۵۰
۲۰	گردش گردون سے رکھے محفوظ رب انس و جان	۵۰
۸۰	فاتح خیبر ہین پشت و پناہ و مہربان	۵۰
۴۰	مہدی دین ہون معین سرور عالی مکان	۵۰
۴۰	محسن ہندوستان ہی ذات عالی بیگمان	۵۰
۵	ہو زیادہ خادمونکی عزت و توقیر و شان	۵۰
۸۰	فتح و نصرت سے جہان مین ہون ہمیشہ کامران	۵۰
۵	ہند سے تا سند ہون نواب صاحب حکمران	۵۰
۴۰	مصر سے تا چین ہون محکوم سب خسرو کلان	۵۰
۴	دولت دنیا و دین سے ہون ہمیشہ توامان	۵۰
۹۰	صدقۂ آل رسول خاتم پیغمبران	۵۰
۴	دامن دولت زر گل کی طرح ہو زرفشان	۵۰

دن مین لکھنؤ آیا عہد ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ اودھ غازی اعاداللہ ملکہ و مملکتہ مین عہدۂ وقائع نگاری خزانۂ عامرہ وجیب خاص کا پایا سنہ ۱۲۷۳ ہجری ایام غدر مین فلک نے روز سیاہ دکھایا تیسوین سلخ رجب کو شہر لکھنؤ چھوڑا یا جب تیسری شوال سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین پھر لکھنؤ آیا ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری مہتمم اخبار کارنامہ نے تذکرۃً بندے سے فرمایا کہ علوم فارسی وعربی پر اس جوا مین زوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرات مسعودی اردو ہو جاے ہمارے چھاپنے کے کام آے تیرا بھی نام ہو گا سالار مسعود غازی کے ذریعہ سے بخیر انجام ہو گا راقم نے قلت فرصت کا عذر کیا قبول نفرمایا یہ جواب دیا بیت

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

ہمت نہ ہارو مرات مسعودی لو بسم اللہ کرو یہ کچھہ ترتیب دو آخر بہ تعمیل ارشاد عالی ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین سندیلہ آکر باوجود انتشار حواس و تفکرات لاحقہ کے حالات ابتداے آمد اہل اسلام کے ہندوستان مین و نسب نامہ سلطان محمود مع حملات و اختتام سلطنت خاندان غزنویہ و جہاد سومنات و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخ فرشتہ وغیرہ سے انتخاب کیا مختصراً مفصل بصحت تمام مقامات مناسب پر درج کتاب کیا ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین آغاز ادربیع الاول سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین انجام ہوا غزانامۂ مسعود تاریخی نام ہوا ناظرین پر تمکین نکتہ سنج باریک بین کی خدمات مین دست بستہ التماس ہے جہان غلطی اور سہو پائین سمجھکر بے تکلف اصلاح سے بندہ کو مرہون منت فرمائین بیت اس سال کی جب وہ سیر کرین میرے حق مین دعاے خیر کرین

قطعۂ تاریخ خاتمۂ کتاب

صد شکر غزانامۂ مسعود شہید	شد ختم بساعت سعید و مسعود
ہاتف پے سال از عنایت فرمود	مقبول خدا زمین روح مسعود

نغمہ سنجی عندلیب خامہ بصحت حال ولادت وشہادت سالار مسعود از روی تحقیقات وکشف باطنی صاحب مرات مسعودی برگزیدۂ بارگاہ رب ودود

حضرت عبدالرحمان علوی چشتی قدس سرہ صاحب مرات مسعودی حضرت سالار مسعود غازی کی روح سے فیضیاب ہین علم باطن مین انتخاب ہین خاصۂ بارگاہ ذوالجلال ہین صاحب کمال ہین ساتوین شعبان سنہ ۱۰۹۴ ہجری کو غریق رحمت ہوے داخل جنت ہوے

قطعۂ تاریخ وفات دیباچہ

مہ شعبان و شنبہ عبدرحمان	بہفتم شد غریق بحر رحمت
عنایت مصرعۂ تاریخ ہجری	ز قمر دز نیمہ جان فرمود رحلت ۱۰۹۴ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

وا دریغا از جہان حضرت عبد الرحمان	رفت در خلد برین ہفتم ماہ شعبان
فکر کردہ چو عنایت سپے سال رحلت	آہ در ملک عدم رفت ندا ز در رضوان

مصنف صاحب مرأت مسعودی کو ابتدا سے سالار مسعود غازی کی خدمت مین عقیدہ کامل تھا فیض روحانی حاصل تھا احوال ولادت وشہادت ومعرکہ جہاد اکثر زبان خلائق سے مختلف سماعت مین آیا مگر کسی تاریخ مین شمہ اوسکا نپایا مصنف صاحب نے اوسکی صحت کی جستجو فرمائی آخر تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی مین کیفیت مفصل نظر آئی ملا صاحب عرصے تک ملازم سلطان محمود کے رہے آخر عمر خدمت سالار ساہو مین مشرف ہو کر ہمراہ سالار مسعود کے رہے بعد شہادت سلطان الشہدا کے ملا صاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھوڑ دی تمام حال سلطان محمود وجہاد سالار ساہو کا لکھدیا مگر سالار مسعود کی شہادت پر خاتمہ کیا مصنف صاحب نے حال سلطان الشہدا کا چن لیا خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ پر عمل کیا پھر روح پاک سلطان الشہدا کی طرف رجوع لائے آخر شب کو حضرت خواب مین نظر آئے بڑی مہربانی فرمائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم ہوا ہم بیان واقعی سے آگاہ کرینگے جابجا اصلاح دینگے جب مصنف صاحب نے یہ مدد پائی مرأت مسعودی تحریر فرمائی تاریخ دہستان کا التزام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہان آرا وتاریخ محمودی وروضۃ الصفا وغیرہ مین نظر آیا یا زبانی کسی محقق یا اہل باطن کے سن پایا یا خود عالم رویا مین [illegible] سے دیکھ لیا باجازت وارشاد حضرت صحیح کتاب کیا جب مصنف صاحب قبل مطالعہ کتب تواریخ مذکور سے حضرت نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شمال حدود دنیپال مین تشریف لائے وہان اجارچ منی بہید نام [illegible] تاریخ دان وکیل راجہ کوہستان اور تمام وکلاے ہندوستان حاضر آئے اون سے اتفاقا تواریخ کہنہ سلطان [illegible] کا ذکر آیا اوسنے [illegible] کتاب تاریخ زبان ہندی [illegible] حال [illegible] کوہستان [illegible] سلطان الشہدا کی اولاد [illegible] تاریخ [illegible] [illegible] حال سالار مسعود [illegible] سال کے جب مصنف صاحب نے تاریخ ملا محمد [illegible] [illegible] تاریخ ہندی [illegible] صحت پائی [illegible] مصنف صاحب [illegible] خیال آیا [illegible] سلطان الشہدا [illegible] بشارت ہوئی [illegible]

مزار ہی جواب دیا یہ خاصہ پروردگار ہے پھر عرصے کے بعد سلطان الشہدا اوسی قبر سے نمودار ہوئے گھوڑا حاضر تھا
سوار ہوئے مصنف صاحب نے قدم پر سر جھکایا حضرت نے فرمایا دوسرا گھوڑا موجود ہے سوار ہو ہمراہ چلو پھر
بہرائچ مین آکر رخصت فرمایا اوس روز سے قرب منزلت سلطان الشہدا کا خیال مین آیا دوسری بار وقت تصنیف
مرات مسعودی کے مصنف صاحب کے دل مین حضرت سلطان الشہدا کے حسب نسب مین شبہ آیا
فوراً خواب مین سلطان الشہدا کو اسپ بادیہ خنگ پر سوار پایا کہ حضرت بہرائچ کی طرف سے سامنے آئے یہ زبان
پر لائے کہ میرے ہمراہ آؤ اپنا شک مٹاؤ پھر سالار ساہو کے مزار پر ہو کر درجہ بدرجہ محمد حنیفہ کی زیارت کی وہانسے
خانہ کعبہ کی راہ لی حضرت مرتضیٰ علی ردای فاختائی اوڑھے در کعبہ پر تکیہ لگائے نظر آئے اور دو مرد ڈاڑھی
وجامہ سفید قریب دروازہ حرم کے پائے مصنف صاحب سے معترضانہ کہا آپ کو کچھ یاد ہے یہ پیری مریدی
کسکی ایجاد ہے مصنف صاحب نے جواب دیا کہ جب آیت اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ
الی آخرہ حضرت رسالت پناہ پر آئی کیا تمنے نہین خبر پائی سرحلقہ اس طریقے کے اسد اللہ الغالب ہین
جانشین رسول مطلوب کل طالب ہین کسی نے اپنی طرف سے ایجاد نہین کیا یہ سنکر دونون نے سر جھکا لیا
پھر حضرت مرتضیٰ علی نے ارشاد کیا مرحبا خوب جواب دیا بعد خانہ کعبہ مین نماز ادا کی مصنف صاحب نے
اقتدا کی اوس وقت اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا کا راز مفہوم ہوا یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرتضیٰ علی خانہ
پر عزل ونصب سلاطین ورجال اللہ کا فرماتے ہین حکم خدا کا بجا لاتے ہین زیارت حضرت علی مرتضیٰ سے
سینہ پر [illegible] شبہ حسب ونسب کا دل سے دور ہوا

اول درجہ شہیدونکا احادیث نبوی سے مسطور ہے پھر حسب ونسب سالار مسعود غازی کا کتب معتبرہ سے مذکور ہے

کتاب کنز الحقائق مین آیا ہے رسول مقبول نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَ الشُّهَدَاءَ بِخَمْسِ كَرَامَاتٍ لَمْ يُكْرِمْ بِهَا
اَحَدًا وَلَا اَنَا ٭ یعنی بالتحقیق خدا نے بزرگ کیا شہیدون کو پانچ کرامات سے کہ نہین بزرگ کیا ساتھ اونکے کسیکو
اور نہ مجکو اَحَدُهَا اِنَّ اَرْوَاحَ جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ يَقْبِضُهَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَاَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ يَقْبِضُهَا
اللّٰهُ تَعَالٰى اول یہ کہ بالتحقیق ارواح سب پیغمبرونکی قبض کرتا ہے ملک الموت اور ارواح شہیدونکی قبض کرتا ہے خود
اللہ تعالیٰ اَلثَّانِي اِنَّ جَمِيعَ الْاَنْبِيَاءِ يُغَسَّلُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَاءُ
لَا يُغَسَّلُونَ دوسرے یہ کہ بالتحقیق سب پیغمبرون کو غسل دیا جاتا ہے بعد مرنے کے اور اسی طرح
مجھکو اور شہدا کو غسل نہین دیا جاتا ہے اَلثَّالِثُ اِنَّ جَمِيعَ الْاَنْبِيَاءِ يُكَفَّنُونَ وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَاءُ
لَا يُكَفَّنُونَ تیسرے یہ کہ سب پیغمبرون کو کفن دیا جاتا ہے اور مجھے بھی مگر شہیدون کے
واسطے کفن نہین ہے وَالرَّابِعُ يُسَمُّونَ الْاَنْبِيَاءُ الْمَوْتٰى وَاَنَا كَذٰلِكَ يُقَالُ مَاتَ مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ لَا يُسَمَّوْنَ

بِالْمَوْتٰی بَلْ یُقَالُ اَحْیَاءٌ جو تھے یہ کہ نام ہوتا ہی پیغمبرون کا مردہ اور اسیطرح مجکو بھی کہ کہا جاتا ہے
رحلت فرمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شہیدون کو مردہ نکہنا چاہیئے بلکہ زندہ کہنا چاہیئے وَالْخَامِسُ
اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ یَشْفَعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَنَا کَذٰلِكَ وَالشُّهَدَاءُ یَشْفَعُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ
پانچوین یہ کہ بالتحقیق شفاعت کرینگے انبیا روز قیامت کو اور اسیطرح ہم بھی اور شفاعت کرینگے شہدا
ہر روز اور روز قیامت کو بھی الحمد للہ کیا درجہ اعلی رب العلی نے شہیدون کو عطا فرمایا کہ کسی نبی نے
نہین پایا یہ نعمت پہلے خاندان رسالت کے حصے مین آئی اول سب سے حضرت امیر حمزہ نے شہادت پائی
پھر صحابہ کبار اس رتبے سے سرفراز ہوئے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی شیر خدا اس نعمت سے
سرخرو ہو کر ممتاز ہوئے شربت شہادت بحکم سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا خدا کے ہاتھ سے
نوش فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کا رتبہ پایا خاندان نبی اولاد علی معرکہ کربلا مین خلعت شہادت سے
ممتاز ہوئے اس رتبے سے سرفراز ہوئے پہلے حسن مجتبی کا جگر دوپارہ ہوا پھر شہید کربلا پر ظلم دوبارہ ہوا
اور اکثر ائمہ معصومین نے بمصداق لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ٭ راہ خدا مین
جان دی کونین کی سلطنت لی یہ صحیح روایت ہے مختصر حکایت ہے کہ جناب شیر خدا کے اٹھارہ فرزند تھے بعضون
نے چودہ لکھے ہر ایک محبت الہی مین سرشار راہ خدا مین نثار خصوصا حضرت محمد حنیفہ و حضرت عباس رضی اللہ
عنہم عاشق زار شہید کربلا تھے جان سے فدا تھے حضرت عباس نے علمداری کا رتبہ پایا منافقون کو جہنم
پہنچایا جب بحر کوثر کی لہرائی سقاے سکینہ بنکر اپنی ہستی سے فرات پر شہادت پائی حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ کو بڑا الم ہوا حجرۂ اقدس مین سخت ماتم ہوا حضرت سر پاکر پکڑ کر آہ سرد بھر کر فرماتے تھے کہ عباس میری کمر
توڑ گئے تنہائی مین تنہا چھوڑ گئے پھر بعد معرکہ کربلا مختار نے محمد حنیفہ کی نیابت مین کیا کیا کام کیا خون حسین کا
انتقام لیا قصہ اسکا طول و طویل ہے کتب تواریخ مین بالتفصیل مذکور ہے اس نیت نیک پسندیدہ کا یہ [illegible]

[illegible]

سے کے دلبند ہین سالار مسعود غازی نے بارھوین پشت مین جلوہ فرمایا خرقہ ارادت و خلافت و ورثۂ شہادت آبا
و اجداد سے درجہ بدرجہ پایا سبحان اللہ ایسے ایسے بہت صاحب جرات راہ خدا کے جانباز عاشقان الٰہی
مین ممتاز علی مرتضیٰ کی اولاد کے سوا کہان پیدا ہوتے ہین یہ خوصلے خاندان نبوی سے ہویدا ہوتے ہین
یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد ائمہ اطہار کے سالار مسعود غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا مین جان کے
شہادت پائی آج تک جو خاصان خدا ہین اوس در کے گدا ہین ہر روز تازہ کرامت کا ظہور ہے مزار شریف پر نور
ہے حاجتمند مرادین پاتے ہین حاجت روا سے عالم کہلاتے ہین ستر سالی والد ماجد سالار مسعود ہین خواہر سلطان محمود غزنی

بیان ابتدائے آمد اہل اسلام کا ہندوستان مین بالاجمال اور کچھ پٹھانون کا حال

صاحب تاریخ فرشتہ نے تحریر فرمایا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا انھون نے سنہ ۴۴ ہجری مین زیاد بن امیہ کو
بصرہ و خراسان دیا اوسی سال عبدالرحمن بن شمر نے بحکم زیاد کابل فتح کیا اوسی زمانے مین ایک امیر نامی
عرب مہلب بن ابی صفرہ نے حوالی مرو سے کابل وزابل ہو کر ہندوستان مین آکر دس بارہ ہزار لونڈی
و غلام پائے چند عرصے مین بہت ہندی ایمان لائے جب سنہ ۵۳ ہجری مین زیاد بن امیہ نے عارضہ طاعون
مین وفات پائی اور سنہ ۶۰ ہجری مین یزید بن معاویہ کی نوبت آئی اسنے سنہ ۶۱ ہجری مین سلم بن زیاد کو
خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفرہ کو انکی ہمراہی کا حکم دیا سلم نے اپنی چھوٹے
بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبداللہ بن زیاد کو حاکم کابل نے قید کر لیا فوج عرب نے
کابل کو گھیر کر شکست کھائی پھر جب باجازت سلم کے طلحہ عرف طلحۃ الطلحات بن عبداللہ بن حنیف خزانی نے
پانچ لاکھ دینار دیے تب ابو عبداللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے طلحہ کو امارت سیستان کی دی فوج
غور و بادغیس روانہ کابل کی بڑے جر ثقیل سے کابلیون کو مطیع کر کے خالد بن عبداللہ کو کہ بعضے نسل خالد بن
ولید سے اور بعضے اولاد ابو جہل سے لکھتے ہین کابل دیا جب خالد بن عبداللہ حاکم کابل سے معزول ہوکر
اپنا راستہ لیا حاکم تازہ کے خوف سے عراق عرب کی راہ دشوار گذار دیکھکر درمیان ملتان و پشاور کے کوہ سلیمان
پر مسکن بنایا اور اپنی دختر کا ایک افغان مسلمان رئیس جوار سے نکاح کر کے نیا رشتہ لگایا اوس سے دو فرزند
ایک لودی دوسرا سور بیٹے نامی پیدا ہوئے طائفہ افغان سور و لودی اونکی اولاد سے ہویدا ہوے
اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام ہے کہ افغان قبطیہ اولاد فرعون کا نام ہے واقعی یہ قوم اولاد سلاطین اولو العزم
عالی خاندان ہے آثار شجاعت و ریاست و نشان سلطنت خاندانی ہر چہرے سے عیان ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
انکو زیر کر کے راہ پر لائے بہت قبطی دین موسیٰ مین آئے اور ایک جماعت کثیر نے خدائی فرعون کے قائل ہو کر

دین موسی قبول نکیا ہندوستان کا رستہ لیا کوہ سلیمان پر مسکن بنائے افغان کہلائے جب آپ نے
جہاں نزدیک و دور کو ہمراہ لیا کعبہ کا قصد کیا افغان بھی جو ایمان نہین لائے تھے اوسکے ساتھ کعبہ مین جاکر
سرایاب ہوے پھر افغانان کابل زراعت کرکے مالک اسپ وگوسفند و مال و اسباب ہوے اور اہل اسلام
سے کہ ہمراہ محمد قاسم کے سندھ سے ملتان مین آکر رہے تھے اون سے موافقت ہوئی ۱۴۳ھ ہجری مین جب
انکی اولاد کی کثرت ہوئی سو اضلاع معمورہ ہندوستان مثل کرماچ و پشاور پر قبضہ پایا پھر کوئی سردار راجہ لاہور کا جو خویش
راجہ اجمیر کیطرف سے ہزار سوار لیکر مقابلے پر آیا جب یہ سوار کام آئے راجہ لاہور نے دو ہزار سوار پانچ ہزار پیادے
اپنے بھتیجے کے ہمراہ بھجوائے یہان اہل اسلام خلج وغور و کابل سے چار ہزار فوج مسلمانون کی مدد کو لائے پانچ
مہینے مین ستر لڑائی لڑکے بیشتر مسلمان غالب آئے جاڑے کے موسم مین لڑائی موقوف رہی دم لیا
گرمی مین راجہ لاہور کے بھتیجے نے پھر میدان گرم کیا یہان اہل کابل و خلج بدستور ہمراہ ہوے درمیان کرماچ و پشاور
کے رزم خواہ ہوے ابتدائے برسات مین ہندی بخوف سیلاب و سردی کے بلا فتح و شکست لاہور چلے آئے
اور کابلیون اور خلجیون نے بھی اپنے ملک کو قدم بڑھائے جب راہ مین رہی وقت استفسار حال مسلمانان کوہستان کا
زبان پر لاتے تھے اہل فوج مانع ہوکر کہتے کوہستان افغانستان کہکر حال سنتے تھے اسوجہ سے مسکن انکا افغانستان ہے یہ قوم افغان کہلائی اور
وجہ تسمیہ پٹھان کی تاریخ فرشتہ سے تحقیق مین آئی کہ جب اہل اسلام ہمراہی سلاطین نے پٹنہ مین مسکن بنایا بوجہ سکونت پٹنہ کے پٹھان کہلائے
اوسی زمانے مین راجہ لاہور اور جہال گکر سے بگڑ گئی اول گکرون نے بوجہ قرب وجوار کے پھر راجہ لاہور نے
افغانان اہل اسلام سے صلح و موافقت کی افغانان اسلام نے کوہستان پشاور پر قلعہ بنا کر خیبر نام کیا اور ولایت
روہ پر متصرف ہوکر مزاحمت ملوک سامانیہ سے اپنی حدود کا انتظام کیا جب غزنین مین الپتگین بادشاہ ہوا اور سبکتگین
سالار شاہ لمغان و ملتان مین رزم خواہ ہوا افغانون نے عاجز ہوکر جیپال راجہ پنجاب کی مدد لی اس نے سردی
مین مقابلے کی جرات نپائی بمشورہ راجہ بھاطنہ کے شیخ حمید کو کہ افغانون مین ہوشیار تھا صاحب اعتبار تھا
وزیر کیا شیخ حمید نے ولایت لمغان اور ملتان کے رئیسون کو امیر کیا ہر ایک موضع پر اپنا عامل بٹھایا افغانون کو
صاحب ملک و مال بنایا بعد موت الپتگین و ابو اسحاق دونون کے فرزند کے سبکتگین کو سلطنت غزنین کی ہاتھ آئی
شیخ حمید نے مصلحتا صلح کرکے [illegible] محبت بڑھائی سبکتگین نے ملک جیپال کا فتح کیا شیخ حمید [illegible]
مگر سلطان محمود نے خلاف عہد [illegible] سبکتگین کے [illegible]

حسب نسب سلطان محمود بن سبکتگین کا بیان اور سلطان کی فتوحات کی خلاصہ داستان ہے

[illegible] سلطان محمود [illegible] سبکتگین [illegible]

بن قرابانان بن فروزبن یزدجرد بن شیرویہ بن فرویز خسرو بن ہرمز بن کسریٰ ہین اور تاریخ محمودی ور وضۃ الشہدا سے خاشے کی دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن مین سید حسنی الحسینی نسل یحییٰ بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ ہین اور بعض مورخون نے سبکتگین کو غلام ترکی نژاد لکھا مختصر کیا تفصیل نسب و نسب کو بوجہ اختلاف و طول کے اوڑا دیا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کسریٰ پر تباہی آئی سلاطین حکام اسلام سے خوف کھاکر جان بچاکر جلا وطن ہوے حسب و نسب چھپاکر مفلسی کے صدمے اوٹھاکر گرفتار رنج و محن ہوے چنانچہ تاریخ منہاج السراج جرجانی مین لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ عہد حضرت عثمان بن عفان مین ولایت مرو یا سیا مین جب یزدجرد قتل ہوکر فوج کی شکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان مین آئی ترکون سے وصلت ایک صاحب اولاد ہوے ترک کہلائے وہین آباد ہوے عہد عبدالملک مین نصر حاجی تاجر سبکتگین کو باورا النہر حدود ترکستان سے بخارا مین لایا اوسے البتگین موالی ملوک سامانیہ جو اسطے عبدالملک نے خرید فرمایا اور بعضون نے پدر سبکتگین کا بانقلاب زمانہ بچپن مین مغلون کی قید مین پھنس جانا اور البتگین والی آل سامان کا سبکتگین خرید فرمانا تحریر فرمایا مگر راقم نے کسی محقق معتبر سے اس روایت ثانی تضعیف کا نشان نہین پایا القصہ البتگین نے بعد تعلیم ایک سال کے آثار شرافت و فہم و فراست سبکتگین مین پاکر امیر الامرا سے لشکر و وکیل مطلق کیا بعد چندے کے امیر نوح حاکم بخارا نے سبکتگین کو امیر ناصر الدین اور سلطان محمود کو امیر الامرا کرکے سیف الدولہ خطاب دیا جب البتگین نے بعد عبدالملک کے منصور بن عبدالملک سے منحرف ہوکر غزنین مین پندرہ سال سلطنت کرکے ۳۶۵ھ ہجری مین قضا کی اور ابو الاسحاق اوسکے خلف نے بھی ۳۶۷ھ ہجری مین دو سال سلطنت کرکے ملک بقا کی راہ لی ارکین دولت نے سبکتگین کو لائق سلطنت کے پایا البتگین کی دختر سے عقد کرکے تخت غزنین پہ بٹھایا سبکتگین نے ہند مین چند بار جہاد فرمایا خطبہ و سکہ اپنا چلایا شعبان ۳۸۷ھ ہجری مین چھپن برس کی عمر مین بیس سال سلطنت کرکے موضع ترمذ حدود بلخ مین دنیا سے رحلت فرمائی لاش غزنین آئی سلطان محمود جو بطن خاص رئیسہ زابل سے خلف اکبر اولو العزم مشہور تھے وا ذ نشاپور تھے امیر اسمعیل چھوٹے بھائی ہمراہ تھے ولیعہد شاہ تھے اور صاحب سیر المتاخرین و ہفت اقلیم نے خلاف تاریخ فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوٹا اور امیر اسمعیل کو بڑا بھائی تحریر کیا باقی حال مطابق لکھدیا جب امیر اسمعیل نے بلخ مین جلوس فرمایا انتظام مین فتور آیا اہل لشکر خود سر ہوکر مزے اوڑانے لگے بے خطر ہوکر خزانہ لٹانے لگے یہ حال سلطان محمود کی سماعت مین آیا امیر اسمعیل کو تحریر فرمایا کہ ملک بلخ و خراسان مفتوحہ ہمارا تم کو غزنین ہمین دو امیر اسمعیل نے منظور نکیا میدان لیا سلطان اوسی سال ۳۸۸ھ ہجری مین بمجبوری لڑکے بعد فتح بھائی کو قید کرکے غزنین مین تخت نشین ہوے بعد چار ماہ کے وارث ملک سبکتگین ہوے

پھر غزنین ہو کر ملتان سے ابو الفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید کو پکڑ کر قلعہ غور مین قید فرمایا پہلے جلسے
اوسکی جان لیکر قید ہستی سے چھوڑایا چھٹے حملے سنہ ۴۰۲ ہجری مین تہانیسر کے بتخانہ جگ سوم کو توڑا
اور قیدی و خزانہ لیکر وطن کو منہ موڑا ساتوین حملے سنہ ۴۰۴ ہجری مین قلعہ نندونہ واقع کوہ بالنات
سے حاکم لاہور کو درہ کشمیر تک بھگا کر اوس درہ تک اپنا عملہ بٹھایا اور بہت ہندو مسلمان کرکے مال غنیمت لایا
آٹھوین حملے سنہ ۴۰۶ ہجری مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جاڑون مین مصلحتاً چھوڑ دیا غزنین کو معاودت
فرمائی راہ کی سردی اور پانی مین بہت فوج کام آئی نوین حملے سنہ ۴۰۹ ہجری مین قنوج دسوین حملے
سنہ ۴۱۲ ہجری مین لاہور گیارھوین حملے سنہ ۴۱۳ ہجری مین نندا والی کالنجر بارھوین حملے
سنہ ۴۱۵ ہجری مین سومنات فتح فرمایا ذکر مختصر ان حملون کا مقامات مناسب پر اس کتاب مین آیا اور اکثر مورخین
نے بالاتفاق سلطان محمود کو بڑا اولو العزم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پابند شرع فقیر دوست علما پرست
قدردان اہل ہنر و سپاہ لکھکر حریص و طامع و زر دوست بھی مع حکایات شالیہ درج کتب کیا مگر تعمیر مساجد
و مدارس و وقف محتاجان و نذر فقرا و علما مین صرف بھاری لنگر جاری لکھدیا چنانچہ یہ حکایت زیارت حضرت
شیخ ابو الحسن خرقانی کی تشرع و خدا پرستی و عدالت سلطان کی گواہ ہے آئندہ العلم عند اللہ

ذکر حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا خرقہ تبرکات کا

تاریخ بناہی گیتی مین تحریر ہے کہ سلطان کو مہم خراسان مین حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر
کار دنیوی کے زمرے مین زیارت کو جانا خلاف ادب سمجھکر تامل فرمایا خراسان سے معاودت کی سند کی
راہ لی بعد فراغ چار حملے جہاد ہند کے جب غزنین آئے احرام زیارت شیخ کا باندھکر خرقان مین تشریف
لائے ارکین دولت نے حاضر ہوکر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات
سے انکار کرکے جواب صاف دیا امرا نے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي
الْأَمْرِ مِنْكُمْ پڑھ سنایا حضرت نے فرمایا مین أَطِيعُوا اللَّهَ مین ایسا مصروف بدل ہون کہ أَطِيعُوا الرَّسُولَ
سے خجل ہون پھر أُولِي الْأَمْرِ کبھی کہتے ہین سلطان کہان رہتے ہین سلطان نے یہ سنکر امتحاناً اپنا جامہ
شاہانہ ایاز سے بدلکر دس لونڈیون کو لباس مردانہ پہنایا اور ہمراہ شیخ کے خدمت مین لایا حضرت نے جنبش
تک نکی تعظیم بھی ندی بلکہ ایاز کی طرف سے منہ پھیر لیا سلطان کے جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے
بادشاہ کی تعظیم کو بوجہ سے جنبش نفرمائی ہمکو صاف بوی ریا آئی حضرت نے فرمایا واقعی اب ایک سے
گیارہ ہوئے اور آپ ملاکر بارہ ہوئے یہ سب انتہا کا ریا ہے کہ رنڈیون کو مرد غلام کو بادشاہ کیا ہے نامحرمو

باہر سپاہ سے تنہا تشریف لائے پھر سلطان نے تنہا بارگاہ میں آکر کچھ ذکر حضرت بایزید کا کیا شیخ نے یہ قول
حضرت بایزید کا سنایا کہ جسنے ہماری زیارت کی ہے شقاوت سے بری ہے سلطان نے کہا جب ابوجہل و
ابولہب نبی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری نہوں میں تصدیق اس قول کی کیونکر کرون حضرت نے
فرمایا توبہ کرو آب ولایت کو ہاتھ سے ندو زیارت رسول خدا کی مہاجرین وانصار نے کی یا بعض اصحاب
اخیار نے کی قولہ تعالیٰ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ سلطان نے کہا مجھے نصیحتاً کچھ ارشاد
ہو فرمایا چار کام اختیار کرو اول نماز باجماعت دوسرے پرہیزگاری تیسرے سخاوت چوتھے خلق اللہ پر شفقت
سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہان ہے فرمایا ہر نماز کے لئے یہ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
ورد زبان ہے سلطان نے کہا دعائے خاص ہو ارشاد فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے یہ جواہر پیش کیا
حضرت نے پارہ نان خشک سلطان کو دیا سلطان نے بمشکل چاب کر کھایا شد بنایا حضرت نے فرمایا تمہاری حلق
مین روٹی کا پھندا پڑتا ہے زر و جواہر سخت تر ہے اول دھات دوسرے پتھر ہے زیادہ گرتا ہے جسنے اسکو عرصہ
سے طلاق دی ہے لیجائیے وقت محتاجان فرمائیے پھر سلطان نے پیراہن تبرک لیا جسکے ذریعے دعا کر کے سومنات
فتح کیا آپ شیخ نے وقت خدمت کے تعظیم دی سلطان نے اوس بے التفاتی اور اس تعظیم کی وجہ پوچھی
فرمایا جب تمنے ہمارا امتحان کیا تھا جواب ترکی بہ ترکی دیا اور بیان الحکایات مین تحریر ہے کہ جب سلطان نے مہم
خراسان کی چھوڑ کر غزنین سے حضرت کی خدمت مین آنا بیان کیا حضرت نے فرمایا مرحبا تمنے غزنین سے میری
ملاقات کو قصد خرقان کیا خلقت خدا بیت اللہ سے تمہاری زیارت کو آویگی مراد پاویگی

چار شتر سوار مرسلہ مظفر خان کا اجمیر سے سلطان پاس فریادی آنا سلطان کا سالار ساہو کو امداد پر مامور فرمانا

بعد چار حملوں کے جب سلطان نے غزنین آکر سنہ ۴۱۸ھ ہجری مین مال غنیمت ہند سے ایک میدان وسیع مین
آراستہ کیا جشن عظیم ترتیب دیا اوسی عرصہ مین سنہ ۴۱۸ ہجری مین چار شتر سوار ہندی سلطان الغیاث گویان حاضر
آئے آستان بوس ہو کر زبان پر لائے کہ بادشاہ خدا دادرسی فرمائیے مسلمانوں کی جان بچائیے ہند
مین تلاطم اور بلوہ ہے مسلمانوں پر نرغہ ہے پہلے سلطان ابوالحسن نے ہرمز کو قتل کیا مظفر خان صاحب ہرمز
کو گھیر لیا چاہا کہ ہلاک کرکے قصہ پاک کرے مظفر خان مع اہل و عیال چند سال سے قلعہ اجمیر مین مسکن گزین
ہے اب راے بھیرون و رائے سوم کرن چالیس ہزار سواروں کو لیکر بسرکردگی ہے عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا
مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے مستغیثوں کو اطمینان سے شاد فرمایا خواجہ احمد بن حسن میمندی وزیر

ہم مکتب برادر رضاعی اپنے کو طلب کرکے ارشاد فرمایا کہ علماے ہند نے کس بادشاہ کا نام درج خطبہ ہند کیا
ہے انہون نے جواب دیا بعد حمد خدا و نعت مصطفے کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہے اگر حضرت جہاد فرمائینگے
تو درج خطبہ سلطان کا نام ہے مصرع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند پس سلطان نے مشورہ وزیر و مشیران
خوش تدبیر سالار ساہو کو مرد میدان پایا سالار لشکر بنایا پھر چند امراے ذی اعتبار اور سات ہزار سوار اور خزانہ
کمر کی تلوار اور خنجر آبدار اور نو گھوڑے عراقی صبا رفتار دیگر پہلوان لشکر خطاب فرمایا اور سب کو خلعت عنایت کرکے
مرحمت کرکے نشیب و فراز سمجھایا کہ دیکھنا کوئی بات سالار ساہو کو ناگوار نہو باہم کسی طرح کی تکرار نہو اسمین کارخانہ بگڑ جائیگا
انتظام جنگ مین فتور آئیگا تم سب بھائی سالار ساہو کو میرا مزاج دان و خیر خواہ جاننا اور سب اسے میرے بادشاہ جاننا

جاؤ خدا یار ہے رسول اوسکا مددگار ہے

قطعۂ تاریخ روانگی

حکم سے سلطان غازی حضرت محمود کے	بہر امداد مظفر خان محبوس بلا
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوے	یہ عنایت نے لکھی تاریخ سلطان مرحبا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لاتے ہین مظفر خان کی امداد فرماتے ہین پھر لشکر غیب و حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرکے فتح ہند و اولاد کی بشارت پانا اور بعد معرکہ اجمیر مخدرۂ عظمی ستر معلی کا غزنین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غزنین سے قندھار آئے پھر نوین ذیحجہ سنہ ۴۱ ہجری کو لشکر جرار اور وہی چالیس
شتر سوار لیکر ٹھٹھہ کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ مین تین منزل برابر مردان لشکر غیب قراولان لشکر
کے سامنے عیان ہوے اور بشارت فتح ہندوستان و تولد فرزند نرینہ کی دیکر نظرون سے نہان ہوے
پہلے روز پیران معبر نیک خو پھر جوانان خوش رو بعد شہداے بے سر زیر بغل سوار نظر آئے اور ہنگام
استفسار یہ زبان پر لائے کہ ہم شہداے امت محمد لشکر حسین علیہ السلام ہین سر لشکر ہمارے شہید امجد
محمد ملجی اور بادشاہ سالار مسعود محبوب رب الانام ہین گو ہنوز رحم مادر مین نہین آئے مگر ہمارے افسر ہین
سالار ساہو کے پسر ہین اور پہلے روز جو پیران معبر دیکھے وہ مردان مناف ہین منتظم مصاف ہین ایک
طرف بحکم تقدیر گھوڑون کو روگردان کرکے پیچھے بھگاتے ہین [illegible] جانب مدد کرکے فتح
عطا فرماتے ہین ابھی گفتگو مین تھے کہ سالار ساہو قریب آئے یہ بتعظیم سالار مسعود [illegible] ہو

آداب بجا لانے پھر بشارت فتح ہند و تولد فرزند کی دلپر نشان ہوسے سالار ساہو سجدہ شکر کا ادا کرکے آگے روان ہوسے اجمیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب دریا مقام کیا شتر سوار دن کو حکم دیا تم آگے بڑھ جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہنچاؤ اور شتر سوار مظفر خان پاس آئے یہان آپ نے قربانیان کا دینے لائے کہ یہان سے قریب لب دریا زیر کوہ ایک ولی اللہ کا مقام ہی مکرر پہنچا کہ خضر علیہ السلام آپ ہی کا نام ہی سالار ساہو نے زیر کوہ آکر حضرت خضر سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ بیا ابو المسعود برگزیدہ بارگاہ معبود اس معرکہ مین دو نعمت عظمیٰ خدا تمکو عطا فرمائیگا جس سے قیامت تک نام روشن رہجاے گا ایک فرزند نرینہ با سعادت صاحب ولایت عاشق سبحان دوسرے فتح ہندوستان ظلمت کفر ہند تمہارے نور بصر کی روشنی سے دور ہو گی خلقت خدا کی مسرور ہو گی تا حشر حاجت روا ہے زمانہ ہوگا باب مقصد خلائق آستانہ ہو گا سلطان الشہدا کہلائیگا جو کوئی منت مانیگا وہی پائیگا مسعود نام ہی سالار لشکر اسلام ہی آپ یہ تونبی لیکر وضو کرکے شکر الوضو ادا کرو پھر دو رکعت نفل برضاء خدا کرو ہر رکعت مین بعد فاتحہ گیارہ بار اِذَا جَاۗءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ تا آخر پڑھکر ختم نماز کیجے پھر سجدہ بدرگاہ مجیب الدعوات بے نیاز کیجیے سجدے مین سات بار سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰۗئِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھو پھر تین بار درود پڑھکر خدا سے مراد چاہو فوراً قبول ہو گی تمنا حصول ہو گی بعد اس درخت کے نیچے جاؤ جو میوہ ہاتھ لگے توڑ لاؤ آدھے بحفاظت رکھ لو ضائع ہونے نہ دو جب آپ کے مخدومہ علیا تشریف لائین نصف نصف آپ اور وہ کھائین یہ نخل مراد کہلاتا ہی بار تمنا لاتا ہی سالار ساہو حضرت خضر کا حکم بجا لائے میوہ لیکر خوش خوش خیمے مین آئے اوسوقت سے ایک حالت وجدانی دلپر ساعت بساعت زیادہ پاتے تھے ملہمان غیب نئی نئی بشارت سناتے تھے جس امر کا خیال آتا تھا فوراً مہیا ہو جاتا تھا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل مسطور ہی اور اکثر کتب مین یہ مذکور ہی کہ تولد عیسیٰ علیہ السلام مین حضرت مریم پر جو کیفیت طاری تھی وہی حالت سالار ساہو پر طاری تھی جس شجر خرما کے نیچے حضرت مریم تشریف لیجاتی تھین وہ سرنگون ہوتا تھا آپ میوہ توڑکر کھاتی تھین غرضکہ مظفر خان نے جب خبر آمد سالار ساہو کی پائی جان تازہ آئی شاد ہو کر شادیانے بجانے مخالف گھبرائے سمجھے کہ لشکر سلطان محمود کا آیا باہم یہ مشورہ قرار پایا کہ قلعے کا محاصرہ چھوڑکر سات فرسنگ کے فاصلے پر پڑے جاؤ کوہ گوگھرا کی آڑ مین مورچہ لگاؤ جب مظفر خان و سالار ساہو یکجا ہو جائینگے ہم مقابلے پر آئینگے ورنہ ایک طرف سے مظفر خان دوسری جانب سے لشکر سلطان گھیر کر قتل کرے گا زندہ جانے نہ دیگا القصہ لشکر مخالف پہلے ہی مقابلے سے مین فرار ہوا مظفر خان سالار ساہو کے استقبال کو [illegible] ہوا باہم ملاقات ہوئی تو اضع و مدارات ہوئی مظفر خان نے عرض کی [illegible] فرمائین حسب مرضی انتظام فرمائین بندہ مع اہل و عیال باہر مسکن بنائیگا مگر ہر وقت

حاضر حضور رہا ارشاد عالی بجا لائیگا پہلوان لشکر نے ہنسکر فرمایا اچھا فقرہ آپ سنے سنا یا ہین آپ کا مددگار ہون
یا ریاست کا طلبگار ہون یہ وہی مثل ہے مصرع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت ٭ تمھاری تکلیف ہمکو منظور
نہین اپنا یہ دستور نہین آپ قلعہ سے باہر جائیے مجھے دوسرا مقام بتائیے پس سالار ساہو نے لب جوش
جبکہ ویسا ہی فرمایا متصل مخالفین خیمہ جمایا چند روز مقام کیا پھر تسبالار مظفر خان رزم کا انتظام کیا دو روز عجیب جانبازی
ہنگامہ سرداری کی دیکھی سنی تیسرے روز جب خسرو زرین کلاہ یکہ تاز میدان رزمگاہ قلعہ شرق سے نمودار ہوا اور

ہندوی شب کو بافوج کواکب اوسکے دبدبہ آمد سے فرار ہوا

شعر

علم صبح کا کھلا پرچم	فوج تارون کی ہوگئی درہم	ہندوی شب نے پشت کو پھیرا	خسرو مہر کا ہوا دیرا

پہلوان لشکر نماز صبح کے بعد میدان مین آیا سرداران نامدار سے فرمایا آج معرکہ جان سوز ہے فتح کا روز ہے میمنہ
میسرہ ساقہ کمین گاہ سے فوج کو چست کرو لشکر کو ہتھیارون سے درست کرو پھر بیلدار نکلے جھاڑی کاٹی
زمین ناہموار جابجا پاٹی کہین چھانکی لگا کر پرہ جمایا علمہاے سرخ و سبز کا جلوہ دکھایا نقیبون نے رجز خوانی کی
بہادرون کی تازہ جوانی کی ہزار ہا یلان نامدار رستم کردار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا اپنا غول لیے علحدہ
کھڑے تھے تیور پر بل پڑے تھے ہر ایک شربت شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کہ آج وہ کام کرو
ایسا نام کرو جسمین سام و نریمان کی قبر مین زلزلہ آسکے رستم و اسفندیار کا کلیجہ تھرائے گور بہرام گور شق ہو مریخ
کا رنگ فق ہو لشکر مخالف پر نرغہ کرو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلوان لشکر خود خسروانہ سر و قامتی
کمر مین جوش شجاعت جگر مین نیزہ اژدہا پیکر ہات مین کفار کی گھات مین اسپ صرصر رفتار پر سوار گرد امراے
نامدار قطار قطار خود و مغفر زرہ چار آئینہ سے درست فن سپہ گری مین چست ٭ شعر

یلان غرق آہن ز سرتا بپا	چو صورت کہ گیرد در آئینہ جا	تو قزلباش چون مردم چشم یار	ہمہ نیزہ داران

ابلق سوار میدان مین تشریف لاے ایک آدھ گھڑی بے تکلف پر پرے جمائے اس عرصے مین فوج
کفر کی ظلمت جہانی کالی وردی نظر آئی لاکھون پیادہ و سوار دو ناپکار میدان مین لائے لشکر اسلام کے مقابلے

مین پرے جمائے ٭

کعبہ ادھر تھا جلوہ نما اور ادھر کنشت	دوزخ ادھر تھا اور ادھر گلشن بہشت
کھیتی ادھر کرم کی ادھر تھے ستم کے کشت	یان کار نیک ہوتے تھے وان فعلہای زشت

شیطان ادھر تھا اور ادھر کردگار تھا
میدان مین مقابلہ نور و نار تھا

فوج مخالف مین ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسیکا گھوڑا اچپل ستارہ پیشانی تھا کسیکا چہرہ زعفرانی تھا کوئی کوتہ لنگ پر سوار کسیکا لنگڑا اسپ ابرا کسیکی کمر تین نداپہ بگڑی تھی کسیکے ہاتھہ مین رام سپر کی چھڑی تھی خود و بکتر عجب انداز کا تھا زرہ چار آئینہ ساز و سینا آسان ساز کا تھا اور اوسکی حادث کا یہ

رنگ تھا سب سے مسکین کا دل تنگ تھا شعر

زرہ پوش بودند سند تمام	چو زاغی کہ پیچیدہ باشد بدام	فرو ماندہ اسپان جولان ہمہ	بہ اسپان شطرنج بیجان ہمہ

بارے فتنے کے شگون پر سر پر آ گئے آنے لشکر اسلام کو دیکھکر کلیجے تھرا ہر ایک کے دل مین خوف سما گیا کسیکو غش آگیا کوئی کہتا تھا اگر ہم جان بچا کر آبرو ڈوبا کر اسوقت بھاگ سکتے او پیہ بھی جان کی خیر نظر نہین آتی ہے روح سلب ہوئی جاتی ہے کوئی چلایا ہمین بے کھائے رات بھر دست آ گئے دستونکی تراپ ہی جاری پیشاب ہی یہان ہم کیا سنا ہین جہان سے جنگل ہو کر بستر پر جاتے ہین کوئی گانجے کا دم لگا کر آنکھین پھیلا کر ترنگ مین آیا تنہ بنا کر زبان پر لایا اجی ہمکو بھی کل سے زکام ہے ہمارا یہان کیا کام ہے آؤ بیٹھو دیا کرو دم کو تماکو ملو گانجے کی چلم لو دادا کو جنگل پھر آنے دو ہمکو بھی سے لیتے چلو نہین تو راہ مین ترک اکیلا پا سنگلے کرتے کردھنی اوتار بیادھرم بناتے کبھی ننگے کہا صعوبت سفر سے ہم تو تھک گئے ہین آبلے پاؤن کے ٹپک گئے ہین جگہ جگہ کے پانی پینے سے اعضا شکنی ہے جان پر بنی ہے فصل کے تداخل سے بخار طاری ہے آج لرزے کی باری ہے درد سر بجد ہے ترسلے کی آمد ہے کوئی برہمن بچہ بے ریشہ بولا ہمارا پوتھی بچار کر ساعت بتانا کام ہے نیند تو مین نام ہے راجہ بابو آؤ بھگت سے بلاتے ہین تنخواہ کلی کا ہار ہے بھگت کہلاتے ہین تمام عمر کبھی نہین ماری ہے اب زندگی سے جی عاری ہے جونکین لگانے مین سوئی گڑجانے مین چاندنی کے حوالے ہو کر بھنگ کا استعمال کرتے تھے بضاد کی صورت سے ڈرتے تھے خون تو خون شہاب دیکھکر غش آتے تھے نشتر کے نام سے مرے جاتے تھے اب ہتیا پڑے گی دھرم جائیگا زیست پر بھی حرف آئیگا واہ ری مردی کسیکی جان لیکر ہتھیارے ہونا اپنی جان کھونا اگر ایسی جان جوکھون مردم آزاری کا مردی نام ہے تو ہم درگذرے ہمارا سلام ہے ہم ایسے روزگار سے کنارہ کرینگے بھیک مانگ کھانا گوارہ کرینگے حلوا پوری کچوری نیا بینگے بھوجن لگائینگے پوتھی بچار کھائینگے لڈو پیڑے کی عوض چٹنی اچار کھائینگے آبرو کو جان کے صدقے کرینگے کتے کی موت تو نہ مرینگے فوج مخالف مین تو یہ تلاطم بچا تھا بدحواس ہر برہمن بچہ تھا کہ ایکبار پہلوان لشکر نے بیت

بفر موؤ تا رخش را زین کنند ٭ دم اندر دم نای زرین کنند ٭ غازیون نے رکابون مین پاؤن دیا ہاتھہ مین چھپا لیا ڈاڑھیان دانتون مین دبائین موچھین چڑھا کر آسن دبا کر باگین اوٹھا مین تلوارین علم کر کے قضای مبرم کیطرح جا پڑے [illegible] کر گاو زمین تھرائی تھی زبان تیغ سے اقتلوا کی صدا آتی تھی اذا نہ زلزلہ

زلزلۃ الساعۃ کا وقت آیا ترک فلک نے سپر آفتاب سے منہ چھپایا برق تیغ ابر سپر سے سرون کے اولے
برساتی تھی موت دو ڈکر گلے کا ہار ہوجاتی تھی بہادر خون مین نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے
ایکدم مین لاشون کے انبار ہوے برق شمشیر سے جلکر ناری فی النار ہوے لڑائی بگڑگئی بھاگڑ پڑگئی راجی بھیردن
وسوم کرن میدان سے کافور ہوے گھاٹیون مین محصور ہوے پھر توجب کا گھنٹہ بعد ہر پھر افرار ہوا آوارہ دشت ادبار
ہوا غازیوں نے چند فرسنگ پیچھا کرکے بھگا دیا بہت سردارون کو گرفتار کیا تھا ۔ فتح کا بجا بجا مال غنیمت بے انتہا
پایا شہدا کو زیر خاک کیا اونکے ماتم مین گریبان چاک کیا فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے دیرہ غنیم پر مقام کیا
رات کو آرام کیا صبح اجمیر کو معاودت فرمائی برابر و قلعہ پر مسجد بنوائی سلطان محمود کا نام خطبہ مین درج فرمایا گر سکہ چلایا
اکثر دیہات غیر مقبوضہ مظفر خان پر اپنا عملہ مامور کیا ہر مقام سے باج و خراج لیا بعد تسلط کامل مبارکباد فتح کی عرضداشت
بحضور سلطان غیور روانہ فرمائی اودھر غنیم نے بھاگ کر والی قنوج کی پناہ مین جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے
شاد ہوا اسپ و خلعت و جاگیر پہلوان لشکر کو امداد ہوا اور فرمان قضا جریان بدستخط خاص عطاے ریاست
ہند مین تحریر کیا خاتمہ پر یہ بھی لکھدیا کہ اجی جیپال والی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاؤ اگر مطیع الاسلام ہوجاے
چھوڑدو اور ہوائیان واڑئے اطلاع کرو کہ تہ معرکہ ہمنے اپنے ذمے لیا یہ حضرت معلی کو مع فرمان روانہ کیا

ظہور نور ولایت سالار مسعود اور آمد سلطان محمود جالم کا ہلیر کو پست کرنا متھرا کا بندوبست کرنا پھر قنوج فتح کرکے تاج بخشی فرمانا اور متمردان اطراف کی گوشمالی کرتے ہوے غزنین تشریف لیجانا

آٹھوین شوال ۴۰۴ھ ہجری کو جناب مخدرہ عظمی حضرت ستر معلی نے اجمیر کو پر نور فرمایا سالار ساہو نے وہی میوہ عطا سے خضر نصف نصف باہم کھایا نوین شب کو نور مسعود صلب پدر سے منتقل ہوکر رحم مادر مین آیا اکیسوین رجب ۴۰۵ھ ہجری مین یکشنبہ صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدی جبین انور سے عیان تھا

تھا چہرہ منور سے آفتاب ولایت تابان تھا

بیت جبین سے دبدبہ حیدری نمایان تھا | تمام چہرہ پہ نور محمدی تابان تھا

قطعہ تاریخ تولد سالار مسعود

ہوا تابندہ طالع مسعود | خاک مین کفر کے ملے خاکے
سال ہجری لکھا عنایت نے | قبلہ وکعبہ دین و دنیا کے

ایضاً

ہوے پیدا جو سید سالار | سر اعداے دین ہوا قربان
ای عنایت لکھو یہ ہجری سال | قبلۂ دین وکعبۂ ایمان ۴۰۵

ایضاً

مہر مسعود جب ہوا تاباں	ہو گیا عرش و فرش نورانی	لکھی تاریخ یہ عنایت نے	قطب عالم حبیب سبحانی

پہلوان لشکر نے تین شبانہ روز جشن طرب فرمایا تمام بازار و شہر اجمیر کو رشک خلد بنایا فقرا و محتاج کو زر و جواہر
مرحمت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا پھر منجموں سے زائچہ کھچوایا جب تیار ہوا یا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے
یہ عرض پیرا ہوا کہ اول ساعت آفتاب سعد اکبر مین یہ مہر سپہر ولایت پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تاحشر نام روشن
رہیگا ایک عالم مقبول خدا سالار غازی کہیگا سب کشان جہان فرمانبردار ہونگے یہ نتیجہ کے تاجدار ہونگے کیا تین
سال وزیر سلطان کا عناد ہوگا سومنات پر فساد ہوگا پھر وہ ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضے مین نہ آیا ہو فتح فرمائیگا
سکہ شرع نبوی کا چلائے گا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل تحریر کیا یہان مختصر لکھدیا الحاصل پہلوان لشکر یہ
سنکر شاد ہوا منجموں کو خلعت و انعام امداد ہوا پھر تولد فرزند کی عرضداشت و چند تحائف ہندی نذر خدمت
سلطان کیے قاصد روان کیے سلطان نہایت شاد ہوا قاصدون کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلوان لشکر
و ستر سالار مسعود کے واسطے لباس گران بہا طیار کیا فرمان بھی بدستخط خاص لکھدیا کہ ریاست ہند کی آپ کو
مبارک ہو سالار مسعود کے نام بھیجا اور والی قنوج کو مکرر سمجھا کر اطاعت اسلام پر راضی کرو ورنہ ہمکو اطلاع دو کہ ہم خود
قدم رنجہ فرمائینگے ایک نظر فرزند مسعود کو بھی دیکھہ جائینگے اس عنایات سلطانی سے خواجہ احمد وزیر جلتا تھا
گرگٹ کی طرح سر ہلا کر رنگ بدلتا تھا غرضکہ سب فرمان سلطانی پہلوان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو نے
مضمون بند والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھہ سمجھایا کچھہ ڈرایا مگر وہ تھا شجاع جاہ و حشمت پر مغرور تھا اپنے نزدیک دور تھا
راہ پر نہ آیا بلکہ آمادۂ پیکار ہو کر مرتدان نواحی اجمیر کو اپنے ملک مین لبایا سالار ساہو نے جب حجت ختم کی سلطان
کو اطلاع دی سلطان مع لشکر جرار اجمیر مین تشریف لائے سالار ساہو و مظفر خان استقبال کو آئے افسران نے
نذر دی فوج نے سلامی لی سلطان کو مشاہدۂ جمال جہان آرای سالار مسعود نے شاد کیا زر و جواہر بادشاہ نے
امداد کیا قلعۂ اجمیر مین سالار مسعود سے دل بہلاتے تھے حظ اٹھاتے تھے پھر سالار ساہو و مظفر خان کو مقدمہ
لشکر فرمایا اور متھرا مین آکر بعد کفار نواحی اوس جوار کو مسخر فرمایا وہان سے والی قنوج پر دھاوا کیا بھگادیا
بیشترکہ صاحب روضۃ الصفا نے مفصل لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ جب سلطان محمود نے مہم خوارزم کو تمام کیا
چار ماہ جاڑون بھر قلعہ بست سکنا بادمین مقام کیا موسم بہار مین ہند کو کوچ کیا قنوج کا راستہ لیا لاکھہ سوار
اور بیس ہزار پیادہ سے مطیع الاسلام اقصای بلاد ترکستان و ما وراء النہر و خراسان سے ہمراہ سلطان ہو کے
قنوج کو روان ہوے اور اکثر مورخین کی تحریر ہے مگر ضعیف تقریر ہے کہ قنوج پر سوای گستاسپ پدر اسفندیار کے
کسی بادشاہ ولایت نے فتح نہین پائی یہ غلطی مولانا نظامی نے سکندر نامے مین بتائی کہ سکندر نے

قنوج کو فتح فرمایا دختر والی قنوج کو ہمراہ لایا مگر اہل اسلام مین اوس زمانے تک سوا سے سلطان محمود کے سنہ ہ
سافت اور سات دریا سے پر آفت طی کرکے کوئی بادشاہ قنوج مین نہین آیا غرضکہ سلطان نے جب افواج
کشمیر مین ورود فرمایا جو حاکم ہندلایا اوسے مقدمۃ لشکر بنایا اور جتنے سر اوٹھایا اونکو پہنچایا ملک اوسکا تاراج فرمایا
پھر ایک مقام معبد ہنود پر آیا جسے صاحب روضۃ الصفا نے بے نام و نشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ فرشتہ
و مرات مسعودی نے متھرا لکھدیا سلطان نے کثرت نفاست عمارات کی دیکھکر ایک نامہ اشراف غزنین
کو جو متھرا سے تحریر فرمایا اوسمین ذکر عمارات متھرا بشرح و بسط آیا عمارات عجیب و غریب مکان ہزار بتخانہ
بیشمار سنگ رخام و مرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلان طلائی مرصع پائے دو یاقوت گران بہا آنکھون
مین جڑے تھے جس کہڑے تھے ایک یاقوت چار سو مثقال کا پایا اور چار ہزار چار سو مثقال سونا
ہاتھ آیا اور چھوٹے چھوٹے صدہا بت سونے کے بتخانون مین بت کہڑے تھے جواہر گران بہا
جڑے تھے سلطان نے بتخانون کو جلایا قنوج کو کوچ فرمایا راہ مین فوج کو چھوڑ دیا خود مع چند عماید قنوج کا
رستہ لیا اسپر جبی والی قنوج آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا بھاگ کر روپوش ہوا سلطان نے راہ مین
جو قلعہ پایا فتح فرمایا اٹھارہوین شعبان سنہ ہجری مین قنوج تشریف لائے لب دریا سات قلعے
با رفعت و شان ہمسر آسمان پائے دس ہزار بتخانے تین سو سال کے پورانے نظر آئے قلعہ دار گھبرائے
دروازہ بند کرکے آمادہ پیکار ہوئے ایکدن مین سب فرار ہوئے جیپال بھی قلعہ تہ خانہ مین مع ہمراہیو
بھاگ گرفتار ہوا اور بحکم سلطان جلا وطن ہوکر آوارہ دشت پرخار ہوا غرضکہ بہت جوان طرفین کے کام آئے
زندہ غنیمت لائے اور بعضون نے لکھا ہے کہ سلطان نے ہزار بتخانے اونکی تاریخ بنا تین ہزار سال قبل کی لکھی
ہوئی تھی پائے وہان سے راے چندپال پر دھاوا کیا بھگا دیا یہ راے بڑا سرکش زبردست تھا والی قنوج مقدم ملوک
ہند کا حوصلہ پست تھا سلطان نے لوٹ مار کر قلعہ کا انتظام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ راے چند راے کیطرف
لشکر بڑھایا وہ بھی بھاگتا نظر آیا لشکر نے تین شبانہ روز پیچھا کیا جا لگا مار لیا تین لاکھ دینار اور جنگی ہاتھی بیشمار
سوائے مال و متاع و جواہرات کے ہاتھ آئے لشکریون نے لونڈی غلام پائے اسی سفر مین جب شہر کالنجر
معروف کا ہیلہ واقع دامن کوہ حوالی کشمیر مین ورود لشکر شاہ ہوا راے گلچند والی کالنجر منحرف ہوکر تباہ ہوا
سلطان نے بڑی جانفشانی سے اوسکو مع پچاس ہزار مشرک کے قعر جہنم جھکایا ملک ججو کو فرمانروا بنایا بعضون
کا قول ہے کہ ملک ججو سے انتزاع ریاست کی ملک محمود کو وہان کی حکومت دی پھر
دار السلطنت مین تشریف لایا جامع مسجد و مدرسہ عالیشان بنایا ہر علم کا کتب خانہ مہیا کیا عالمون کو تعلیم کا حکم
دیا تاریخ محمودی مین تحریر ہے کہ جب سلطان بعد مہم ہند غزنین کو روان ہوئے سالار ساہو ہمراہی کے خواہان

ہوسے حکم ہوا کہ ملک ہند درحقیقت آپ نے فتح کیا ہے ہمنے یہ ملک آپ کو دیا پھر خلعت گران بہا مع اٹھارہ
گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو امداد کرکے لاہور سے ہند کو رخصت کیا مظفر خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر ہمراہ
کر دیا سالار ساہو نے مدبران خوش تدبیر کو واسطے دادرسی رعایا کے ملک قدیم وجدید مین مامور فرمایا
اور راے جیپال کو باقرار اطاعت اسلام کچھ خراج مقرر کرکے حاکم قنوج بدستور فرمایا اور خود بدولت
اجمیر مین قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرآت مسعودی و روضۃ الصفا و صبح صادق کا بیان ہے
مگر ہے جیپال و چندرائے کے نام کے سوا ملک کا کسی کتاب مین نہ نام ہے نہ نشان ہے اور تاریخ فرشتہ مین
اول نام والی کالنجر و والی قنوج و سنہ ہجری مین اختلاف پایا پھر بعد معرکہ قنوج رزم متھرا و والی مہاون وغیرہ
کا اسطرح ذکر آیا کہ **نوین حملہ** ۴۰۹ھ ہجری مین سلطان بافوج مذکورہ بالا کشمیر ہو کر سیدھے قنوج آئے
کورہ نامی والی قنوج مع زن و فرزند نذر لایا اور صاحب حبیب السیر نے والی قنوج کے مسلمان ہونیکی سند پائی
بہر حال سلطان نے تاج بخشی فرمائی اور مدد دہی سے مطمئن فرما کر تین روز کے بعد راجہ ہردت والی میرٹھہ پر
جہاد فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے اور تیس ہاتھی پیش کرکے ملک بچایا
پھر سلطان نے راجہ کلچند والی مہاون واقع کنار دریاے جمن پر چڑھائی کی اوسنے ہاتھی پر سوار ہو کر دریا
کی راہ لی فوج نے پیچھا کیا اسی پار گھیر لیا اوسنے خنجر سے پہلے اپنے زن و فرزند کا سر اوتارا پھر اپنا پیٹ
مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اسی ہاتھی پائے پھر والی دہلی کے ملک مین آکر متھرا جاے ولادت
کرشن کے مندر جلائے یہان مکان سنگین ہزار مندر بیشمار عجیب و غریب نظر آئے پانچ بت طلائی مرصع
یاقوت چشم پائے سلطان یہ عمارات دیکھکر حیرت مین آیا اور اشراف غزنین کو ایکنامہ اس مضمون کا تحریر
فرمایا کہ اس شہر متھرا مین ایسے مکانات ہزار اور مندر بیشمار اکثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی حوصلہ
کرے تاہم بصرف صد ہزار دینار و چار صد استادان کامل العیار سے دو سو سال مین بھی نہ بنا سکے غزنین
مین اشتہار دو کہ جو استاد کامل العیار ہو اور مثل عمارت متھرا کے دو ایک سال مین عمارت بنائے گا
سواے اجرت کے سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا المختصر صد ہا بتون کو توڑ کر ترپن ہزار آدمیونکو قید کرکے اٹھانوے
ہزار تین سو مثقال سونا پایا بعد مقام بیس روز کے سو اونٹ پر لدوا کر کوچ فرمایا آگے بڑھکے کنارے دریا
چند مندر کلان چار ہزار سال کے توڑ کر سات قلعے گرد نواح کا بندوبست کیا پھر قلعہ منج کو جو اصل
منجپور تھا کثرت استعمال سے منجور ہو کر اب مندور مشہور ہے پندرہ روز مین فتح کر لیا وہان سے رہے چندپال
و چندرائے کو شکست دی اور پچاس ہزار لونڈی غلام اور تین سو ہاتھی سواے مال غنیمت و تحائف ہندی
کے لیکر غزنین کی راہ لی چنانچہ ایک ہاتھی سے جو چندرائے کا ہند مین نامور تھا اور سلطان بصرف کثیر اوسکا طالب تھا

وہی ہاتھی راستہ کو جیبوت کرار دوی سلطان مین خداداد آیا اقبال محمود فیل محمود سمجھکر کھینچ دیا سلطان نے اوسکا
خداداد نام رکھا پھر غزنین اگر مساجد و مدارس و خانقاہ بنواکر ایسے سجوائے اور وہ اہتمام کیا کہ ظریفون نے عروس فلک
سبا کا نام کیا اور دو تحفہ ہندی ایک پتھر جسکا دھویا پانی زخم کاری کو بھر لاتا تھا دوسرا بلور بصورت قمری جو بسر اوسکے
کھانا مکان مین رکھنے سے مضطرب ہوکر بے اختیار اشک بہاتا تھا سنہ ۴۰۴ ہجری مین نذر خلیفۃ القادر باللہ
مع فتح نامہ روانہ بغداد فرمایا پھر احمد بن علی قرامطہ قزاق راہ بیت الحرام کو عدم کا راستہ بتایا الحمد للہ

دسوین حملہ سنہ ۴۱۰ ہجری مین جب راجہ نندا والی کالنجر ملک بندیل کھنڈ نے نبیرہ جیپال والی پنجاب کو
لیکر بعداوت اطاعت اسلام کے راجہ قنوج پر چڑہائی کی اور بعد قتل راجہ گورا کے سلطان نے پہونچکر اول نبیرہ جیپال
کو شکست دی پھر سلطان کالنجر مین تشریف لائے کثرت فوج نندا سے گھبرائے شب کو فتح کی دعا کی نندا نے
شباشب بھاگ کر راہ لی سلطان پانسو ہاتھی غزنین مین لائے اور اہل قرات و ناردین نے سرحد ہند و ترکستان
مین بت پرستی کے رنگ جمائے سلطان نے بڑی و سنگ تراش و لوہار ہمراہ لیجا کر قیرات کو فتح کیا اور حاجب
علی بن ارسلان جاذب نے بحکم سلطان ناردین کو دیکھ لیا بتخانے کو توڑ کر چالیس ہزار سال کا ایک پتھر منقش
کندہ کیا ہوا پایا پھر سلطان نے وہان قلعہ بنواکر علی بن سلجوقی کو کوتوال بناکر خزانہ اور بردی لیکر کوچ فرمایا
اور قلعہ لوہ کوٹ حوالی کشمیر کو ایک ماہ تک سنہ ۴۱۲ ہجری مین محاصرہ کرکے بطور سابق سنہ ۴۰۶ ہجری کے
بے فتح چھوڑ دیا گیارھوین حملہ سنہ ۴۱۳ ہجری مین جیپال ثانی جانشین انندپال والی لاہور کو اجمیر تک
بھگا دیا ولایت لاہور و پنجاب مین بندوبست کرکے خطبہ و سکہ اپنا جاری کیا اور خاص لاہور مین چھاؤنی
اہل اسلام کی بنیاد قائم کی سابق نہ تھی پھر نندا والی کالنجر پر یورش کیا مگر راہ مین قلعہ گوالیار کو گھیر لیا راجہ نے
پینتیس ہاتھی نذر کرکے اپنا ملک بچایا پھر سلطان کالنجر مین آیا نندا تین سو ہاتھی نذر لایا اور ایک شعر ہندی کا
تصنیف کرکے صفت سلطان مین سنا سلطان نے اوسکے انعام مین پندرہ قلعہ مع قلعہ کالنجر کے
نندا کو مرحمت فرمائے اوسنے جواہرات گران بہا نذر بھجوائے +

سالار مسعود کا مکتب مین جانا اور بعد فراغ علوم ظاہری عبادت معبود مین دل لگانا

لکھا ہے کہ جب سالار مسعود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا بسم اللہ کا دن آیا سالار ساہو نے فرزند ارجمند
کو حضرت سید ابراہیم پاس لائے شکرانہ بسم اللہ مین چار گھوڑے مع زر و جواہر نذر فرمائے اور کاشانہ گدای
محتاجان زر و جواہر سے بھر دیا ہر غریب کو امیر کر دیا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے صدقے سے سالار مسعود
کو نعمت ولایت سے سرفراز فرمایا نو برس کی عمر مین علوم صوری و معنوی سب سے ممتاز فرمایا دس برس کے

سن مین عبادت معبود کا شوق ہوا شب بیداری کا ذوق ہوا آپ ہر روز پہر دن چڑھے نماز چاشت و درود و
تلاوت قرآن سے فرصت پاتا دیوان عام مین تشریف لاتا دوپہر تک درویشان باکمال اہل باطن صاحب حال
وقال سے لطف اوٹھانا کچھہ خود حاصل کرنا کچھہ اونکو سکھانا بعد پند و نصایح وعظ سنا کر راہ سلوک بتا کر
جب ہمراہ سبکے خاصہ تناول فرماتے تھے پھر محلسرا ایلق قیلولی کو جاتے تھے بعد نماز ظہر دیوان عام مین تشریف
لاتے تھے افسران فوج و شاہزادگان ہمعصر سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر و شکار کو تشریف لیجاتے گاہ شغل
نیزہ بازی و تیر اندازی و گوی چوگان مین شام تک دل بہلاتے طریق جہاد اکبر و اصغر مین سب سے نظیر تھے نہایت
خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم کے فصیح و بلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ سامعین
حیرت مین مبتلا ہوتے تھے بلند ہمتی مین سب فخر حاتم کہتے تھے جو سامنے آئے انعام سے محروم نرہتے
تھے اسپ و جواہر و خلعت و شمشیر و خنجر حسب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک اونکے روزمرہ
کو کفایت ہوتا تھا ہمیشہ با وضو رہتے تھے اکثر نماز نفل مین قبلہ رو بیٹھے رہتے تھے جا نشست ظاہر و باطن
پاکیزہ و صاف جامہای نفیس و شفاف عطر و خوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار
جوان فرشتہ صورت خوش مزاج ماہ طلعت صاحب تاج زرین کلاہ خیر خواہ با پوشاک نفیس عطر لگائے پان
کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے درود پڑھکر یہ کہتے تھے کہ اللہ اللہ محفل سالار مسعود نمونۂ قدرت خدا ہے
ہر جلیس یوسف لقا ہے بعد آئمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جمال محمدی آپ کے چہرۂ انور سے ہویدا
تھا افسوس ہے کہ منکران سیہ دل کو آپکی ولایت سے انکار تھا

سالار ساہو کا کاہیلر مین آنا متمردان اوس نواح کو سزا پہنچایا

مورخان صداقت رقم کی تقریر ہے اور محرران واسطی قلم کی تحریر ہے کہ جب پہلوان لشکر کو دس برس مین انتظام
ہند سے اطمینان ہوا خراج آنے لگا داد و دہش کا سامان ہوا اوسی عرصے مین سلطان محمود متوجہ خراسان
ہوے اور متمردان دامن کوہ کاہیلر کی بربادی کے خواہان ہوے ناظم کاہیلر نے عرضداشت روانہ کی
سب کیفیت لکھدی شاہ کیوان بارگاہ نے فوراً فرمان قضا توامان اس مضمون کا پہلوان لشکر کو تحریر فرمایا
سانڈنی سوار دوڑایا کہ بھائی نصف لشکر اجمیر مین چھوڑو اور نصف فوج سے کاہیلر کو نہ موڑو وہان کے
اشرار زردار روپیہ کے زور سے جامے مین نہین سماتے ہین ہر بار نیا رنگ لاکر بل کھا کر اینٹھے جاتے ہین
انکو اپنے مال و زر پر غرور ہے گو گوشمالی ضرور ہے ہم مہم خراسان سے مجبور ہین کاہیلر سے دور ہین ورنہ خود دیکھ لیتے
تمکو تکلیف نہ دیتے بمجرد ورود فرمان خدیو گیہان سالار ساہو نے میر سید ابراہیم و مظفر خان اور امیران خوش تدبیر

کو سالارمسعود کی خدمت مین چھوڑا اور خود بدولت نصف فوج سے کاہیلر کو منہ موڑا ہرچند کہ سالار ساہو نے اپنی روانگی مین عجلت کی مگر سرکشون نے ناظم کاہیلر کو فرصت ندی فوج بیشمار سے گھیر لیا کاہیلر کو تاراج کیا ناظم کاہیلر نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہوکر آمادہ جنگ ہوا مخالفین نے تمام شہر کو لوٹ مار کر اپنے گھرون کا رستہ لیا پہلوان لشکر نے راہ مین گھیر کر مقابلہ کیا پھر عجیب عجیب جانبازی ہنگامہ پردازی کی لڑائی رہی زور آزمائی رہی رخ چرخ گردان حسا ودیکھا رات تک جلا نا ہی نیر اعظم باین رفعت سرشام سے غرفۂ مغرب مین منہ چھپاتا ہی شام کو لشکر اسلام نے فتح پائی تیرہ بختون نے شکست کھائی چند ہزار ناری جہنم واصل ہوئے چالیس ہزار سردار سے زیادہ محبس مین داخل ہوئے اللہ اللہ اس جرات کو دیکھا چاہیے کہ ہنوز راہ تمام کرکے منزل پہ آئے تھے نہ کہین کمر کھول کر ستانے پائے تھے نہ ہاتھ منہ دھونے پائے تھے اوسی طرح کسے کسائے تھے راہ مین مقابلہ ہوا اور سہرہ یہ معاملہ ہوا فتح کرتے ہوئے کاہیلر مین داخل ہوئے ناظم کاہیلر کے مقاصد دلی حاصل ہوئے فتحنامہ سلطان پاس آیا سلطان نے اوسکے انعام مین فرمان معافی کاہیلر کا سوا ے جاگیر کے واسطے مسکن کے بدستخط خاص تحریر فرمایا

سالارمسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ستر معلی کے کاہیلر مین آنا قصبہ راول مین مقام فرمانا پھر شیوکن اور شبنو زمیندار خواجہ احمد بن حسن میمندی کے سالے کا مٹھائی پُر زہر لانا سالارمسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا اوسی دم شہر کو تاراج کرکے دشمن کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا ہی کہ جب سالار ساہو نے مفسدان کاہیلر کو بھگایا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت فرمایا سالار ساہو نے فوراً سالارمسعود کو مع مخدرۂ عظمی جناب ستر معلے کے اجمیر سے طلب کیا سلطان الشہدا نے دوسرے روز چند ہزار سوار وندیمان خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر معلے کے کاہیلر کا رستہ لیا راہ مین تکلیف کھینچتے صعوبت سفر جھیلتے راول مین تشریف لائے شیوکن اور شبنو خواجہ احمد وزیر کے سالے از اجند رشتہ والے حاضر آئے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا غریب خانہ مین تشریف لائیے بندہ نوازی فرمائیے غلامون کی دعوت قبول ہو تمنائے دل حصول ہو سلطان الشہدا نے وزیر کی بدنہادی سے انکار کیا جواب صاف دیا شیوکن نے عرض کیا خدمتگارون کو حکم ہو جائے دعوت خام مطبخ مین آئے یہ بھی منظور نہ فرمایا باہر شہر کے خیمہ جایا صبح کوچ کے وقت شیوکن دو من مٹھائی قسم اول مین زہر ملاکر لایا دسترخوان

خاص سے واسطے قید کر دینا حضرت نے باہر جیپا نے مین بھیجدی کوکل نامی داروغہ مطبخ سے تاکید کی کہ کوئی
نہ کھائے ہمارے ساتھ جاسے پھر شیوکن کو خلعت سرو پا عنایت کر کے رخصت فرمایا اور خود بدولت سے
دوسری منزل پر ڈیرہ جمایا ملک تہنیت سے وہی مٹھائی منگائی جس سے کو کھا لی فقرا مرکیا تب تمام گرد دیا
سلطان الشہدا نے حاضران لشکر سے فرمایا کہ دیکھا تھا اس مذکر سے نادان بنا حضرت نے بہت مال کیا
راہ خدا مین صدقہ دیا راستہ کو آرام کیا جہاں وہین مقام لیا ایک روز بیان ہوا کہ نوجوان نوشتہ لڑکا خوش بیان
لیکر شکار کھیلنے نواح راول مین تشریف لائے کچھہ تھا سو شیوکن کی خبر کو ماہر فرمانے جاسوسون سے یہ خبر
پہونچائی کہ شیوکن سے ابھی غسل سے فراغت پائی اب تنہا نے مین یہ جا کر تا ہے تھیر ان پر یا تحقیر تا اگر ادہ قطع
خیر جائیگا شکار زبون کی صورت باندہ لائیگا حضرت سے فورا تنہا نے کا محاصرہ کیا شیوکن سے تب ایسا کام تمام کیا
کیا پھر تو خوب کشت خون ہوا تیغ نیلگون پر شفق کی حالی زبون ہوا جا بجان جان فروش تمانہ جو ش سے
ہزارون کو اول منزل پہونچایا خود جنت مین ڈیرا جمایا لشکر غنیم فرار ہوا شیوکن مع زن و بچہ گرفتار ہوا سلطان الشہدا
نے شہر کے تاراج کا حکم دیا خود مع قیدی پڑاؤ کا راستہ لیا دس برس کے سن مین اول یہی فتح پائی پہلی جرأت کی
حضرت سترمعلی نے اول فتح کا نذر خدا صدقہ دیا سلطان الشہدا نے ہمراہیون کو خلعت و جواہر عنایت کیا دوسرے
روز واقعہ مفصل سلطان محمود کو تحریر کیا خود کاہیلہ کا راستہ لیا اودھر نراین نام شیوکن کا بھائی لڑائی سے
بھاگ کر غزنی پاس آیا رو پیٹ کر اپنا حال سلطان کو سنایا کہ سالار مسعود نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر لوٹ لیا میرے
بھائی شیوکن کو مع زن و بچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ مسعود دیا اوسیوقت سلطان نے
بدستخط خاص اس مضمون کا فرمان تحریر فرمایا کہ یہان تمھارے تحریر کے پہلے نراین آیا اور سب میں جو بھلا دیا
اپنا مطلب جمایا پھر تمھارا خط آیا سنے ملاحظہ فرمایا اوسکا لفافہ کھل گیا وہ نالائق نظر مین تل گیا اب تم شیوکن کو
مع زن و بچہ بقید سخت جب ہمراہ لاؤ گے اور حال زبانی ہمکو سناؤ گے ہم آپسے رد بدو سزا یاب کرینگے نمکحرام
کو بہت خراب کرینگے اس تحریر سے خواجہ احمد کو رنج بے شمار ہوا نفاق مخفی آشکار ہوا قصہ مختصر راہ مین سلطان الشہدا
نے فرمان شاہی پایا ملاحظہ فرمایا یہان سالار ساہو شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب وار بیقرار ہوکے
ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کو سوار ہوے سلطان الشہدا کو راہ مین لیا حضرت نے تسلیمات
کر کے قدم پر سر رکھدیا سالار ساہو نے گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اوسدن سے روز ولیعہد کیا سالار مسعود
نے راہ کی سرگذشت بیان کی شیوکن کی کور نمکی عیان کی باتین کرتے دولتسرا مین تشریف لائے ارکان دولت
حاضر آئے حضور حسن نامی رئیس عراقی گھوڑے آہو جست سوار نے ملازمت حاصل کی نذر دی جسکی نگاہ جمال
جہان آرا پر پڑی آنکھ لڑی بندہ بیدام ہوا حلقہ بگوش غلام ہوا ہر ایک کو حیرت سے سکتا تھا ایک دوسرے کا

منہ تکتا تھا آپس میں یہ کہتے تھے کہ نیّر اعظم چرخ چہارم سے زمین پر آیا یا قدرت الٰہی نے جلوہ دکھایا
چہرۂ انور پر قدرت خدا کا ظہور تھا مہر رخسار سے عالم پر نور تھا ظاہر میں ششدر رہتے تھے اس سے بیخبر تھے **بیت**
آن بادشاہ عالم دربستہ بود محکم ✤ پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد ✤ سچ ہے ساکنان عالم سفلی یہ طاقت
کہاں سے لائیں جو تجلیات عالم علوی کے متحمل ہو جائیں **بیت** مردے بباید کہ باشد شہ شناس
تا شناسد شاہ را در ہر لباس ✤ سلطان الشہدا ہدایت مخلوق کے واسطے والدین کی تسکین کو ظاہرا اکثر
مین رہتے تھے مگر باطناً عالم بے نشان مین غرق قلزم وحدت مین رہتے تھے رتبہ حضوری حاصل تھا فیض
الٰہی سے مصیقل آئینہ دل تھا الحاصل اسی عرصے مین سلطان محمود بھی مہم خراسان کو سر کر کے غزنین مین آئے
اور بقصد جہاد سومنات ملک نہروالہ و گجرات کی طرف قدم ہمت بڑھائے ایک فرمان سالار ساہو کو روانہ
کیا یہ مضمون لکھدیا کہ تم چند مدبر قلعہ کاہیلر مین چھوڑ کر یہان آؤ فرزند دلبند مسعود کو ہمراہ لاؤ بموجب فرمان
قضا جریان سالار ساہو مع سالار مسعود سلطان محمود کی ملازمت سے ممتاز ہوے مراحم شاہانہ سے سرفراز ہوے
یہان تک کہ سلطان محمد و سلطان مسعود فرزندان سلطان محمود کو سالار مسعود کی خاطر داری پر رشک آتا تھا بادشاہ
کے خوف سے کوئی کچھ زبان پر نہ لاتا تھا

سومنات معروف دوارکا واقع زمین گجرات علاقہ جوناگڈھ کی لڑائی صفون کی صفائی سالار مسعود کی جرأت سلطان محمود کی ہمت سنگ سومنات کا چونا بنانا ہنود کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہوجانا استعفا دیکر فتور کرانا

راوی خوش الحان راست گو شیرین زبان نے تحریر کیا کہ ۴۱۵ھ ہجری مین سوا سے فوج معمورہ اطراف ولایت
سے گئے پچاس ہزار تین سو سوار سے علی تگین کی گوشمالی کو سلطان بلخ مین آئے سرداران ماوراء النہر و یوسف
قدر خان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کر کے لائے علی تگین فرار ہوا آخر گرفتار ہوا چندے
کسی قلعۂ ہند مین قید او ٹھائی وہین قضا آئی عبداوس کے ایک روز سلطان نے جہاد سومنات مین پہلوان
لشکر سے یہ مشورہ لیا کہ ۴۰۸ھ ہجری مین ہمارے جہاد کرنے سے ہنود نے یہ بات بنائی کہ سومنات کی خفگی
سے بتان ہند پر آفت آئی ورنہ سومنات لشکر شاہ کو تباہ کرتا فوج کو خاک سیاہ کرتا اس وجہ سے ہمکو یہ عزم ہنود
باطل کرنا منظور ہے بت سومنات کو توڑنا ضرور ہے سالار ساہو نے کہا بسم اللہ عزاک اللہ **مصرعہ**
در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ✤ خدا کے فضل سے سلطان کا رعب و ہیبت سنگدلون پر

طاری ہی ہر شخص اسلام کے لشکر سے عاری ہی خواجہ احمد کو ناگوار ہوا المطلب خامہ شمائل مین بیقرار ہوا
قصہ مختصر سالار ساہو سلطان کے حکم سے انتظام بلوے کے واسطے کاہیار مین تشریف لائے فرزند مسعود
کو ہمراہی مین چھوڑ آئے روضۃ الصفا مین تحریر ہی کہ سلطان دسوین شعبان ۴۱۵ھ ہجری کو سوائے لشکر خاصہ
کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر نصف رمضان کو ملتان آئے پھر سومنات تشریف لائے سب
بتون کا سردار سومنات تھا نام نات تھا بقول شیخ فریدالدین عطار بیت یافتند آن بت کہ نامش بود
نات ✤ لشکر محمود اندر سومنات ✤ اور تاریخ فرشتہ مین تحریر ہی کہ ہنود تناسخ ارواح باختیار سومنات
جانتے تھے خداسے تبان کہکر پکارتے تھے اور تواریخ مین لکھا ہی کہ زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم مین سومنات کو جو مثل کعبہ کے تھا کنارہ دریاے عمان پر جمایا اوسکے نام پر شہر سومنات بسایا اور
مورخین خصوصا صاحب حبیب السیر کا یہ کلام ہی کہ سومنات بت کا نام ہی اور تواریخ مین بتخانہ کا نام سوم
اور بت کا نام ناتھ آیا ہی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ سوم نامی بادشاہ کے حکم سے یہ بت بنکر ناتھ نام ہوا اعظم
اصنام ہوا اور کتب براہمہ مین تحریر ہی کہ چار ہزار برس قبل اسلام کے کرشن کے عہد مین یہ بت آیا ہی اور
غیبت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہی صاحب برہان و مویدو رشیدی کی تحریر ہی کہ سومنات چاندکی
تصویر ہی سوم ہندی مین چاند اور ناتھ یعنی بزرگ و خداوند کے آیا ہی اسوجہ سے اس بت کا نام سومنات
قرار پایا ہی اور سعدی علیہ الرحمۃ کی یہ حکایت ہی بیت بتی دیدم از عاج در سومنات ✤ مرصع چو در جاہلیت منات
کیا عجب کہ نات منات نامی بت کعبہ کی تصویر بنائی ہو اور بوجہ مناسبت نات منات کے کہین نات
کہین سومنات کے نام سے شہرت پائی ہو اور اوسیکے نام سے شہر کا نام سومنات مشہور ہوا اور بت
عاج جانشین نات سعدی کی خوش طبعی مین چور ہوا المختصر لب دریا ایک مندر کلان تھا سومنات کا مکان
تھا ہنود رات کو پرستش کرنے آتے تھے اور بت سے خوف کھاتے تھے زیر مندر تہ خانہ بنایا تھا
مہنت کو بٹھایا تھا بت کے ہاتھ مین کل لگی تھی ڈوری بندھی تھی صبح جب وہ ڈوری ہلاتا تھا بت دونون
ہاتھ اوٹھاتا تھا بقول سعدی شعر پس پردہ مطرانی آذر پرست ✤ مجاور سر ریسمانی بدست ✤
کہ ناچار چون در کشد ریسمان ✤ برآرد صنم دست فریاد خوان ✤ شب خسوف کو لاکھون آدمی کا ازدہام ہوتا
تھا عجب کہرام ہوتا تھا جب سعدی علیہ الرحمۃ نے بت عاج توڑ کر کل پائی بوستان کے آٹھوین باب مین
یہ حکایت تحریر فرمائی القصہ دس ہزار گانون کا خراج صرف بتخانہ تھا کثرت سے قارون کا خزانہ تھا اسقدر
جواہر گران بہا کا انبار تھا کہ عشر عشیر اوسکا ہر ایک خزانہ شاہی مین نکلنا دشوار تھا ایک زنجیر دو سو من
پختہ سونے کی جواہر بے بہا سے مرصع آویزان اور صدہا گھنٹے لٹکتے تھے دو ہزار برہمن شبانہ روز اوسکی

بجا کر پرستش مین سر ٹیکتے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانسو رنڈیان راجاؤن کی لڑکیان جوان
ناچنے گانے پر شبانہ روز مامور تھین سرگرم رقص و سرود تھین اور دریای گنگ سے جو جانب مشرق دہلی و قنوج
کے رواں ہے چھ سو کوس کی مسافت درمیان ہے ہر روز تازہ پانی ڈاک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا -
جب سلطان محمود ملتان سے سومنات کو آئے بوجہ قلت رسد کے سواے اہالیان لشکر کے تیس ہزار
اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ مین بیابان دشوار گزار تھے قلعہ محکم بیشمار تھے تاریخ فرشتہ مین
آیا کہ سلطان نے پہلے ہنود اجمیر کو بھگایا پھر بعنایت الٰہی سب قلعہ دارون نے استقبال کیا راہ صاف
تبلا کر بحال کیا جو مندر و شیوالہ نظر آیا وہین گرایا پھر نہر والہ مین ہو کر گجرات داخل ہوے شہر کو خالی پایا وہان سے
بہت سامان لیکر کوچ فرمایا بارھوین حملہ سنہ ۴۱۵ ہجری مین جب لشکر سلطان سومنات آیا ایک قلعہ لب دریا پایا
دریا فصیل قلعہ تک موج زن تھا ہر حباب رشک چرخ کہن تھا ہنود قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے ہنسنے
مسخرے لگے ہر ایک سومنات کا غلام تھا یہی کلام تھا کہ خداوند سومنات کے غضب سے یہ اب ان مین
سب غارت ہو جائینگے زندہ بچنے نہ پائینگے غرضکہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے پر شام
تک لڑکر رات کو وہین مقام کیا صبح خود سلطان نے مع غازیون کے زینہ لگا کر قلعے مین رستمانہ کام
کیا پھر تو ہر سنگدل زیست مین بٹہ لگا کر سومنات کی سل بغل مین دبا کر روتا تھا اور درِ بتخانہ پر آ کر جان
کھوتا تھا تیسرے روز بیرم دیو و دابشلیم نے فوج بیشمار سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے گھبرا کر بعد
فتح کل مال غنیمت سومنات محتاجون کے دینے کی نیت کی پھر خرقہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا ہاتھ
مین لیا دعا سے فتح کر کے نعرہ کیا فوراً ایک آواز رعد کی بہت مہیب آئی اور ایسی تاریکی چھائی کہ ہنود
اندھیرے مین آپسمین لڑکر پچاس ہزار سے زیادہ فی النار ہوے باقیماندہ چار ہزار ہنود کشتیون مین سوار چادر
ہلاتے فرار ہوے غازیون نے اونکو بھی مار کر نقارہ فتح کا بجایا نشان اسلام کا قلعے کی چوٹی پر چڑھایا
سومنات کی مراتب کو زوال ہوا خون سے مندر لال ہوا وہ زمین برق اسلام سے پرنور ہوئی ظلمت
جہل کی دور ہوئی غازیان صاحب ظفر نے پری پیکرون کو لونڈیان بنایا دانہ دلایا طائفہ رقاصہ سومنات
اسلام کا دم بھر کے کلمہ پڑھنے لگین لشکر کے ہمراہ آگے بڑھنے لگین اوسی شب کو حضرت شیخ ابوالحسن
خرقانی نے خواب مین فرمایا ای محمود تمنے فقط فتح سومنات پر تھوڑی سی بات پر ہمارے خرقے کی آبرو
مین جھلکایا اگر کل جہال روے زمین کے حق مین دعا کرتا خدا سبکو اسلام عطا کرتا المختصر سالار مسعود نے
اس معرکے مین بڑے بڑے کارنمایان کر کے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندر مین
تشریف لائے سومنات پر گرز لگا کر اپنے ہاتھ سے اوسکا سر پھوڑا اثبات توڑا یہ بڑا بتخانہ تھا گویا کارخانہ

کا خزانہ تھا تو ہمہ تن حرص کی کیا عرض کرون انتہا نہین اوس وسعت کا مندر سنا نہین اور طول کی داستان طول ہے کہنا فضول ہے چھپن ستون طلا لعل وزمرد سے مرصع گڑے تھے زر سرخ کے انبار کھڑے تھے خزانہ لا انتہا تھا جواہرات بے بہا تھا چنانچہ تاریخ زین المآثر مین تحریر ہی کہ یہ بتخانہ اصل مین تیرہ و تار تھا مگر روشنی جواہرات تھا دیل سے رشک گلزار تھا سومنات پتھر کی مورت تھی چاندی صورت تھی پانچ گز طول مدفون دو گز گڑا تھا تین گز کھڑا تھا اوسکو اوکھاڑ لیا پھر گرد نواح کے قلعون پر قبضہ کیا اس معرکے مین ایک لوہے کے بتخانہ مین مقناطیس کا بت جذب آہن و مقناطیس سے معلق پایا جب ایک دیوار کو گرایا بت سرنگون ہوا آخر کا ستون ہوا پھر راجہ پیرم دیو والی نہروالہ کو بھگا کر زن و بچہ کو گرفتار کرکے خزانہ بیشمار پایا ملک وسیع و کان جواہر وزر خالص ہاتھ آیا چاہا کہ غزنین سلطان مسعود کو دیکر خود یہان مقام فرمائین دار السلطنت بنائین ارکان سلطنت نے یہان کے رہنے مین ملک خراسان مفتوحہ حال کی بربادی پیش نظر کی دار السلطنت بنانے کی صلاح ندی المختصر بصلاح ارکین سلطنت دابشلیم مرتاض شاہزادہ اوس نواح کو ملک نہروالہ و گجرات و سومنات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا کر انکار بت پرستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ ہے کہ اوس وقت مصاحبون نے کہا یہ دابشلیم تندمزاج و جاہل ہے مگر دابشلیم ثانی فرمان روای اطراف سومنات عاقل ہے حضرت اوسے بلوائین یہ ملک بھی مرحمت فرمائین ارشاد ہوا اگر وہ باقبال فرمانبرداری عرضی بھجواتے تو ہوتا ورنہ دوسرے حاکم زبردست کو ملک مفتوحہ حوالہ کرنا عقل سے دور ہے الغرض دابشلیم مرتاض نے عرض کی کہ دابشلیم ثانی میرا عدو ہے جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے ایذا دیگا حضرت اوسے دفع فرمائین یا گرفتار کرلائین فدوی دوچند خراج سالانہ برابر خراج زابل و کابل کے خزانہ عامرہ مین پہونچائیگا اطاعت سے سر نہ پھرائیگا سلطان نے عرض اوسکی منظور کی غزنین کی راہ لی راہ مین پیرم دیو و راجہ اجمیر و جاٹون نے فوج بیشمار سے مقابلہ کیا سلطان نے مصلحتاً وہ درہ چھوڑ کر ایک زناردار واقف کار کو لیکر سندہ کے جنگل سے ملتان کا رستہ لیا پھر بلخ مین خلیفۃ القادر باللہ کا نامہ مع خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس مین کہف الدولہ والاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملت خطاب امیر مسعود و جلال الدولہ جمال الملت امیر محمد کا القاب و عضد الدولہ موید الملت امیر یوسف کا خطاب تحریر پایا بعد ۴۱۶ھ ہجری مین جاٹون کی گوشمالی کی بے ادبی وقت معاودت سومنات کی سزا دی پھر ۴۱۸ھ ہجری مین دابشلیم ثانی کو گرفتار کرکے غزنین مین لائے اور ۴۱۹ھ ہجری مین جب ترکمان سلجوقی دریاے اموے سے فساد کرتے ہوے ابیورد و نسا مین اوترآئے سلطان نے امیر طوس ابوالحرب ارسلان کو اودھر روانہ کیا پھر خود بھی امیر طوس کی مدد فرما اہل ترکمان بعد سرکشان و اطاعت کو دیکھ لیا اور ولایت رے و اصفہان امیر مسعود کو دی خود غزنین کی

راہ لی اس عرصے مین دابشلیم مرتاض نے بعد فراغ بندوبست کے خزانہ وجواہرات نذر سلطان کرکے
دابشلیم ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیجدیا دابشلیم مرتاض نے حسب رسم اوس زمانے کے قریب تخت گاہ
کے ایک قیدخانہ تنگ وتاریک طیار کیا اور ایک روزن دانہ پانی پونہچانے کا رکھدیا پھر مع طشت وآفتابہ
شہر کے باہر آیا راہ مین شکار کھیل کر تمازت آفتاب سے گھبرایا سرخ رومال چہرے پر لپیٹا درخت کے سایہ
مین لیٹا فوراً سوگیا کور بخت ہوگیا کسی جانور شکاری نے گوشت کے دہوکے مین پنجہ مارکر کور کیا زندہ درگور
کیا اوس زمانے مین ہندی جس حاکم کے بدن مین نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر پھراتے تھے
القصہ اس عرصے مین دابشلیم ثانی گرفتار ساتھ اپنے آیا فوج ہند نے صحیح الجسم پاکر حاکم بنایا دابشلیم ثانی نے حسب
رواج اوس عہد کے وہی طشت وآفتابہ دابشلیم مرتاض کے سر پر رکھکر ہمراہ پیادہ دوڑایا اور اوسی محبس مین
قید کرکے دانہ پانی حسب دستور پونہچایا **بیت** آن سرور عاقل وخردمند افتاد دران چہی کہ خود کند
اور تاریخ فیروزشاہی کلان مین آیا کہ جب سلطان نے سومنات سے کوچ فرمایا ایک زنار دار واقفکار جنگل کی
راہ سے راہبر ہوا پیچھے لشکر ہوا ایک شبانہ روز پانی نپایا سلطان نے فرمایا او لعین یہ کون سرزمین ہے جہان
پانی نہین ہے جواب دیا کہ ہمنے سومنات پر اپنی جان کو قربان کیا تمکو اس بیابان مین سرگردان کیا تمام عمر
راہ نپاوگے سر ٹکراکر پیاسے مرجاوگے سلطان کو غصہ آیا اوس ناری کو جہنم مین پونہچایا لشکر نے وہین
کمر کھولکر بستر لگائے شب تار مین حضرت اقدس واعلیٰ تنہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر درگاہ ہادی مطلق
مین یہ دعا کی ای خالق انس وجان رہنماے گمرہان ایک بے دین بدانجام غول صفت دشمن اسلام نے
دشت ویران مین گمراہ کیا لشکر تباہ کیا اپنے حبیب کے صدقے سے مددگاری فرما صراط المستقیم
دکھا پھر تاج شاہی اوتار راہبر کامل کو پکارا سجدے مین سر جھکایا تیر دعا ہدف اجابت پر پونہچا پہر رات کے
بعد شمال کیطرف لکہ نور نمود ہوا خضر راہ محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم ہمت آگے بڑھایا جب مہتابی چرخ
نے جل بجھکر فرش چاندنی کا اوٹھایا اور جھلملا کر شمع شب کو بجھایا اور ہندوزن شب کو چونری زرتار ستارگان
کی اوڑھاکر پردہ ظلمات مغرب مین مستور کیا اور خسرو سبک سیر روز نے افق شرق سے لعل شب چراغ سکندری کو
ید بیضا کرکے عالم کو پرنور کیا شمع کافور صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شب دیجور کافور ہوئی جنگل مثل وادی
ایمن آئینہ دار تجلی طور ہوا رحمت الٰہی کا ظہور ہوا راہ راست نظر آئی ظلمت سے نجات پائی پانی کا چشمہ پایا
سجدہ شکر کا بجالایا صاحب نفحات کا بیان ہے کہ یہ معرکہ جہاد کرامت سلطان ہے یعنی جب سلطان نے
سومنات پر جہاد فرمایا حضرت خواجہ ابومحمد چشتی کو خدا نے خواب مین ہمراہ جہاد کرنے کا حکم سنایا حضرت
خواجہ ابومحمد نے ستر برس کے سن مین ضعیفی کے دن مین مریدون کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا

بنفس نفیس جہاد کیا ایک روز مخالف غازیون پر چڑھ آئے قریب تھا کہ لشکر شکست کھائے غازیون نے
جنگل جھاڑی کی آڑ لی تب خواجہ صاحب نے اپنے مرید محمد کاکو کو آواز دی پھر یہ کرامات دیکھی نئی بات
دیکھی کہ محمد کاکو آسیابان مجذوب نے چشت سے فوراً لشکر سلطان مین آکر غنیم کو بھگایا پھر لوگون نے
محمد کاکو کو قصبہ چشت مین پایا کہ چکیان پتھرون کی پہاڑ سے اوتارتا ہے دیوارون پر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ
سلطان محمود کے ہمراہ جہاد کرتا ہون مرشد کے حکم سے امداد کرتا ہون یہ تو صاحب نفحات کا بیان ہے
اب تاریخ محمودی کی یہ داستان ہے کہ جب لشکر سلطان بعد فتح سومنات کے پھاٹک صندل سرخ سومنات
کا لیکر غزنین مین آیا اوس بت کو سنگ آستانہ در جامع مسجد بنایا مسلمان پامال کر کے مسجد مین جایا کرتے
تھے ناریون کو جلایا کرتے تھے مخالفین کو یہ امر ناگوار ہوا خواجہ احمد وزیر کی معرفت یہ قول و قرار ہوا
کہ دو چند سونا ہمسنگ اس پتھر کے لو بت حوالہ کر دو جب باجازت شاہ سونا آیا خزانے مین پونہچایا
پھر بت کے طلبگار ہوے سلطان اوس وقت مکدر تھے بیزار ہوے محلسرا مین آکر سالار مسعود سے
خلوت مین بت دینے کا مشورہ کیا آپ نے جواب دیا بسم اللہ جو مرضی بادشاہ مگر آج تو بت دیکر سونا لیجیگا
فرداے قیامت مین کیا کیجیے گا جب روز حشر کا آئے گا پروردگار عالم فرمائیگا آذر بت تراش کو بلاو
اور محمود بت فروش کو ہمراہ لاؤ اوس وقت کیا قیامت ہوگی حشر مین قیامت کی ندامت ہوگی کوئی سعی
و سفارش کام نہ آئیگی محنت برباد جائیگی فوج و سپاہ رشوت و نذرانہ روپیہ پیسا کوئی نہ بچائیگا ایک خلقت
کے سامنے اسلام مین قیامت کا ٹیکہ لگ جائیگا بادشاہ یہ سنکر تھرا گیا بدن مین عرق آگیا سالار مسعود کو
چھاتی سے لگایا مرحبا بارک اللہ کہکر فرمایا حیران ہون کیا کرون وعدہ خلافی شان شاہی سے دور ہے
اور ایفاے وعدہ مین اسلام کا فتور ہے سالار مسعود نے فرمایا خود وعدہ خلافی نہ کیجیے بت مجھے دیجیے
جب وہ سنگدل آئین حضرت فدوی پاس روانہ فرمائین ہم سمجھ لینگے حضرت تک آنے نہ دینگے سلطان
نے فرمایا بہتر ہے ہماری چھاتی کا پتھر اوٹھاو ہمکو اس عذاب سے چھڑاو جب بت سلطان الشہدا کے
کفش خانے مین آیا فوراً ناک کان کاٹکر چونا بنایا کچھ صندل مین ملایا کچھ پانی مین بھگایا جب بت پرست پہنچے
ہمراہ خواجہ احمد وزیر کے آکر سلطان سے بت طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ فرزند مسعود کے پاس
جاؤ کے آو خواجہ احمد اس رمز کو سمجھ کر الضدان لا یجتمعان کہکر ٹال گیا غرضکہ جب غول بت پرست خدمت سالار مسعود
مین آیا حضرت نے ملک نیکبخت سے فرمایا انکو بڑی تعظیم سے بٹھاؤ صندل وپان لاؤ وہی صندل سفید اور
اوسی تبرک کے پان آئے کسی نے پان کھائے کسی نے صندل کا قشقہ بنایا خوش ہو کر ٹیکا لگایا پھر بت
طلب کیا ملک نیکبخت نے جواب دیا کہ بت پا چکے ہو پان مین اوسی پتھر کا چونہ کھا چکے ہو اور صندل مین

بھی تبرکاً ملایا ہی جسکا ٹیکا لگایا ہی پھر تو وہ سب حیران ہوے نہایت پشیمان ہوے کوئی متعصب قے کرنے لگا کوئی پیٹ مارکر مرنے لگا گریان و نالان خواجہ احمد وزیر کے پاس آکر سب ماجرا بیان کیا کہ سالار مسعود نے ہمارے چونا لگایا دہرم لیکر مسلمان کیا اوسکو طیش آیا وزارت سے ہاتھ اوٹھایا اور مخالفونکو ورغلانا کہ تم جاؤ ملک مین غدر مچاؤ تاریخ فیروز شاہی کلان مین تحریر ہی کہ بصلاح سالار ساہو و سلطان الشہدا دو کار نمایان سلطان سے ظہور مین آئے جسکی وجہ سے محمود غازی کہلائے ایک راے جیپال پر فتح پانا ہند کے مندرون کو مسمار فرمانا ہند مین مسلمانون کا بسانا مسجدین بنانا دوسرے فتح ملک نہروالہ و گجرات اور جہاد سومنات **قطعہ** کعبہ و سومنات چون افلاک * شد ز محمود و ز محمد پاک * این ز کعبہ بتان برون انداخت * وان ز کین سومنات را پرداخت * القصہ جب بت کو چارپارہ کیا قدرت خدا کا نظارہ کیا اوسمین جواہرات قسم زمرد و لعل گرانبہا بھرا تھا مال بے انتہا بھرا تھا پھر ایک ٹکڑا اوس سنگ کا سنگ آستانہ جامع مسجد غزنین کا بنایا دوسرا درکوشک سلطنت پر لگایا تیسرا مکہ معظمہ روانہ کیا چوتھا مدینہ منورہ کو بھیج دیا اور اب بعد فتح کابل کے حکام فرنگ نے دہی بیہانک سلطان محمود غزنوی کے تصرف سے اوکھاڑ کر قلعہ اکبرآباد مین لاکر بحفاظت رکھا غرضکہ سلطان نے سالار ساہو کی پامردی سے ہند سے فتح پائی سالار مسعود کی جوانمردی سے سومنات کی عظمت مٹائی اکثر امراے عہدہ دار جلیل القدر سالار ساہو کے اقربا برادر تھے اور خود امیر لشکر تھے جس ملک پر سلطان نے فوج کشی فرمائی سالار ساہو کے لشکر نے فتح پائی تاریخ محمودی مین سب حال عداوت خواجہ احمد کا مفصل مسطور ہی اور اقسام کے مقدمات کا بھی مذکور ہی اگر شمہ اوسکا یہان لکھنے مین آئے کتاب طول ہو جائے فقط سالار مسعود کی شرکت کے باعث سے یہ معرکہ مختصر لکھا ورنہ کچھ ضرور نتھا

اب سلطان الشہدا نے سلطان محمود سے رخصت ہو کر ہند کو کوچ فرمایا راہ مین سالار ساہو کی ملاقات کر کے آگے بڑھکے دفینہ غیب پایا پھر ملتان کی راہ لی اجودہن فتح کی

ہوا کے گھوڑے پر کمیت قلم ہی حال روانگی سلطان الشہدا مین یون تیز قدم ہی کہ خواجہ احمد سلطان کا محرم راز عرصہ سے وزارت پر سرفراز تھا متمردان سرحد سے بھی سازش تھا اوسکے بیدل ہونے سے انتظام ملک مین فتور پڑا سلطان کو مصلحتاً دلجوئی کرنا ضرور پڑا مگر وہ بخوف سلطان بیدلی سے کام کرتا تھا نوکری کا نام کرتا تھا ہر دم یہی کہتا تھا کہ سالار مسعود کے دیکھنے سے بدن مین آگ لگ جاتی ہی طبیعت سخت گھبراتی ہی

سلطان جب جانے آئے سالار مسعود سے تخلیہ میں زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر مثل ہمارے کام مین قصور کرتا ہے انتظام مین فتور کرتا ہے تم فی الحال کاہیلر کو والدین پاس جاؤ سیر و شکار مین دل بہلاؤ ہم بتدریج بطور خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے اسپر خاتمہ نیکنامی وزیر ہوگا یہ موذی اسیر ہوگا پھر تمکو اطلاع کرینگے بلا لینگے اور میری جانب سے کسیطرحکا اور خیال نکرنا یہ آزردگی مصلحتاً ہے اسکا ملال نکرنا سلطان الشہدا نے فرمایا واقعی یہی مصلحت ہے مگر کاہیلر مین رہنا حماقت ہے مین ہند مین جہاد کرونگا مسلمانون کو آباد کرونگا چندے سیر و شکار مین دل بہلاؤنگا پھر حضرت کی خدمت مین آؤنگا بادشاہ نے بہت اصرار کیا مگر آپ نے کاہیلر جانے سے بجد انکار کیا دوسرے روز ہند کیطرف لشکر روانہ کرکے خود سلطان پاس آئے حرف رخصت زبان پر لائے سلطان محمود بڑی خاطر داری سے پیش آئے وقت رخصت کے پانچ گھوڑے عراقی اور دو ہاتھی مست مرحمت فرمائے اور بہت غمگین ہوکر بدستخط خاص سالار ساہو کو فرمان تحریر کیا یہ مضمون لکھدیا کہ مصلحتاً چندروز کے واسطے فرزند مسعود کو آپکے پاس بھیجا ہے مگر ارادہ اونکا ہند کا ہے تم راہ مین روک لینا آگے بڑھنے ندینا ہم چندروز کے بعد بلا لینگے خفا مین ستا لینگے الحاصل جب سلطان الشہدا نے شہر کے باہر مقام فرمایا اوسی روز پیش خیمہ آگے بڑھایا اوس وقت افسران لشکر شہریار سلاطین نامدار ترکان جرار اقربای سید سالار مفارقت سے بیقرار ہوے مشاہدۂ جمال جہان آرا کے طلبگار ہوے اختیاری ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑتے ہین ہماری پرورش سے منہ موڑتے ہین ہم حضرت کے ہمراہ ہین حضور ہمارے بادشاہ ہین سلطان کے اسلام کا حال ہمکو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل مین تل گیا غرضکہ سلطان الشہدا نے سبکو ہمراہ لیا صبح مشرق کی طرف کوچ کیا صاحب تاریخ محمودی تحریر فرماتے ہین صحیح خبر سناتے ہین کہ ہر شخص مشاہدہ جمال یوسفی سے شاد تھا صاحب وطن سے آزاد تھا گیارہ ہزار آدمی گھر بار عزیز و اقربا کو چھوڑکر وطن سے منہ موڑکر ہمراہ ہوے مقرب بارگاہ ہوے ادھر فرمان سلطان جب سالار ساہو پاس آیا پہلوان لشکر نے مع ستر معلے آپکو بر سر راہ سلطان الشہدا کے لشکر مین پہونچایا ہر چند کہا سنا کہ چلو کاہیلر مین دل بہلاؤ سلطان الشہدا کو نامنظور ہوا پہلوان لشکر بھی مجبور ہوا کہا ہم بیان کیا بنائینگے تمہارے ہمراہ جائینگے سلطان الشہدا نے جواب دیا ابھی حضور کے ہمراہ جانے مین سلطان کو ملال ہوگا سبکو یہی خیال ہوگا کہ خواجہ احمد وزیر کا کہنا پیش آیا سالار مسعود نے سالار ساہو کو بھی بھڑکایا دونون نے سلطان سے بغاوت کی ہند کی راہ لی حضور فدوی کے ہمراہ تشریف نلیجائین چندے صبر فرمائین فدوی ماموں جان سے بھی وعدہ کر آیا ہے کہ ایکسال کے بعد پلٹ آئیگا مگر فی الحال رفع کلفت و ملال خاطر کے واسطے ضرور جائیگا آخر سالار ساہو نے کاہیلر کے رہنے

مصلحت جانی فرزند مسعود کی صلاح مانی پھر چند امراے نامدار شجاع و جرار آزمودہ کار بہت ہوشیار عزیز و اقربا ہم عمر سید سالار مع گھوڑے اور خزانہ و اسباب ہر قسم کا ہمراہ کیا خود کا بہیر کارستہ لیا وقت رخصت کے حضرت معلی کی بیقراری سے پہلوان لشکر کی گریہ وزاری سے زمین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم مسعود در زبان تھا آنکھون سے بجے خون روان تھا عجب تلاطم برپا تھا ہر شخص مصروف بکا تھا سچ ہے جدائی سخت جگر مین جگر ٹکڑے ہو جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے جب یعقوب نبی سا اس صدمے مین نور بصر کھو بیٹھے یاد دونو چشم مین آنکھون کو رو بیٹھے زندگی وبال ہو غور کیجیے دوسرے کا کیا حال ہو کثرت بکا سے ضیاے چشم مین فتور ہوا نور بصر فراق قرۃ العین مین دور ہوا بیان سلطان الشہدا جام مشاہدہ الٰہی سے سرشار کون مکان سے بے خبر احکام الٰہی سے خبردار جو حکم خدا پاتے عمل مین لاتے یوسف جمال تھے فرشتہ خصال تھے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپ کی شان تھی عقل رسا حیران تھی ظاہر مین ہزارون پرستار زلیخا وار لاکھون خدمتگار جان نثار باطن مین فرشتے تابعدار گوش دل متوجہ الہام پروردگار ظاہرا احکام شریعت مین درست جا در جسپت باطن مین شراب وحدت سے مخمور ما و منی سے دور ظاہر مین مظہر جلال سے احتراز باطن مین عالم صلح جلال و جمال سے ہمراز اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات کو اوصاف باطن سے آراستہ فرمایا تھا مجمع کمالات بنایا تھا القصہ مصائب راہ کے جھیلتے شکار کھیلتے ہند کو روان ہوے کہین تیر سے شکار گرایا کہین باز جرے کو اوڑایا ایک مقام پر نئی بات دکھائی بڑی کرامات دکھائی بازدار نے باز کو اوڑایا شکار تو ہاتھ نہ آیا باز درخت پر بیٹھکر ستانے لگا یہ تانا دکھا کر بلانے لگا۔ سلطان الشہدا بھی درخت کے سایہ مین اوتر کر ٹہلے تھوڑی دیر بہلے پھر مراقبہ فرمایا خزانہ غیب نظر آیا فوراً بیلدارون کو بلایا درخت گرایا چار ہاتھ زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لازوال پائی سبحان اللہ جسکو اللہ تعالےٰ یہ نعمت باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب خیال مین لائے اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستون مین شمار کیا پھر چند سے وہان مقام کیا لشکر ستایا آرام کیا ارکان دولت نے حسب الحکم اوسی خزانے سے تنخواہ ہمیشگی قدیم رفیق ولادرون کو دیا آوردشاہہ تمام لشکر کے بہادرون کو دیا اور فوج جدید نوکر رکھی تنخواہ جانا ہمیشگی عنایت کی پھر ملک نیکبخت کو بلایا یہ فرمایا کہ ہمارے ذاتی خرچ مین ایک حبہ اس خزانہ غیب سے نہ آئے فوج مین صرف کیا جاسے سبحان اللہ بے انتہا صرف فرمایا پھر بھی خزانہ بدستور پایا پھر وہان سے خزانہ لیکر کوچ کیا راہ مین مسافران غریب کو انعام دیا ہر امیر و فقیر سے بخلق محمدی پیش آتے تھے کلمات لطیف و ظریف فرماتے تھے غربا کو نقد دلوانا مسافرون کو کھانا کھلوانا ایک نشہ ایک حیلے سے

حاجت روائے عالم کی منظور تھی ایک مخلوق اس سخاوت وہمت سے مسرور تھی فیض ظاہری و باطنی
سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمدی سے خورسند تھا ہمراہیان جوکی اور علما و فقرا دسترخوان پر خاص
کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے کلمات سلوک وحقانی ونکات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سکو
محبت الہی کا ذوق ہوتا تھا عبادت معبود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب حجرے مین تشریف
لے جاتے تھے اوسوقت میان ابراہیم کہ مزار شریف اونکا قصبہ کنتور مین ہی سراپردہ مین وضو
کو پانی لاتے تھے کوئی اور بار نپاتا تھا اگر دھوکے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ غلبہ مشاہدہ
الہی سے پہچانتے نہ تھے ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد اکبر و اصغر مین قدم
بقدم پیرو رسول خدا تھے ذوق وشوق مشاہدہ الہی مین یکتا تھے اکثر علماے ذی اعتبار مدبران
خوش کردار عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار ہوتا ہی شہریار ہوتا ہی
حضرت ہزارون سوار جرار کے سردار ہین ہمارے شہریار ہین تخت شاہی پر جلوس فرمائین گر سکہ اپنا
چلائین ہرگز قبول نفرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تخت سلطنت ماموں جان کو زیبا ہی اس مور ضعیف
کو خدا نے تنبیہ مشرکان کے واسطے بھیجا ہی کہ ہندونکو رام کرون دعوت اسلام کرون مجھے عشق
معبود بس ہی خرافات عالم فانی کی ہوس ہی اس سرگردانی سے یہی تمنا ہی کہ درجہ شہادت پاؤن
مراد کو پہونچ جاؤن **بیت** مزا جسنے می وحدت کا پایا * غم دنیا و عقبے سب بھولایا * یہ جملہ تو تمام ہوا
اب سنو کہ جب لب دریاے سندہ مقام ہوا امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر نے حسب الحکم پانچہزار سوار
سے شیو پور کا محاصرہ کیا راے ارجن زمیندار کو بھگا دیا اوسکا گھر کھودنے سے دس لاکھ اشرفی
اور اسباب قیمتی ہاتھ آیا اوسے خدمت شریف مین پونہچایا حکم ہوا یہ تمھاری پہلی بسم اللہ ہی اسکو
تم لو صرف کرو پھر کشتیون پر سوار ہوے دریا پار ہوے چندے مقام فرمایا سیر وشکار مین دل بہلایا
ایک روز جشن طرب آراستہ کیا سبکو خلعت فاخرہ دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ ہمین حسب مرضی
خدا کیطرف سے یہ ملک امداد ہوا خواجہ احمد کی حکومت سے جدا ہی عبادت معبود کا مزا ہی ہمارے
تجربے کی بات ہی کہ آدمی جب غیر کا محکوم ہوا مشاہدہ الہی سے محروم ہوا جب یکسوئی ہوجاتی ہی خدا
کی بندگی خوب بن آتی ہی ہمکو ملک سے کیا سرکار ہی محبت الہی درکار ہی پھر ملتان کو کوچ فرمایا شہر کو
آنند دوبارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زمیندار کارہے انگپال نام تھا حلقہ آج مین مقام تھا
وکیل اوسکے حاضر آئے زبانی پیام لائے کہ ملک بیگانے مین بے باکانہ چلے آنا مناسب نہین
بہت زبون ہوگا مفت مین خون ہوگا اب بھی راہ پر آؤ چلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت و انعام دیا

رخصت کرکے یہ جواب پیام دیا ملک خدا کا ہے بندے کا اجارہ کیا ہے ہم آئے جد امجد اسداللہ الغالب علی ابن ابی طالب
مشرکین کو زیر کرکے تہ شمشیر کرکے وحدانیت خدا پر لائے ہین شریعت محمدی کے طریق بتائے ہین
ہم اونھین کی اولاد ہین مستعد جہاد ہین اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہے ورنہ
تیغ تمھارا لشکر ہے خبردار ہو رہو ہوشیار ہو رہو ہم آتے ہین دم مین ظلمت کفر مٹاتے ہین جب وکلانے
راے انگپال کو جواب پیام سنایا وہ غصے مین آیا یہان امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر و امیر
ترکان و امیر تقی و امیر فیروز عمر و ملک احب جیسے مرد جرار آزمودہ کار نے حسب الحکم چند ہزار سوار سے
قصبہ آج کا محاصرہ کیا انگپال کو گھیر لیا پھر بھر جم کر خوب لوہا برسایا خون کا دریا بہایا بہت بیدین
جہنم واصل ہوے غازیون کو بھی رتبے شہادت کے حاصل ہوے آخر کار راے انگپال میدان
سے فرار ہوا ہر مجاہد مال غنیمت پاکر زردار ہوا پھر سلطان الشہدا کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے
خلعت و انعام سے حسب لیاقت آبرو پائی چار مہینے برسات بھر ملتان مین مقام کرکے جاڑون مین
اجودہن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کرلیا یہ نواح بہت آباد و دلکشا تھی خوش آب و ہوا تھی
سال بھر لشکر ستایا پھر دہلی کو کوچ فرمایا

بعد تشریف لانے سلطان الشہدا کے غزنین کا مختصر بیان ہے خواجہ احمد کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے انتقال سلطنت محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی خاندان کی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمود مین خون فشان ہے سوانح غزنین کا یون نوحہ خوان ہے کہ جب سالار مسعود
ہند کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت مین چھوڑ آئے تھے ایک سالار
سیف الدین چھوٹے چچا اور سلطان السلاطین مہی بختیار و سید اعز الدین عزیز و اقربا اور ملک دولت
شہ بندہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب بندہ قدیم پہلوان لشکر معتمد خاص سالار مسعود یہ چار تو عہدہ کے
جلیلہ پر سرفراز تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پر ممتاز تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکا رہنا ناگوار
تھا بڑا خار تھا پہلے میان رجب کو بے اطلاع سلطان جاگیر سے معزول کیا عہدہ نکال لیا جب
سلطان کی ضعیفی مین انتظام سلطنت سے طبیعت گھبرائی تنہائی مین صحبت ملک ایاز کی پسند
آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے یہ پانچون سردار آزردہ ہوکر ہند مین آئے فوج جرار ہمراہ لائے

وہاں خواجہ احمد نے بادشاہ کو انواع واقسام کی ایذا دی زندگی تلخ کی صاحب روضۃ الصفا نے
تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ عاجز آیا قلعہ کالنجر واقع ملک ہند مین خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بنا
امیر خنک میکائیل کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید مین جان دی عدم کی راہ لی اور تاریخ فرشتہ مین
لکھا ہے کہ خواجہ احمد بن حسن میمندی نے اٹھارہ سال وزارت کر کے قلعہ کالنجر مین تیرہ سال قید اوٹھائی
عہد سلطان مسعود مین رہائی پائی بعد ہ وزارت کو پھر انجام دیا سنہ ۴۲۴ ہجری مین انتقال کیا الحاصل بعد
دو سال قبل شہادت سلطان الشہدا کے جب سالار ساہو کا ہیلا مین گھبرا گئے سترک مین تشریف لائے
اوس سال شب پنجشنبہ تیئسویں ۲۳ ربیع الآخر ۴۲۱ ہجری کو پینتیسویں ۳۵ سال جلوس اور تریسٹھ برس کی عمر مین
سلطان محمود کا بعارضہ سل گذرا ارم مسکن ہوا عین بارش مین رات کو قصر فیروزہ غزنین مین مدفن ہوا +

قطعہ تاریخ فارسی			
حضرت محمود غازی غزنوی	واقف اسرار اللہ الصمد	شد بجنت چون سال وفات	زور قم مقبول درگاہ احد ۴۲۱

ایضاً اردو			
جنت کو گئے جو شاہ محمود	غلمان ہے ہو شاہ کے قدم بوس	تاریخ وفات ای عنایت	لکھ مصرعہ حیف واہای افسوس ۴۲۱

تاریخ فیروز شاہی کلان و تاریخ فرشتہ مین تحریر ہے کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین جمال الملت سلطان محمد
چھوٹے فرزند نے گورکان سے آکر حسب وصیت پدر تخت غزنین پر جلوس فرمایا شہاب الدین
جمال الملت سلطان مسعود شہید برادر توام کو رشک آیا عراق سے چڑھ آئے لشکر جرار لائے سپاہ افسران
فوج غزنین کو باطن مین سلطان مسعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے نفاق تھا سلطان محمد کو فوج
نے قید کر کے اندھا کیا سلطان مسعود شہید کو تخت پر بٹھا دیا تھوڑے عرصے مین مسعود شہید نے بندوبست
ملک کا کر کے نمک حراموں کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے پر آئے مسعود شہید
تین شبانہ روز لڑ کر تاب جنگ نہ لائے پسپا غزنین مین آ کر جان بچائی پھر خزانہ لیکر ہند کو بھاگے اوٹھائی
لاہور کی راہ مین رباط مارکلہ یا دریائے جہلم پر غلامان ترکان سندیس نے خزانہ لوٹ کر محمد بصیر سے متفق ہو کر
سلطان کو دغا سے پکڑ لیا پینتالیس ۴۵ برس کے سن مین شہید کیا سلطان محمد بصیر کو دوسری بار تخت پر
بٹھایا نو سال نو ماہ و بروایت بارہ سال مسعود شہید نے سلطنت کر کے چند سے قید اوٹھا کر سنہ ۴۳۱ھ
ہجری مین و بروایت سنہ ۴۳۳ ہجری مین درجۂ شہادت پایا بیان ابو الفتح قطب الملت شہاب الدولہ
امیر مودود بن سلطان مسعود شہادت پدر سے آگاہ ہوئے سنہ ۴۳۲ ہجری مین تخت غزنین پر جلوس
فرما کے بادشاہ ہوئے اوسی سال سلطان محمد بصیر کو مع احمد مخبوط اونکے پسر خفقانی مزاج کے ہلاک کیا

خون پدر کا بدلا لیا اور ترک و غلامان کو گرفتار کیا فی النار کیا اور مودود نے بھی نو سال سلطنت کی ۴۴۱ھ
رجب سنہ ۴۴۱ ہجری مین رحلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چہار سالہ کو ۲۵ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری
مین علی بن ربیع خادم نے بطمع حکمرانی خود تخت پر بٹھایا مگر چھٹے روز غرہ شعبان جمعہ کو ابوالحسن علی بن مسعود نے
باعانت پاستگین حاجب کے اوسے تخت سے اوتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے سنہ ۴۴۳
ہجری مین زین الملت سلطان عبدالرشید بن محمد مکحول و بروایت عبدالرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے
ست سے لڑے فرار ہوے سلطان عبدالرشید ایکسال و بروایت ڈھائی سال سلطنت کر کے
طغرل کافر نعمت غلام سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نو شہزادون کے شہید تیغ آبدار ہوے
آخر ایک ترک محمودی توشتگین نام نے غزنین مین آکر امراے غزنویہ سے ساز کر کے نوروز کے دن
بعد چالیس روز کے عین تخت پر طغرل کا بھی سر اوتارا سزاے نمکحرامی دیکر کتے کی موت مارا پھر جمال الدولہ
فرخ زاد بن مسعود و بروایت فرخ زاد بن سلطان عبدالرشید حکمران ہوے اور چھ سال بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۰ھ
مین راہی گلزار جنان ہوے بعد انکے ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی نے اکتیس سال فرمانروائی
کر کے سنہ ۴۸۱ ہجری مین رحلت کی و بروایت بیالیس سال سنہ ۴۹۲ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ مسعود
بن ابراہیم نے پندرہ سال سنہ ۵۰۸ ہجری تک کامرانی فرمائی بعضون کا قول ہے کہ کمال الدولہ شیرزاد نے
بعد اپنے پدر کے ایک سال سلطنت کر کے سنہ ۵۰۹ ہجری مین اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لڑکر
شہادت پائی اور بعضون نے بعد علاء الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا تین سال
سلطنت فرمانا پھر معز الدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لڑکر ستائیس سال کی عمر مین شہادت پانا تحریر کیا
اور معز الدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری سے جھگڑون مین گرفتار ہوکر قطب الدین غوری کو دختر دیکر بعد قتل کرانے
قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھدیا مگر سیف الدین برادر قطب الدین نے بہرام شاہ کو نکال دیا غزنین
پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے ملکر سیف الدین کو گرفتار کیا روسیاہ کر کے بعد تشہیر کے سر کاٹ لیا
پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو ہند تک
بھگا دیا بہرام شاہ نے پینتیس ۳۵ سال سلطنت کر کے سنہ ۵۴۷ ہجری مین فرزند کے غم مین انتقال کیا
علاء الدین غوری نے غزنین مین جلوس فرمایا اور خسرو شاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنا کر
کسی اور صوبہ پر دخل نپایا سات برس سلطنت کر کے سنہ ۵۵۵ ہجری مین رحلت کی پھر خسرو ملک بن
خسرو شاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اکثر صوبجات آبا و اجداد اپنے پر قبضہ کیا مگر شہاب الدین
محمد غوری نے چوتھے حملے مین بعد اٹھائیس سال کے فریب سے قابو مین لاکر سنہ ۵۸۲ ہجری مین

لاہور بھی لیلیا اب خاندان غزنین کا قصہ تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدا سے ۳۶۶ھ سے انتہا ۵۸۳ھ ہجری دو سو سترہ سال تک اٹھارہ بادشاہان خاندان غزنین سے تا طغرل سلطنت فرمائی بعد غوریون کی نوبت آئی غرضکہ جب سے سلطان الشہدا نے غزنین کو ترک فرمایا ایک نہ ایک فتور برپا رہا آخر زوال آیا اور بعض ناواقف سلطان مسعود شہید کا نام تواریخ مین دیکھکر سالار مسعود غازی جانتے ہین شہید سالار کہکر مانتے ہین یا اونکے خیال خام ہین وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصہ رب الانام ہین اونکی ۹ سال صرف غزنین کی بادشاہی ہی فرمان روائی رہی یہان سلطان الشہدا ایک عالم کے ظاہر و باطن مین شہنشاہ ہین شہیدون کے جاے پناہ ہین حشر تک نام روشن رہیگا مزار شہید رشک بہشت گلشن رہیگا

سلطان الشہدا کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھہ کی راہ سے قنوج جانا

شہسواران لشکر اسلام نقارۂ فتح دہلی پر قلم کی چوب لگاتے ہین صریر خامہ سے یون صداے شادیانہ سناتے ہین کہ اوس زمانے مین راے مہپال دہلی کا شہریار تھا صاحب فیل و جرار تھا یہانتک کہ سلطان محمود و سالار ساہو نے جب لاہور کو دار الاسلام کیا دہلی کا حوصلہ نہ پڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہدا نے سیر کنان قریب دہلی کے پڑاؤ کیا اودہر راے مہپال نے فوج کا جماؤ کیا دونون لشکر مین چند کوس کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجادلہ تھا شام کو پڑاؤ پر جاتے تھے صبح لڑنے آتے تھے بعد ایک ماہ و چند روز کے سلطان الشہدا نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فوراً ہرکارون نے یہ خبر دی کہ سلطان السلاطین میر بختیار و سالار سیف الدین و میر سید اعز الدین عرف میر سید عرب و ملک دولت شہ و میان رجب خواجہ احمد بن حسن میمندی کی شرارت سے روزگار ترک کرکے فوج جرار غزنین سے لائے اتنے مین سب سردار سامنے آئے سلطان الشہدا کے چہرۂ مبارک پر بحالی آئی فوج مہپال پر اوداسی چھائی پاے ثبات میدان سے اوکھڑ گئے زندہ درگور ہوکر زمین مین گڑ گئے منہ نوچنے لگے راہ گریز سوچنے لگے غرضکہ چالیسوین روز ہر دو لشکر میدان مین آئے اور سلطان الشہدا شرف الملک کے ساتھ خیمے کے باہر تشریف لائے راے گوپال پسر راے مہپال بدخصال گھوڑا اوٹھاکر سامنے آیا حضرت پر گرز لگایا بینی مبارک کو زخمی کرکے دو دندان مبارک کو شہید کیا شرف الملک نے گوپال کو تلوار سے فوراً مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال مین نہ لائے رومال زخم پر باندھکر میدان مین آئے بڑی گھمسور لڑائی ہوئی صفون کی صفائی ہوئی بہت سنگ دلون نے جہنم کا راستہ لیا اہل اسلام نے بھی جام شہادت

دیا دوسرے روز جب نقارہ جنگی پر چوب لگائی میر سید اعزالدین نے تیر کے کا پھل گردن پر کھا کر شہادت
پائی سلطان الشہدا کو بڑا ملال ہوا صدمہ کمال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگ لی شجاعت کی داد دی غنیم پر
دھاوا کیا چار طرف سے گھیر لیا مخالفین تاب مقابلہ نہ لا سکے بھاگ گئے نظر آئے سنگدل بت پرستون
نے پہاڑون کی راہ لی پتھرون کی پناہ لی عقلون پر پتھر پڑے آنکھین پتھرائین فرسنگون بھاگے
جا بجا ہمتین گنوائین سر تابی کی سزا ملی دیبی کی مورت سے بھی نہ اس پتھر دل کی دوا ملی ضرب سنگین شمشیرون سے
خاک مین ملکر برابر ہوگئے سنگ تربت چھاتیون کے پتھر ہوگئے گرہرے مہپال اور سری پال اوسکے
بیٹے نے منہ نہ موڑا میدان نہ چھوڑا ہمراہیون نے کہا لڑائی بگڑ گئی بھاگ چلیے گئی فوج کے چھکے چھوٹ گئے
تھک تھک ٹوٹ گئے پھر چلو آگے چلائے دیکھ لینگے اگرچہ زندہ ہین ایک کو بھی زندہ جانے نہ دینگے جواب دیا
کہ ہم میدان چھوڑ کر کہان جا سکینگے بھاگ کر کسے منہ دکھا سکینگے القصہ وہ تو پنجہ قضا مین گرفتار تھے جہنم کے
سزاوار تھے دونون مارے گئے سزا کو پہنچے گئے چالیس روز کے بعد دہلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار
لیا افسران فوج عرض پیرا ہوئے کہ تخت دہلی پر جلوس فرمائیے سکہ چلائیے حضرت نے تخت نشینی سے
انکار کیا پھر میر سید اعزالدین کو دفن کر کے مقبرہ عالیشان بنوایا مجاور مامور ہوئے فاتحہ و خیرات بدستور
ہوئے اور میر بایزید جعفر کو تین ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھ ہزار سوار اور نوکر لازم کر کے دہلی کا انتظام کرو
عدل و انصاف سے کام کرو کہ خلقت خدا آرام پائے شکر نعمت بجا لائے اور میان رجب کو بوجہ تند مزاج
ہونے کے کوتوالی دی بہت مہربانی کی چھ مہینے دہلی مین مقام کیا سب طرح کا انتظام کیا بعد ۶ مہینے کے اتوار کے
روز میرٹھ کی راہ لی حکام میرٹھ نے جان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیر اونکی نذر لیکر استقبال کو آئے
عرضداشت دیکر بعد ثنا و صفت یہ زبان پر لائے کہ یہ ملک سرکار کا ہے ہر حاکم فرمانبردار ہے حضرت نے ہمکو سرفراز
فرمایا ممتاز فرمایا حضرت اونکی آدمیت سے شاد ہوئے سفیرون کو خلعت امداد ہوئے حکام کی تاج بخشی
فرما کر قنوج کو کوچ فرمایا سفیر راجہ قنوج کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ لشکر کا ورود ہوا راجہ بھی مع
اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا شرط مہربانی ادا کی صفت و ثنا کی اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہین
بندۂ بیدام ہین جب سلطان محمود کے خوف سے ہمپر تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کر کے
یہ ریاست دلوائی حضرت نے راجہ کی آبرو بڑھائی مہربانی قبول فرمائی دونون کو اسپ و خلعت
عطا کیے جواہر گران بہا دیے پھر کشتیون پر سوار ہوکر دریا پار آئے قنوج مین تشریف لائے راجہ
دس گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے برابر بٹھایا پھر خلعت رخصتی مع گھوڑا عنایت کیا

سلطان الشہدا کا ستر کھہ مین تشریف لانا رفیقون کو صوبجات پر مامور فرمانا مہی بختیار کی شہادت حجام کی شرارت ناخنگیر زہر آلودہ نذر لانا حضرت کا صدمہ اوٹھانا پھر ستر معلے کا اس رنج سے کاہیلر مین رحلت فرمانا لاش غزنین جانا

سلطان الشہدا بعد چند روز کے روبمنزل ہوے دس دن مین براہ ملیح آباد ستر کھہ داخل ہوے اوس زمانے مین ستر کھہ و بہرائچ بہت آباد ناقوس نوازی کی کثرت تا ف ہند مشہور تھا سیکڑون مندر ہزار ہا بندرا ور لنگور تھا سلطان الشہدا کو آب وہوا یہان کی پسند آئی شکار گاہ معقول پائی ستر کھہ مین مقام کیا جا بجا فوج بھیجنے کا انتظام کیا سالار سیف الدین و میان رجب کو توال کو بہرائچ روانہ کیا اوس بیٹے کو بجاے پدر عہدہ کوتوالی دیا یہ لڑکا اگرچہ عمر مین کم تھا مگر ارسطو زمان فخر رستم تھا جب دونون افسر بہرائچ آسے لئے غلہ بنایا سخت گھبراے حضرت کو عرضداشت کی قحط غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تمام ش نام چودہری سہ ہرا ور بزہر نام چودھری ایبٹھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم بفراغت کھیتی کرو جو احتیاج ہو سرکار سے لو تقاوی دو اور کچھہ نقد ہم سے لیجاو غلہ بہرائچ پونہچاو سب نے عرض کی ہم پہلے غلہ لے آوینگے پھر روپیہ لیجاوینگے حضرت نے عطر و پان خلعت و انعام دیکر رخصت کیا اور زر نقد پیشگی مرحمت کرکے کہدیا غلہ جلد لانا دیر نہ لگانا اور ملک فیروز عمر کو گذر سرو بیاس پر روانہ کیا غلہ رسانی بہرائچ کا حکم دیا پھر سلطان السلاطین مہی بختیار کو نائب کرکے ملک فرودست کی حکومت دی یہ نصیحت کی کہ جان جانا خلق محمدی سے پیش آنا پہلے گمراہون کو سمجھانا صراط المستقیم پر لگانا اگر راہ پر آئین امان پائین اور جو نہ مانین برا جانین فوراً جہاد کرنا تباہ و برباد کرنا جاؤ خدا نگہبان ہے ہم بنظر آخری ملاقات کا سامان ہے یہ فرماکر سینے سے لپٹا لیا گلے لگا لیا زار زار رونے لگے بے قرار ہونے لگے فرمایا کہا سنا معاف فرمائیے دل کو صاف فرمائیے اوس وقت لشکر مین ایک شور بپا تھا مہی بختیار کی رخصت کا غل مچا تھا سبحان اللہ کیا خاصان خدا تھے اوسکی راہ مین فدا تھے ظلمت جہالت ہند سے مٹائی اپنی جان گنوائی القصہ مہی بختیار نے اکثر ملک فرودست کو فتح کیا شہر کا نورمین شربت شہادت پیا مزار آپ کا کانور مین مشہور ہے رحمت خدا کا ظہور ہے حاجتمند چادرین چڑھاتے ہین بذریعہ روح پر فتوح خدا سے مرادین پاتے ہین سلطان الشہدا نے جب خبر شہادت پائی صف ماتم بچھائی چندے گریہ وزاری سے سروکار رہا تمام لشکر سوگوار رہا اور امیر حسن عرب بہوبہ مین مامور ہوے

میر سید علی ہمردف سید اعز الدین گوپاموی مین آٹے لال پیر مشہور ہوے اور سید ملک آدم غازی اللہ کے
ولی حضرت کے ارشاد سے لکھنؤ مین جہاد کیا قریب بازار راجہ کے سجتیا باغ مین خانہ مرقد آباد کیا
اور ملک فیض کو بنارس بہیا اور بدولت سترکہہ کا انتظام کیا ایک روز دو سفیر راجایان کڑہ مانک پور دو زین
و بند لگام یہ سحر زدہ لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابون مین مسطور ہے جب سے یہ ملک معمور ہے کسی
غیر ملک کا تاجدار آیا نہین مسلمانون نے دخل پایا نہین سکندر رومی نے البتہ حوصلہ کیا پھر کچھ سمجھ کر چھوڑ دیا
قنوج پر لڑائی ہوئی فتح کیا گیا ہندی سے صلح کر کے خراج لیا سلطان محمود نے اجمیر گجرات قنوج تک صاف کیا
اس ملک کو معاف کیا تم کیسے بے باکانہ چلے آئے کچھ خوف دل مین نہ لائے ہمکو تمہاری بزرگ زادگی کا
خیال ہے فقط یہ ملال ہے کہ تمہے سالار ساہو کا نام ہے تو یہ تمہارے قصہ تمام ہے ہم نو لاکھ تلوار کے مختار ہین
سوا ہمارے یہان اور بڑے بڑے سردار ہین ہمکو بس بتاؤ چلے جاؤ یہ سنکر حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا زین
و لگام اپنی لیجاؤ سحر و جادو کسی اور کو دکھاؤ اگر تم قاصد ہو کر نہ آتے بے ادبی کی سزا پاتے یہ ملک خدا ہے جسکی تلوار ہے
قبضہ اوسیکا ہے **بیت** عروس ملک کسی در کنار گیرد چست — کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار دہد — ہم یہان کچھ سیر کو
نہین آئے ہین جہاد پر قدم ہمت جمائے ہین یہان دین محمدی کو رواج دینگے تمسے جزیہ و خراج لینگے آتش کفر
کو بجھا دینگے اسلام کا ڈنکہ بجا دینگے **بیت** اگر مرد ہستی بمیدان درآ — زما ہر کرا ملک بخشد خدا
قاصد پھر آیا مخالفون کو سنایا کہ یہ لڑکا اگرچہ خورد سال ہے مگر جری کمال ہے تیور بے ڈھب ہین لشکری غضب
ہین تمہاری نو لاکھ فوج سے نہ ڈرینگے دم مین فتح کرینگے یہ سنکر وہ حیران ہوے سراسیمہ و پریشان ہوے
ایک حجام بولا کیون خوف کہاتے ہو ڈرے جاتے ہو یہ کون بڑا کام ہے ایک ناخنگیر سے ترکی تمام ہے غرضکہ
حجام نے شہادت سلطان الشہدا کا بیڑا اوٹھا کر سو اشرفی انعام پایا ناخنگیر زہر آلودہ بنا کر نذر لایا حضرت نے
فرمایا تو کون ہے کہان سے آیا کہا قدیم سے مسلمانون کا میراثی کہلاتا ہون اب سنگدیونکی چوٹی پکڑ کر
مونڈ کہاتا ہون چوٹی اونکی غلام کے ہات مین ہے ہر وقت مونڈنے کی گہات مین ہے جب موقع پاکر فصد کرتا ہون
چوٹی پکڑ کر چاند رگڑ کر کچھ لے ہی مرتا ہون حضور مین روزگار کو آیا ہون ناخنگیر نذر کو لایا ہون حضرت نے
ناخنگیر کو لے لیا دو اشرفی دیکر رخصت کیا وہ خوش خوش گھر آیا اپنے نزدیک کام کر آیا حضرت نے ایک روز
اوس سے اوسنے ہاتھ کے ناخن پر لگایا بڑا صدمہ اوٹھایا اونگلی ہل گئی تیزی سے کھال چھل گئی چہرہ زرد جسم
پسینے مین تر ہوا زہر کارگر ہوا ضبط کیا نہو سکا لیٹتے ہی غش آیا لوگون نے زہر مہرہ پلایا امیران لشکر گرد
پھرتے تھے زمین پر گرتے تھے جان و دل سے نثار تھے نہایت سوگوار تھے لشکر مین حشر بپا تھا ہر شخص
مصروف بکا تھا کچھ دیر کے بعد سمیت زایل ہوئی صحت حاصل ہوئی غسل کر کے صدقہ دیا دیوان عام

مین جلوس کیا لشکر مین جان تازہ آئی سر نو زندگی پائی الله الله مصور ازل نے عجب حسن و جمال فہم و فراست
باکمال صفات صوری و معنوی سے آراستہ کرکے اخلاق محمدی سے پیراستہ کرکے دولت سرمدی عطا فرمائی
تھی یہ تصویر دست قدرت سے بناکر صنعت دکھائی تھی آپ اپنے عہد مین لاثانی تھے حیران بہزاد و مانی تھے
اوسپر سنکر ان نگو نسار کور باطن بد اطوار یہ جمال جہان آرا دیکھکر ولایت پر ایمان نہ لائے بمصداق
مَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ برسر مقابلہ آئے خَتَمَ اللهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
اونکے سب حال تھا ہر کور باطن بد خصال تھا صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین اپنی داستان
سناتے ہین کہ ایکبار ابتداے عالم سلوک مین مجھے جلوہ جہان آرا نظر آیا چار سال دل کو بیقرار پایا
جب حضوری دوام حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن مین کوئی شے عشق معبود
حقیقی کے برابر نپائی وہ خوب ماہر ہے جسے یہ نعمت ہاتھ آئی **قطعہ** زین نکتہ خبر از دل بے ذوق
چہ جوئید ۞ در عالم معنی ز کجا ئید بگوئید ۞ سرمایۂ عمر است ہمین عشق درین دہر ۞ گر عشق ندارید چہ دارید
بگوئید ۞ قصہ مختصر ملک نوگیر مین بدعملی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً امراے نامدار اطراف
دیار کو فرمان تحریر فرمائے شتر سوار بھجوائے مفصل حال لکھدیا غسل صحت سے آگاہ کیا پھر بدستخط خاص
سالار ساہو کو کیفیت مفصل تحریر کی اوس وقت عمر شریف پندرہ[15] برس کی تھی قاصد کا ہیل مین آیا صحت نامہ
لایا پہلوان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت ستر معلے کا عجب حال ہوا محبت
فرزند دلبند مین دل طپان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار خطر خطر ہو جاتی تھین پچھاڑین کھاتی تھین غش پر
غش آتے تھے سالار ساہو سمجھاتے تھے بی بی شکر کی جا ہے صدقہ دینار وا ہے خدا نے جان بچائی
آپ نے صحت کی خبر پائی جواب مین یہ فرماتی تھین رو کر سناتی تھین کیا کرون دل اوچھلتا ہے کوئی
کلیجہ ملتا ہے بے دیکھے آرام نپاؤنگی اسی صدمے مین مرجاؤنگی آخرش بارھوین[12] روز صدمۂ فراق دلبند
مین جان دی سنہ ۴۲۲ہجری مین دنیا سے رحلت کی **قطعۂ تاریخ وفات حضرت ستر معلےا**
جنت مین گئین عفیفۂ دہر حوران جنان ہمین فدا ہوئیں ہجری تاریخ ہاتف غیب بولا افسوس آہ افسوس
سالار ساہو نے بڑا غم کیا سخت ماتم کیا پھر جنازہ غزنین بھجوایا خود ستر کھہ مین قدم رنجہ فرمایا سلطان الشہدا
کا ستر کھہ مین خبر وفات ستر معلے کی سنکر دل گھبرانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا خون دل نے جوش کیا
محبت مادری نے بیہوش کیا غش پر غش آتے تھے پچھاڑین کھاتے تھے خواب و خور حرام تھا گریہ و زاری
سے کام تھا ہر دم ستر معلے کا نام ورد زبان تھا لب پر نالہ و فغان تھا جب بیتابی سے گھبراتے تھے
یہ فرماتے تھے مخدومۂ عالم نے ہماری بیماری سنکر جان دی مجھے خبر بھی نکی اب ہر دم میرے ناز

کون اوٹھائیگا دست شفقت سینہ پر پھرائیگا مجکو اے چرخ نیلی لباس نے روز سیاہ دکھایا غربت مین یسیر بنایا اب دنیا سے دل سیر ہے موت مین کیا دیر ہے ایسے کلام دردانگیز فرماتے تھے کہ سینے والون کے سینے کلیجے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے ؎

نوحہ ماتم مستزاد

روروکے یہ فرماتے تھے خود سید سالار ای مادر غمخوار
سر سے مرے سایہ اوٹھا اب آپکا یکبار ای مادر غمخوار

تکلیف مری سنکے تمھین تاب نہ آئی کیون جان گنوائی
اب آپکے ماتم مین مری زیست ہے دشوار ای مادر غمخوار

افسوس کہ غزنین کو گئی لاش تمھاری باگریہ وزاری
مین دیکھنے پایا بھی نہین آپکا دیدار ای مادر غمخوار

خادم کی مصیبت سے تمھین کچھ بھی خبر ہے کیا حال بسر ہے
بیتابی سے سر مارتا ہون سنگ سے ہربار ای مادر غمخوار

اب کون مجھے پیار سے فرزند کہے گا اور ناز سہے گا
ماں کہکے پکاریگا کسے آپ کا دلدار ای مادر غمخوار

مانگیگا بھلا کون مری فتح کی منت خالق سے بمنت
اب کون کہیگا مجھے فرزند خوش اطوار ای مادر غمخوار

مین زندہ رہا آپنے جان اپنی گنوائی کیا دلمین سمائی
بن ماں کے مرے ہونیسے شادان ہے کفار ای مادر غمخوار

دنیا مین میسر نہین ہونیکی زیارت ای صاحب عفت
اب روز قیامت پہ گیا آپکا دیدار ای مادر غمخوار

بچپن سے رہا سر پہ مرے آپکا سایہ یا باپ کا سایہ
اب کوئی بھی یاور نہین جز خالق غفار ای مادر غمخوار

اشرار کے نرغہ مین مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہے واللہ
آباد کیا آپنے فردوس کا گلزار ای مادر غمخوار

کانٹا جو مرے گڑتا تھا آپ ہوتی تھین بیچین مخدومہ کونین
اب دیکھیے اس غم مین مری چشم ہے خونبار ای مادر غمخوار

اس غم سے جگر چاک ہے مجروح ہے سینہ دشوار ہے جینا
یان کون محبت سے کریگا مجھے اب پیار ای مادر غمخوار

کس منہ سے عنایت کہی اس غم کی حکایت فرماتے تھے حضرت
اک غم کا ہوا تیر کلیجے سے مرے پار ای مادر غمخوار

اب سالار ساہو کو ستر کھہ کا سفر ہے لشکر مخالف زیر وزبر ہے کڑہ مانک پور کی جنگ سخت کا بیان ہے سلطان الشہدا کے شیر مارنیکی داستان ہے پھر بہرائچ آنا غنیم کا بھاگ جانا

نیزہ قلم میدان رزم کڑہ مانک پور مین علم ہے مرأت مسعودی مین رقم ہے جب سالار ساہو صدمہ ملال سلطان الشہدا اسکے ستر کھہ مین آئے سالار مسعود استقبال کرکے دولت سرا مین لائے جشن شاہانہ تین شبانہ روز تک ترتیب دیا سامان نشاط مہیا کیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوئے خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوئے سرحد کے افسرون نے لشکر کے بہادرون نے تقویت پائی مخالفون پ

خرابی آئی جنگ [illegible] کے بعد ملک فیروز شاہ [illegible] [illegible] [illegible] دوست [illegible] خواہ [illegible]
دو چار دو گروہ رایان کرا و مانک پور اطراف سے آئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] حجام
بد انجام جسنے قتل کا بیڑا اوٹھایا تھا ناخن کیر پر زہر لگایا تھا سلطان الشہدا سے دو کی جان [illegible] فرمائی
سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
پھر [illegible] سے لفافہ کھل گیا راز مخفی پایہ فہم میں آیا [illegible] رایان کرا و مانک پور نے اس مضمون کے
لکھے تھے رایان نواحی بہرائچ کو نبشتے تھے کہ مسلمانوں نے تنگ کیا ملک چھین لیا اگر تم اور ہم
ملجائیں شاید فتح پائیں پہلوان لشکر جلد [illegible] کرے اور مانک پور میں تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے ور
کہ دونوں مردود بڑے غافل بے وقوف ہیں دختر و پسر کی شادی میں مصروف ہیں جنگ کا خیال نہیں
فکر مآل نہیں سالار ساہو شبا شب کوچ کرکے جب قریب آئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے
کڑے کو اک کر حلقہ کیا دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر جا پڑے خوب لڑے دونوں
گرفتار ہوے ذلیل و خوار ہوے ہتھکڑی ڈالکر کڑے مانک پور سے نکال کر ستر کھہ کو چالان کیا کڑے
مانک پور کو لوٹ کر ویران کیا خزانہ بیشمار پایا ہر لشکری لونڈی و غلام باندہ لایا یہان سالار مسعود نے
قیدیون کو بہرائچ بھیجدیا سالار سیف الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے ملک عبد اللہ کو کڑے کا
حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا خود ستر کھہ مین آئے سجدہ شکر کا بجالائے اس معرکے مین
مخالفون کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا متفق ہوکر بہرائچ کا محاصرہ کیا سالار سیف الدین کو گھیر لیا ادھر
سلطان الشہدا اور سالار ساہو شکار کو سوار ہوے بعد نماز ظہر سلطان الشہدا تنہا شیر سے دو چار ہوے وہ
پہلے درخت کی جھاڑی مین غرایا پھر تڑپ کر سامنے آیا اسد اللہ کے پوتے پر وار کیا آپ نے خالی دیا
پھر ڈپٹ کر للکارا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سنکر شکر کا سجدہ کیا مکان پر آکر صدقہ دیا
اوسی رات کو بہرائچ سے سالار سیف الدین کی عرضداشت آئی شورش غنیم کی خبر پائی سلطان الشہدا
پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوے مقابلے پر طیار ہوے آپ نے منع کیا سینے سے
لگا لیا فرمایا تو میری جان ہے پدر ضعیف چند روز کا مہمان ہے عمر آخر ہوئی وقت رحلت قریب آیا ہے زندگی سے
جی گھبرایا ہے اس وقت مین میری جدائی گوارہ نکر و جگر پارہ سلطان الشہدا بھی رونے لگے پدر ضعیف پر
نثار ہونے لگے کہا فی الحال رخصت دیجیے اجازت دیجیے چند سے شکار مین دل بہلاؤنگا پھر چلا آؤنگا
اور حال غیب سے آگاہ تھے کہ آخری دیدار ہے یہی مشیت پروردگار ہے غرضکہ بجد ذکر ستر ہوین شعبان
سنہ ۴۲۳ ہجری مین بہرائچ آئے اعدا تاب مقابلہ نہ لائے نو کو دم فرار ہوے حضرت مصروف سیر و شکار

ہوئے جب تالاب سورج کنڈ پر جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین مین بڑے وطن ہی ہمارا بھی مدفن ہی یہ سورج کنڈ بڑا پرستش کا مقام تھا بالارک تصویر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سورج کنڈ کے کنارے پر یہ سورج مکھی حجی تھی بہرائچ کو اوسیکے نام سے بسایا تھا معبد اپنا بنایا تھا سورج گہن سے روز مشرق و مغرب کے ہنود سردار بڑے مہنت زنار دار جماعت کثیر مرد و عورت جوان و پیر صبح سے شام تک پرستش کرتے تھے اوسی پتھر پر ناک رگڑتے تھے یکشنبہ کو بڑا اژدحام ہوتا تھا خلائق کا کثرت سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہدا یہ حال دیکھکر فرماتے تھے یارون کو سناتے تھے کہ جب ہم یہان اسلام جاری کرینگے سب اطاعت ہماری کرین گے

نمونہ محشر رحلت پہلوان لشکر پھر سلطان الشہدا کا خواب مین شہادت کی بشارت پانا سیر دنیا سے سیر ہو جانا

خانہ سیاہ لباس خونابہ دل بہاتا ہی مرثیہ غم و سوز ماتم یون سناتا ہی کہ پہلوان لشکر کو مفارقت فرزند نے ایسا ستایا پندرہوین شوال کو روتے روتے درد سر ہو آیا یارون سے وصیت کی ستر کھہ مین دفن کرنیکی اجازت دی پھر چھبیسوین[۲۵] شوال [۴۲۳] سنہ ہجری کو درد سر مین رحلت کی مولف نے یہ تاریخ لکھدی

قطعہ تاریخ وفات

حضرت ساہو سپہر کمال	شد فنا فی اللہ در راہ خدا	سال تاریخش عنایت وقت گفت	گفت ساہو طالب اللہ لقا

بہرائچ مین قاصد آیا عبد الملک فیروز کی عرضداشت لایا معظم خان و شرف الملک و نظام الملک و ظہیر الملک و عین الملک و ملک نیکبخت نے پہلے مصلحتاً چھپایا پھر باہم کہا ہو کہ یہ حادثہ سلطان الشہدا کو سنایا حضرت سلطان الشہدا کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری کے لکھنے سے قلم کے جگر مین شگاف ہی صریر خامہ مین صدائے آہ صاف ہی ایک حشر عظیم بپا تھا واحسرتا کا شور مچا تھا حضرت پچھاڑین کھاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ خواجہ احمد کی شرارت سے ہم جلاوطن ہوئے گرفتار رنج و محن ہوئے کا ہیلر مین والدہ ماجدہ نے رحلت پائی والد ماجد کو ستر کھہ کی زمین پسند آئی ہمکو نرغہ اشرار مین دشت پر خار مین چھوڑ گئے خود دنیا سے منہ موڑ گئے کاش اس وقت غزنین مین اپنے اقربا پاس ہوتا تو اپنی بیتی پر نہ روتا اب کون مصیبت مین دلداری کرے گا دست شفقت سر پر دہرے گا میرے پسینے پر کون خون گرائیگا سینے سے لگائیگا بابا جان کہکے کس سے کلام کرونگا ستر کھہ مین جاکر کسے سلام کرون گا ہان زیارت مزار ہی جس سے دل فگار ہی جنگ مین مددگار کا سہارا نہ رہا کوئی بزرگ ہمارا نہ رہا پھر کلیجہ تھام کر پچھاڑین کھانے لگے

رو رو کر یہ فرمانے لگے ماتم نامہ

قبلۂ بحر و بر کا ماتم ہے	کعبۂ خشک و تر کا ماتم ہے	مجھ سے جو جان و دل سے عاشق تھا	اوسی سینہ سپر کا ماتم ہے
نعش میں ہو رہا ہے حشر بپا	آج بھرے پدر کا ماتم ہے	شاہ ہے جسنے شرک دور کیا	اوس مجاہد بشر کا ماتم ہے
کیوں نہ سر پیٹوں صدمہ اٹھنے	بیت و در و سر کا ماتم ہے	خاک سر پر نہ کیوں اڑاؤن میان	پدر نامور کا ماتم ہے
تھا جو سردار لشکر اسلام	اوس فرشتہ سیر کا ماتم ہے	غم کا اک ابر دل پہ چھایا ہے	شہ والا گہر کا ماتم ہے
تھا جہان جسکے نور سے روشن	اوسی رشک قمر کا ماتم ہے	جسنے شیر و شکار سے آب کیا	آج اوس شیر نر کا ماتم ہے
	فاتحہ خیر کا پڑھو یارو	[illegible] ماتم ہے	

دس روز تک یہی حال رہا صدمہ کمال رہا کھانا پینا حرام تھا بڑا کہرام تھا لشکر مین حشر بپا تھا کہرام مچا تھا گیارہوین دن ارکان دولت نے سمجھایا اور عرض کیا کہ [illegible] اوسکی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمایئے انتظام ملک مین دل بہلایئے ورنہ یہ کارخانہ درہم برہم ہو جائیگا تعجب نہ آیئگا اس عرصہ مین دردولت خاص پر مجمع عام ہوا خلقت کا ازدحام ہوا حضرت [illegible] آپ ممبر بلند پر جلوہ فرمایا لوگون کو مخاطب ہو کر یہ فرمایا یارو تمھارے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا نامد برین کو بسایا اب تمکو اختیار ہے ہر سردار اپنے کام کا مختار ہے جسکو لائق پاؤ افسر بناؤ مجھکو موضعیت کو ایک گوشہ بس ہے عبادت معبود کی ہوس ہے ریاست سے بیزار ہون محبت خدا کا طلبگار ہون میری التماس دست بستہ قبول کرو مجھے اس بار عظیم کی تکلیف ندو مین تمھارا ممنون احسان ہون دو چار دن کا مہمان ہون پھر اپنی بھی وہی راہ ہے فردوس آرامگاہ ہے یہ کہکر زار زار رونے لگے ارکان دولت نثار ہونے لگے سب نے بآواز بلند شور مچایا دست بستہ ہو کر سنایا کہ ہم تابعدار جان نثار ہین حضرت ہمیشہ سے ہمارے سردار ہین ہم آپسا عادل خدا دوست کہان پاینگے جسے سردار بنائینگے یہ کہکر پہلے سالار سیف الدین نے نذر دکھائی پھر باری باری سب کی نوبت آئی اوسیوقت عبدالملک فیروز کو حاکم ستر کھہ کا کرکے خلعت سرو پا مع اسپ و شمشیر روانہ کیا ایک تسلی نامہ لکھدیا پھر تمام امراے نامدار اطراف دیار کے نام فرمان صادر فرمائے خلعت ماتمی بھجوائے پہلوان لشکر کے مزار پر صدہا قرآن خوان مامور کیے محتاجون کو صدقے دیے خود انتظام بہرائچ مین دل بہلانے لگے سیر و شکار کو جانے لگے اکثر فرماتے تھے یارونکو سناتے تھے کہ ہم جبسے ہند مین آئے ہزارون صدمے اوٹھائے اور بہرائچ مین اگرچہ جنگل ویرانہ ہے زاغ و بوم کا آشیانہ ہے مگر طبیعت بہل جاتی ہے اس زمین سے بوے اخلاص آتی ہے حاضرین طرز کلام سے پہچان گئے خلاصہ مطلب جان گئے کہ ہمکو بہرائچ کا ہی سناتے ہین درپردہ وصیت فرماتے ہین اوس وقت فورا بات کو ٹال دیا اور طرز پر

کلام کیا مگر روز بروز شوق وصال الٰہی بڑھتا جاتا تھا کاروبار دنیا سے دل گھبراتا تھا القصہ اسیطرح
تین مہینے شادی غم تمامین گذرے محرم کا مہینا آیا آپ نے آغاز سال کا جشن ترتیب فرمایا ارکان
دولت کو خلعت وخدمات سے سرفراز کیا محتاجون کو زر نقد دیا اور خود وضو کرکے حجرے مین قدم رنجہ
فرمایا عبادت الٰہی مین سر جھکایا پڑھتے پڑھتے غافل ہوگئے آنکھ لگ گئی جانماز پر سو گئے خواب
مین سالار ساہو کو مع لشکر لب دریاے گنگ پایا شادی کا ڈھنگ پایا محفل طرب آراستہ فرش بچھا تھا
سامان بزم طرب مہیا تھا جناب ستر معلےٰ کے ہاتھ مین پھولون کا ہار تھا آمد فرزند کا انتظار تھا
سلطان الشہدا کو دیکھکر سینے سے لگا لیا ہار گلے مین ڈال دیا فرمایا تیری شادی کا سامان طیار ہی
فقط تمھارے آنے کا انتظار ہی آتے مین لشکر کی آواز سے بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے
وضو کرکے بعد فراغ نماز دیوان عام مین جلوس فرمایا فقرا و علما کو خواب سنایا عالمون نے تعبیر کی کتاب
مین سترہوین باب مین کیفیت خواب تحریر پائی اور یہ تعبیر پائی جسکو ایسا خواب نظر آئیگا جلد رتبۂ شہادت
پائیگا یہ سنکر حضرت کا چہرہ بحال ہوا رفع ملال ہوا فرمایا فضل الٰہی شامل حال ہی اب معبود حقیقی کا
وصال ہی پروردگار ہمکو اور ہمارے سب دوستون کو اس رتبے سے سرفراز فرماے میر آتش
اسد اللہ الغالب سے ممتاز فرماے

اب ہنود بہرائچ سے سخت لڑائی ہی اکیس تاجداران ہند سے دریاے تھلا پر صف آرائی ہی پھر فتح پانا باغ لگانا اور راے جوگیداس والی جوالا و گوبند داس کا آدمیت سے پیش آنا قاصد بھیجکر اطاعت مین سر جھکانا

دوسرے روز وکیل راجایان بہرائچ کا ملک حیدر کے ساتھ حضور مین آیا اس مضمون کا عریضہ لایا
کہ آپ نے اس ولایت مین آنا جانا مگر تیغ ہندی کا لوہا نہ پہچانا للہ اپنی فوج پر رحم فرماؤ سیدھے
چلے جاؤ حضرت نے جمعیت فوج کا استفسار کیا اوسنے اکیس تاجدارون کا نام لیا کہ راے رب
و راے سائب و ارجن و بہگن و گنگ و کلیان و مکرو و شنکر و کرن و بیربل و اجے پال
و سری پال و ہرپال و ہرکرن و ہرگہو و نرہر و رجو دہاری و نراین و دتو و نرسنگہ سہا ہین مین کئی
لاکھ سوار جنگ پر آمادہ ہین بیشمار پیادہ ہین حضرت نے ملک نیکدل کو مع سات آدمی کے ہمراہ
قاصد کے کیا یہ حکم دیا کہ خود جاکر جواب خط کا زبانی سناؤ حقیقت جمعیت لشکر کی دیکھ آؤ

اسنا اجل ملک نیکدل سنے بہاہر یمن ہر راجہ سے ملاقات کی بعد ادائے رسم سلام یہ بات کی کہ
سالار مسعود اس ملک کی سیر و شکار مین چند روز سے دل بہلاتینگے پھر چلے جاینگے بہتر ہے باہم ایک
قول و قرار ہو جاوے بطریق صلح استوار ہو جاوے باہم اس ملک کو آباد کرین ستایا کو نہ کرین اجل بیدن
سنے جواب دیا غرور سے یہ کلام کیا کہ جب تک ہمارے تمھارے ایک لڑائی نہو گی صفائی نہو گی
جب غالب و مغلوب ہو جاینگے پھر راہ رسم پر آینگے رہے کرن سنے کہا کہ تمھارے حق مین
یہان سے چلا جانا بہتر ہے آمادہ جنگ ہمارا لشکر ہے اور راے کلیان سب مین ہوشیار تھا مآل کار
سے خبردار تھا کہنے لگا صاحبو عقل کے ناخن لو سمجھکر جواب دو معاذ اللہ کیا سالار مسعود ڈرکر صلح کا
پیام کرتے ہین جو آپ یہ کلام کرتے ہین اونکو فقط آزمانا ہمارا منظور ہے ہمارے نزدیک اونکی طرف سے
پیام صلح دور ہے اگر وہ راضی ہو تو صلح کرلو ورنہ شکست کھاؤگے پچھتاؤگے یہ بلا کا جرار ہے فخر اسفندیار ہے
غزنین مین خواجہ احمد کو خیال مین نہ لایا سلطان سے آزردہ ہو کر سندھ مین آیا مرگ پدر مین تسخیر کرکے تاخت کیا
ملک کا انتظام یہین سے کرلیا اب بھی یہی کلام ہے ہر چار سے پیام ہے کہ جب حوصلہ ہو سامنے آسکے
جرات دکھاوے ہر چند راے کلیان سنے سمجھایا لیکن کسیکے خیال مین نہ آیا ملک نیکدل سنے حاضرین جلسہ کے
تیور بدلے ہوے پائے اپنے لشکر مین سوار ہو آئے سلطان الشہدا سے سب ماجرا بیان کیا پھر بصلاح تجربہ کاران
بعد مغرب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصے مین مخالف آگے بڑھ آئے تھے دریاے کتھلہ پر
مورچے لگائے تھے سلطان الشہدا ابھی صبح ہوتے ہی قضائے مبرم کیطرح جا پڑے اس انداز سے
لڑے کہ سالار سیف الدین کو ہراول لشکر فرمایا اور سرداروں کا چپ و راست آگے پیچھے پرا جمایا خود بدولت
سبکے درمیان ہوے لشکر کی جان ہوے وہ اجل رسیدہ ایکبار لشکر پر ایسے گرے کہ زندہ نہ پھرے
سالار سیف الدین سنے فوج کو دوپہر تک لڑایا پھر میان رجب اور امیر خضر اور امیر نصر اللہ سنے سیدھی طرف
سے اور امیر ترکان و امیر بایزید سنے بائین جانب سے گھوڑا اوڑایا سلطان الشہدا بھی سیلانی فتح کی نشانی
علم کرکے گھس پڑے خوب لڑے لاکھون ملیچھ مارے ہزارون سر اوتارے لڑائی فتح کی شکست فاش
دی پھر جسکا منہ جدہر پھرا اودہر کا راستہ لیا چند گروہ لشکر اسلام سنے پیچھا کیا اسباب بہت لوٹ کر پانچ
راجہ نامی کو قید کرلائے پھر اپنے شہیدون کے لاشے گڑوائے اس معرکے مین بہت سردارون
سنے شہادت پائی الحمد للہ آٹھ روز کے بعد بہرائچ کو معاودت فرمائی سلطان الشہدا جب سورج کنڈ کے قریب
آئے گرمی سے گھبرائے ایک مہوے کے سایے مین سورج کنڈ کے متصل سستانے لگے جو
فرمانے لگے کہ اس درخت سے مجکو ایک محبت ہے اسی زمین سے الفت ہے حشر تک ہمارا یہان مقام ہو

یہ خطہ دار الاسلام ہوگا لوگ ہماری زیارت کو آوینگے چادرین چڑھاوینگے ہنود بھی مرادین مانگینگے قبلۂ حاجات جانینگے
پھر لشکر کے بیلدارون کو بلایا یہ فرمایا سوا اس درخت کے تمام جنگل درخت جھاڑی جھنڈی کاٹ ڈالو
زمین صاف نکالو ولایتی روشین بنا کے ہر قسم کے درخت لگاؤ باغ بناؤ اور ایک چبوترہ اونچا سا
اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے طیار ہو گرد بیلا چنبیلی گلاب کیوڑا سیوتی
کیتکی کی قطار ہو درمیان مین مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف سبز جنگلہ ہو ہم جب تک یہان قدم نہ جمائینگے ظلمت
جہالت و پرستش آفتاب کی نہ مٹائینگے رواج اسلام نہو گا کچھ انتظام نہو گا پھر میان رجب کو یہ خدمت
سپرد کر کے بہرائچ مین تشریف لائے اور آدمی جابجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جہان
پاؤ میان رجب کو پہنچاؤ میان میان رجب نے چار روز مین تمام جنگل صاف کر دیا میدان شفاف کر دیا
سورج کنڈ کے گرد سو بیگہہ پختہ سے زیادہ زمین نکالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی گلکاری ہونے لگی
باغ کی طیاری ہونے لگی ولایتیون نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دنیا مین بہشت بنائی ایک روز خود بدولت
چبوترے پر جلوہ گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل راے جوگیداس کا کوہ جولہ سے تحایف نذر
لیکر ملک سعید کے ہمراہ حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل گوبند داس کا تحائف پیشکش نذر لایا تمنا سے
قدمبوسی راے جوگیداس و گوبند داس کی بیان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلون کو
خلعت و انعام دیا اور وقت رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک مین آرام کرو اطاعت اسلام
کرو ہمکو تمھاری ملاقات کا شوق کمال ہے اس انسانیت سے دل بحال ہے اونکے بعد اطراف کے راجہ
شکست کھا کر ظاہرا رجوع لانے لگے نذرین بھجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران اطراف کو خط بھجواتے
تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیوا اور سہر دیو کا فاریون سے متفق ہو جانا فوج کثیر لا کر لب دریای کتھلہ پر پرا جمانا گوکھرو زہر آلودہ بچھا کر آتشبازی چھوڑانا پھر سلطان الشہدا کا فتح پانا

جب فاریون نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس لڑکے نے ملک ہمارے آبا و اجداد کا لے
لے لیا اگر تم سب ملکر ہماری مدد کرو بہتر ہے ورنہ سب کارخانہ ابتر ہے سب نے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم مسلح
طیار رہو آمادہ پیکار رہو ہم بھی مدد کو آتے ہین فوج بیشمار لاتے ہین پھر چند روز مین راے شہر دیو
بھجوبی سے آیا اور راے سہر دیو سکونہ سے جمعیت بیشمار لایا اور ہزارون گوکھرو آہنی زہر آلودہ
بنوا کے زمین پر بچھوائے پھر آتشبازی منگائی فوج پہاڑون سے بلائی دو مہینے مین سب سامان

درست کیا دریا کی گہاگرا پر مورچہ لیا اور ایک پیامبر خدمت مبارک میں آیا یہ پیام لایا کہ تم ہمارا ملک
چھوڑ جاؤ کیا تھا بلکے پر اور حضرت نے جواب دیا ہم ہرگز یہ خطاب کیا کہ خبردار ہو جاؤ ہوشیار ہو جاؤ ہم
آتے ہین پھر کہا گاتے ہین اور ملک حیدر و سالار سیف الدین و امیر نصر اللہ و امیر عمر و سید ابراہیم
و نجم الملک و ظہیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصر الملک و میان رجب
کے شیدے سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصے مین یہ خبر آیا کہ غنیم نے ہاتھی لشکر کے آگے ایسے رسیون
مین جکڑے سلطان الشہدا جوش شجاعت سے تیغ سلیمانی لیکر اوٹھ کھڑے ہوئے آمادہ جنگ ہو
بڑے ہوئے نقارے کوچ کے بجنے لگے کوس و قرنا کرجنے لگے ایک آن مین آپہونچے تیغ شمشیر
دھر لیا میدان خالی کر لیا ناریون سے جا کر آتشبازی کو آگ دی غازیون نے گھوڑون کی باگ لی آتشباز
کے شور سے گھوڑے بھڑکے سوار گر پڑے گو کہ پھر زہر گرے بہت غازیون نے شہادت پائی
جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہدا اس حال سے آگاہ ہوئے دوسری طرف سے رو براہ ہوئے
فوج غنیم کو بیچ مین گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا اونیس ۱۹ رجب کی ہر مین کوسون تک بھگایا دریا
کنتھلہ پر دیرا جا پایا پھر شہیدون کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید تھا دیکھے دو حصے زندہ پائے
فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے تین مقام فرمائے پھر بہرائچ تشریف لائے شہادت یاران ہمراہی سے
ملول ہوئے دل بہلانیکو باغ کی آرایش مین مشغول ہوئے کبھی کبھی اوسی چبوترے پر لب سورج کنڈ
جلوس فرماتے تھے ہنود اوسیطرف سے تالاب پر آتے تھے بالارک پر ہار پھول چڑھاتے تھے
حضرت بت بالارک کو دیکھکر رہجاتے تھے میان رجب مزاجدان عرض پیرا ہوئے یون گویا ہوئے
کہ حضرت یہان گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہین اور ہنود اسی راہ بت پوجنے آتے ہین حکم ہو تو اس بت
کو توڑ ڈالون بالارک کا رگ و ریشہ نکالون سورج کنڈ پٹ جائے زمین ہموار نکل آئے آپ نے متبسم ہو
فرمایا یہ راز خدا تمہارے فہم مین نہین آیا فرشتے ظلمت جہل اس مقام سے دور فرماتے ہین نور اسلام
کا مثل آب حیات کے چھڑک کر بجھاتے ہین چندے روز مین یہ ظلمت خود بخود دور ہو جائیگی حکم خدا سے
یہ زمین پر نور ہو جائیگی مشیت ایزدی پر اپنی نظر ہے غیب کی سب خبر ہے مگر جب بوی شرک آتی ہے طبیعت
گھبراتی ہے پھر ادب احدیت سے ضبط کرتا ہون صفت قہاری سے ڈرتا ہون یہ فرماکے
حالت وجد مین آئے میان رجب گھبرائے خوف سے تھرائے دست بستہ ہو کر زبان پر لائے
میری عقل ظاہری کا قصور ہے بصارت باطنی سے بندہ مجبور ہے عفو کا امیدوار ہون بہت شرمسار
ہون اور اکثر ناواقفون کا میان رجب کو خواہر زادہ سالار مسعود اور بعضون کا پدر سلطان فیروز شاہ

جہان [illegible] عداوت صدق سے دور ہی انکا کمترین بندگان سلطان الشہدا ورنہایت تند مزاج مہذب صحیح مسلط
ہی اور حضرت سلطان الشہدا کا نام اکثر دیار مین بالے میان و غازی میان و سالار غازی و نواح دہلی
مین پیر ہلیم و خراسان مین سالار رجب ہی مگر تواریخ مین سالار مسعود غازی لقب ہی اسکا [illegible] بعد دو گھڑی
کے حضرت حالت اصلی پر آئے دو چار ماہ عالم شہود وحدت وجود مین مزے اوڑاے ہمت و سخاوت
و فہم و فراست جود و سخاوت مین طاق تھے حسن یوسفی خلق محمدی ولایت حیدری کمالات عرفان مین
شہرۂ آفاق تھے اللہ تعالے نے بعد حضرت سلطان الشہدا کے ایسا مجموعۂ صفات دوسرا
خلق نہین فرمایا کسی ولی اللہ نے یہ رتبہ نہین پایا

اب بڑی قیامت ہی سلطان الشہدا کی شہادت ہی پھر سید ابراہیم کا بہرائچ سے مقتل مین آنا خواب مین بشارت شہادت پانا حسب ارشاد سلطان الشہدا جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ وفادار کو دفن فرمانا پھر شہر دیو کو مار کر شہید ہو جانا

شب رنگ خامہ واسطہ نشان مسطر پر غم کے سکندری کھاتا ہی صفحہ کاغذ پہ بیتاب ہوکر لوٹا جاتا ہی
روشنائی کی ظلمت مین منہ چھپاتا ہی شنگرفی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہی غازیون کو رولاتا
ہی یہ صداے دلسوز سناتا ہی کہ ایک روز کوئی ہرکارہ جمعیت اعدای ہزیمت خوردہ کا قریب بہرائچ
تک پہنچنا لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متصدی سے خدمتگار تک سبکو
دیوان عام مین بلا کر فرمایا یاروں تمنے آج تک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت برادری ادا کیا
مین تمہارا احسان مند ہون دل سے خورسند ہون اب موت کا سامنا ہی وقت آخر یہ التجا ہی کہ جسکو
مینے ستایا ہو یا کسی نے مجھسے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صاف کرے فراق صوری نزدیک
ہی اب وصل وحدہ لاشریک ہی یہ سنکر سب آب دیدہ ہوکر رونے لگے گردیکر گریہ گلگیر ہو کہنے
لگے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہین شہادت کے طلبگار ہین خدا حضور کا سایہ ہمارے سر پر قایم رکھے
ظل عاطفت دائم رکھے ہم اگر حضور پر نثار ہو جاہین دلکی مراد پاہین حضرت نے فرمایا مرحبا جزاک اللہ
مگر مدت دراز تک مہم سخت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی اب تمام ہنود نے جہاد کیا ہی لشکر اونکا
بے انتہا ہی اور ہمارا لشکر قلیل ہی اسکی کیا سبیل ہی ہم تو آبا و اجداد کا طریقہ نچھوڑینگے منہ نہ موڑینگے

تمکو اگر ہماری خوشی منظور ہو تو سن لو کہ صاحب اہل وعیال وطن کو جائین اپنی جانین نہ گنوائین جس قدر
مال وزر درکار ہو خزانے سے لو ورنہ تمہاری جان جائیگی ہمپر بدنامی آئیگی لو خدا حافظ گھر جانیکا سامان کرو
ہمپر احسان کرو اور جو ہماری طرح سے بے گھر بار ہو شہادت کا طلبگار ہو خانہ بدوش ہو محبت الٰہی کا جوش ہو
اوسے اختیار ہے چاہے گھر ہو آئے چاہے ہمارے ساتھ مرجائے یہ فرماکر زار زار رونے لگے سب سے
ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہدا کی گریہ وزاری لشکر کی بیقراری ہر ایک سے لپٹ لپٹ کر
رونا ارکان دولت کا گرد پھر کر نثار ہونا فوج کے کہرام مچانے سے بیتاب ہو کر بلبلانے سے حشر بپا تھا
عجب تلاطم مچا تھا جب نعرہ الوداع فرماتے تھے طبقات ارض وسما تھراتے تھے اہل لشکر پتھروں سے
سر مارتے تھے سب یہی پکارتے تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر نثار ہین شہادت کے طلبگار ہین
سبحان اللہ ہم گھر جائین حضرت یہاں شہادت پائین ہمارے دوش پر سر گران ہے اب یہین قبر ہے
یہین مکان ہے حضرت پر فدا ہونے کی آرزو ہے مر جانے مین آبرو ہے حیات ابدی اسیکا نام ہے
دنیا ایک نجس مقام ہے آلایش دنیوی سے روح کو پاک کرینگے جسم فانی کو تہ خاک کرینگے حضرت نے
فرمایا بھائی خیر ہے کیون مفت جان دوگے کنبہ ویران کروگے خوشی سے گھر جاؤ اہل وعیال کو دیکھو آؤ
یہ سنکر سب نے کہا ہم ایسا نکرینگے حضرت کے ساتھ مرینگے حضرت نے فرمایا جو یہی رضا ہے دیر کیا ہے پھر ہاتھ
اوٹھاکر فاتحہ خیر کا پڑھا ذوق شہادت دل مین بڑھا تمام نقد وجنس فوج مین تقسیم کیا فوراً صرف کر ڈالنے کا
حکم دیا فرمایا ایسا نہو کچھہ باقی رہجائے بازپرس کی نوبت آئے دیکھو حضرت عیسیٰ کے دامن مین سوزن دیکھی ہوگی آسمان پر
جانیسے کیا حال ہوا فلک چارم سے آگے بڑھنا محال ہوا پھر چند ہزار پیادہ وسوار بطور چوکی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے
بہرایچ سے مقرر فرمائے خود خلوت سرا مین تشریف لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا
عطر وپان کا بکثرت استعمال کیا ہر وقت ذوق شہادت دلمین زیادہ پاتے تھے اکثر فرماتے تھے
بیت وعدہ وصل چون شود نزدیک ✤ آتش شوق تیز تر گردد ✤ تیرہوین رجب ۴۲۴ھ ہجری ہفتہ کے
روز صبح کاذب کے اندھیرے مین وہ تیرہ دل سلطان الشہدا کی چوکی پر ٹوٹ پڑے یہان نامدار
مسلح طیار تھے خوب لڑے ادھر سلطان الشہدا نے خبر پائی فوراً کوچ کے نقارے پر چوب لگائی امیران
نامدار کو طلب کیا سالار سیف الدین کو حکم دیا کہ تم چوکی کی مدد کرو اس بلا کو دور کرو پھر آپ نے غسل فرمایا
لباس شاہانہ زیب جسم کرکے عطر لگایا شمشیر وخنجر حیدری زیب کمر تاج شاہانہ سر پر سجا کے جب آئینہ
آئینۂ دل صاف تھا دنیا کی کدورت سے شفاف تھا خود وزرہ سے کنارہ کیا لوہا لادنا نہ گوارہ کیا آپ
مادیہ خنگ تحفۂ عراق تھی ہم طویلہ براق تھی اوسکو تمام زیور سے سجایا عروس بنایا فجر کی نماز ادا کرکے

شہادت کی دعاکرکے سوار ہوئے وصال معبود کے طلبگار ہوئے تمام فوج کو حسب درایت پیش بلیس کرکے کوچ کیا اوسی مہوے جائے مدفن اپنے کے نیچے جو عالم روحانی مین دیکھا تھا برج گنبد پر دم بیا فیروزی ہمراہی جاتے کے ساتھ ہی غٹ پٹ ہوگئی گتھا ہم لپٹ ہوگئی مخالفون کے قدم میدان سے ہٹ گئے کائی کی طرح پھٹ گئے دور سے تیرون کا مینہ برسانے لگے برچھیان چمکانے لگے یہان غازیان نامداریلان خنجر گذار ڈاڑھیان منہ مین داب کر تکبیر کہکر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے برق شمشیر چمکاتے تھے خون کا مینہ برساتے تھے جسپر لپک کر وار کرتے تھے شعلہ شمشیر سے جابا کر فی النار کرتے تھے شام خون آشام جس زبردست کے سر پر پڑی زمین مین گڑی گھوڑے کے سم سے پیش قدمی کرکے گم ہو گئی

قضائے معلق مبرم ہوگئی **بند**

سر پر پڑی جو تیغ تو سوی کفل چلی	وہ سر کے بل زمین پہ جا پایہ نکل چلی	بجلی سی جس لعین پہ چلی بر محل چلی
آئی ادھر سے تیغ اودھر سے اجل چلی	دو آفتون نے دشمن دین کو دبا لیا	سر تیغ نے لیا تو اجل نے گلا لیا

تلوارون کے قبضے مین اجل رسیدون کی جان تھی موت بھی اس کے مین امان امان تھی کبھی ہلال کی صورت فلک پر تھی پلک مارتے ہی پشت سمک پر تھی **بیت**

ساتون طبق لرزتے تھے اک اونچ نیچ مین	کہتی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ مین

خود و بکتر زرہ چار آئینہ بار خر تھا ایک وار مین موم سے نرم تر تھا **بند**

پونہچی جو خود پر تو پڑا ایک قلم شگاف	سر سے گذر کے سینہ مین آئی تا بہ ناف	اوتری جو ناف سے تو کیا اسپ کو بھی صاف
آئی زمین پر تو زمین بولی بس معاف	نزدیک تھا جدا جو نہ وہ شعلہ تاب ہو	گاو زمین ہلال ہو مچھلی کباب ہو

جو شمشیر آبدار کے قبضے مین آیا قابض روح نے اوسکی روح پر قبضہ پایا تلوارون کے سایہ مین موت کا گھاٹ تھا باڑھ پر دریائے خون کا پاٹ تھا لاشے دہاڑ دہاڑ اتے تھے سر حباب کی شکل بہتے جاتے تھے ران کی مچھلیان خوف سے طیان تھین جو خود مین تھے اونکی ناکون کے سوراخ مین نہان تھین اور جو ناقوس بجاتے تھے گھنٹہ ہلاتے تھے بڑے شہرہ آفاق تھے اون کے کانونکے گھو نگھے گھڑیال کی آواز کے مشتاق تھے جو بڑے مہنت موہن بھوگ زہر مار کرتے تھے بڑہ کر تلوار کرتے تھے چوٹی کے جار تھے سند مین منودار تھے لات ومنات پر جان و دل سے فدا تھے جسم اونکے گھوڑون کی ٹاپون سے پیادون کی لاتون سے حلوا تھے جوتیان ما آبی تھین خون سے گلابی تھین ایکطرف شہدائے سرخ رو کمان ابرو ترائی کی زمین پر فرش زمردین پر شیرون کیطرح آرام سے پانون پھیلائے سوتے تھے حورین نثار غلمان نگہبان تھے فرشتے نگہبان تھے شراب شہادت سے مخمور تھے بدنون پر گلہائے زخم

کھلے تھے ایسے جو رستے راہ خدا مین جان نذر کی تھی جنت النعام مین لی تھی رحمت الہی کا ظہور تھا چہرون پر طور کا نور تھا نشہ شراب طہور سے چت پڑے تھے غلمان دست بستہ گرد کھڑے تھے خون کا فوارہ کنگرہ عرش تک جاتا تھا آتش دوزخ کو بجھاتا تھا مرتے پر بھی قبضہ شمشیر پر ہاتھ تھا شہدائے بدر و احد کا ساتھ تھا جسم حمزاء تھے چہرے گلنار تھے سورج کنڈ نور اسلام سے آفتاب تھا کوثر تالاب تھا پسینون کی خوشبو سے پانی گلاب تھا کوثر کا جواب تھا روح کا مبدء فیاض سے وصل ہوگیا نقل سے اصل ہوگیا غرضکہ آٹھ پہر برابر صبح تک ایک حشر بپا تھا موت کا بازار کھلا تھا دوزخ اور بہشت کی خریداری تھی ناریون کی گرم بازاری تھی حدود نیپال سے پہاڑون کے نیچے گھاگرا تک فوج مخالف کا پڑاو تھا بڑا ہجاو تھا صبح غنیم کی اور مدد آئی بڑے بڑے سردارون نے سالار سیف الدین کے ساتھ شہادت پائی صبح سے دوپہر تک لشکر اسلام کے جرار پیادہ و سوار دو حصہ راہ خدا مین نثار ہوے ایک حصہ زندون مین شمار ہوے حضرت جب کسیکی شہادت کی خبر پاتے تھے رو کر فرماتے تھے شکر ہے عاقبت بخیر ہوئی نصیب جنت کی سیر ہوئی جب شہادت سالار سیف الدین کی خبر آئی چہرہ مبارک پر اوداسی چھائی صدمہ فراق احباب سے گھبرانے لگے رو کر فرمانے لگے کہ افسوس ہمارے ساتھی دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے دو گھڑی کا وقفہ نکیا ہمارا ساتھ ندیا پھر فرمایا جسطرح سے ہو سالار سیف الدین کو دفن کرو اور شہیدونکو سورج کنڈ مین ڈال دو انکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہو یا قیامت نہ غارون اور کنوؤن مین ڈالے جائین مخالف ناپاک ہاتھ نہ لگانے پائین ہمراہیون نے ویسا ہی کیا تمام غارون اور کنوؤن اور سورج کنڈ کو شہدا کی لاشون سے بھر دیا پھر حضرت جوش محبت سے بیقرار ہوے ہر ایک کو یاد کرکے یون اشکبار ہوے

شہادت نامہ

خدا کی راہ مین یاور مرے شہید ہوے
وہی مجاہد و رہبر مرے شہید ہوے
ریاض شرع پراس دشت مین خزان آئی
رفیق و صاحب خنجر مرے شہید ہوے
سحر سے شام تک اک حشر ہو گیا برپا
تمام فوج کے افسر مرے شہید ہوے
سیاہ پوش ہے چرخ کبود اس غم سے
وہی دلاور و صفدر مرے شہید ہوے

جوان صالح و ہمسر مرے شہید ہوے
کوئی نہین ہے زندہ جو مجکو پرسا دے
امیر صاحب لشکر مرے شہید ہوے
کسے کسے مین پکارون کہان کہان ڈھونڈون
عزیز یوسف پیکر مرے شہید ہوے
امیر لشکر اسلام دیاور دانصار
فدائے شرع پیمبر مرے شہید ہوے

جو تیرے لشکر اسلام کے ہراول تھے
مجاہدان مظفر مرے شہید ہوے
شجاع و رستم دوران و ثانی بہرام
ہزارون شیر دلاور مرے شہید ہوے
کرون مین کسطرح سے انتظام لشکر کا
رفیق و بھائی برادر مرے شہید ہوے
جو رزمگاہ مین بڑھ بڑھ کے نام کرتے تھے

پھر گھوڑے سے اوترکے تازہ وضو کرکے بعد نماز ظہر دفن شہدا پر آئے

نماز جنازہ پڑھکے دعاے مغفرت زبان پر لائے وہان سے سورۂ فتح پڑھکر سوار
ہوے سکندر دیوانہ فہم و فراست مین فرزانہ سر حلقۂ عاشقان محبوب اللہ تھا مصاحب
بارگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ مین مرید تھا بڑا سعید تھا ہمیشہ ادہمیون کے طریقے پر
برہنہ چھری لیے جلو مین پیادہ پا رہتا تھا اور سگ سنبھل ایک رفیق قدیم کا کتا بھی ساتھ لگا رہتا تھا
یہ دونون پیش و پس ہمراہ ہوے جلودار شاہ ہوے غازیون نے تلوارین میان سے نکال لین برچھیان
سنبھال لین آپس مین کہتے تھے آج وہ تلوار کرینگے غنیم کو دم مین فی النار کرینگے میدان سے
زندہ نہ پھرینگے شہادت کی چاہ مین جان دینگے رستم کی گور تھرائیگی زمین چکرائیگی خاتمہ بالخیر ہے ہم ہین اور
جنت کی سیر ہے وہان مخالفون کے ہرکارون نے اپنے غول کی راہ لی خبیثون کو خبر دی ہوشیار ہو رہو آمادۂ
پیکار ہو رہو شیر خدا کے یادگار نے خود بدولت قصد جہاد فرمایا ہے شیر ژیان بپھرا ہوا میدان مین آیا ہے
آج حشر بپا ہوگا معرکہ بڑا ہوگا جب تلوارین کھینچ کر دوچار ہونگے ناری شعلۂ شمشیر سے جا کر فی النار ہونگے
تلوار خراسانی کی آنچ نہ اوٹھائینگے فوراً اجل جائینگے فتح و نصرت ساتھ ہے تلوار کے قبضے
چمک تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہے پلک جھپکی جاتی ہے ایک ایک ہزار و نیز بھاری ہوگا زندگی سے جی
عاری ہوگا **بیت** ہوگا وہ تلاطم کہ دل کوہ ہلیگا + شمشیرونکی دھارون مین تھین گھاٹ ملیگا
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اوٹھی سلطان ذیشان نمود ہوے آنکی آن مین [illegible]
بیت تھا شور کہ دیکھو وہ دلیر آن ہی پہونچا + لو سامنے بپھرا ہوا شیر آن ہی پہونچا +
فوج غنیم ہٹ ہو گئی باہم لپٹ ہوگئی تلوار چلنے لگی زمین دہلنے لگی برق شمشیر سلطان الشہدا جس
سوار کے سر پر پڑتی تھی دو پارہ کرکے تنگ سے چست گذر کے زمین مین گڑتی تھی روح سواے جہنم کے
راہ نپاتی تھی قعر سقر مین منہ چھپاتی تھی جانون پر وبال تھا بھاگنا محال تھا آتش شمشیر نے موت کا بازار
گرم کر دیا غنیم کا لوہا آب شمشیر سے بجھا کر نرم کر دیا ہڈیون کا چونا بنایا خاک مین ملایا غازیون کی تلوارین
بے غلاف ہوئین دم مین صفین صاف ہوئین نعرۂ تکبیر بلند ہوا در توبہ بند ہوا دم مین بیدم کرکے
[illegible] دم بھگا دیا میدان مار لیا اور غازیان جرار نے بھی پایۂ شہادت کا پایا حورون کو
گلے لگایا جس غازی کی روح نے اولٹ کر دیکھا سامنے حور پائی ہاتھ مین شراب طہور لیے نظر آئی
سلطان الشہدا کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے لاش شہدا کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی اللہ رے ضبط
اسپر بھی ذوق مشاہدۂ الٰہی مین دل بحال تھا چہرۂ مبارک شوق شہادت سے لال تھا یہ استقلال اور
رتبہ کمال سواے خاصان خدا کے کسے نصیب ہے وہی متحمل ہو جو خدا کا حبیب ہے قصہ مختصر راے ٹھہری

اور شہر دیو نے بھاگ کر ایک ٹیکرے پر مقام کیا دم لیا چند قبون کی آڑ سے باغ کے گرد گھیر آئے فوج
قلیل پر جو باغ مین بچ رہی تھی تیر برسائے ناگاہ تیر قضا رائے شہر دیو کی کمان سے سر ہوا سلطان الشہدا
کی شہ رگ پر کارگر ہوا سکندر دیوانا خدمتگار برابر تھا اوسنے فوراً گھوڑے سے اوتار لیا اوسی مہوے
کے نیچے لٹا دیا سر اطہر زانو پر رکھکر رونے لگا روئے مبارک غبار و گرد سے بیقرار ہونے لگا سلطان الشہدا
نے آنکھ کھول کر محبت سے نگاہ کی آنسو بھر آئے تبسم ہو کر صدمہ دیت آہ کی کلمۂ شہادت زبان پر آیا
دنیا سے انتقال فرمایا اکیسوین رجب صبح صادق یکشنبہ سنہ ۴۲۴ ہجری مین عالم کو پرنور فرمایا اجمیر مین [illegible]
فرمایا اٹھارہ سال گیارہ مہینے چوبیس روز دنیا کی ہوا کھائی اونیسوین سال اول وقت عصر روز یکشنبہ
چودھوین رجب سنہ ۴۲۴ ہجری کو بہرائچ مین جہاد کرکے شہادت پائی روح پاک کا مبدء اصل سے وصال ہوا
اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ کا حال ہوا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ سے حیات ابدی کی بشارت پائی

تاریخ شہادت اس آیت سے ہاتھ آئی

قطعہ تاریخ از آیہ کلام اللہ شریف

حضرت مسعود غازی خسرو شہداے ہند | بود ذات عالیش شمع شرع نبی را منتظم
یافت از حق چون حیات سرمدی تاریخ سال | خود خدا فرمود بل احیاء عند ربهم

۴ ۲۴

ایضاً فارسی

حضرت مسعود غازی واقف سر اله | شد فنا فی اللہ زین دار فنا با عز و جاہ
سال تاریخ شہادت در سن ہجری بفکر | زد رقم کلکم وصال قبلۂ ایمان پناہ

۴ ۲۴

ایضاً اردو

قبلہ گاہ جہان شہید ہوئے | مہر ہفت آسمان شہید ہوئے
ہے یہ سال شہادت مسعود | آہ ای وا جوان شہید ہوئے

سکندر دیوانہ یہ حال دیکھکر دیوانہ ہوگیا ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگیا ایک نعرہ جگر پر سوز سے مارا
لشکریون کو پکارا یارو قیامت آئی سلطان الشہدا نے شہادت پائی یہ سنکر تمام لشکری بیتاب ہونے لگے
پچھاڑین کھانے لگے عجب کہرام تھا وحش و طیر کا ازدحام تھا زمانہ تیرہ و تار ہوا شفق فلک سے خون
برسا حشر نمودار ہوا آسمان تھرایا زمین مین زلزلہ آیا بحر و بر خاک اوڑا کر آنسو بہانے لگے جن و انس فریاد مچانے لگے حوران
جنت کو آراستہ کیا حورونکو مژدہ وصل کا پیام دیا روح مبارک کو گلگشت فردوس کی بشارت دی ملایک نے اس شہادت
کی شہادت ادا کی آخرش غازیان جانباز نے زندگی سے ہاتھ اوٹھائے تلوارین کھینچکر مقابلے پر آئے
ایک مرتبہ غنیم پر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے شام تک سب شہید راہ خدا ہوئے بحر رحمت مین آشنا ہوئے

حیات ابدی پائی جنت ہاتھ آئی کوئی زندہ نرہا وہی کیا جو کہا سکندر دیوانہ نے ہزارہا تیر کھایا زانوئے اقدس کے نیچے سے نہ سرکایا قدم مبارک پر گر کر مالک پر فدا ہوگیا شہید ہوکر حق خدمت سے ادا ہوگیا آسپ بادیہ خنگ بھی چند تیر کھاکر بیدم ہوئی مالک کے ہم قدم ہوئی جب رات کی اندھیری چھائی فوج غنیم باغ مین آئی چاندنی مین سلطان الشہدا کی لاش تلاش کی خدا نے اونکی آنکھون مین خاک ڈال دی ایسی اندھیری آنکھون مین چھائی کہ لاش نظر آئی پھر سوچے یہان مسلمانون کا خون گرا ہے ہمارا ٹھہرنا ناروا ہے اب لشکر مین جاکر زندہ مردہ کا شمار کرینگے صبح آکر دیکھ لینگے یہ سوچکر غول بیابانی نے باغ سے قدم اوٹھالئے اپنے مقام پر آئے تاریخ ہندی مین مسطور ہے اچاریج برہمن کی زبانی مذکور ہے کہ وقت نصف شب اوسی رات کو سلطان الشہدا نے شہر دیو سے خواب مین فرمایا کہ تو مجھکو شہید کرکے اپنے ڈیرے پر آیا اب چاہتا ہے کہ دنیا مین آرام کرے حکمرانی کا کام کرے یہ امر مشکل ہے صبح تو بھی جہنم واصل ہے وہ مستو یہ خواب دیکھکر گھبراگیا خوف سماگیا یہان سگ سنگدل رات بھر شیرونکی لاشین گیدڑون سے بچاپا کیا سرہانے حضرت کے ماتم مین چلایا کیا اور دو تین مسلمان جو باغ مین زخمی سسکتے تھے اوٹھ نہین سکتے تھے ستاشب افتان وخیزان میر سید ابراہیم پاس آئے سر پیٹا چلائے کہ ہے ہے ستم ہوا کارخانہ درہم ہوا مالک نے شہادت پائی قیامت آئی سید صاحب حضرت کے ہم عمر وہمنشین تھے نہایت حسین تھے بڑے دوست تھے ایک جان دو پوست تھے سلطان الشہدا نے جب ارادہ جہاد کا کیا تھا حفاظت اسباب کے واسطے مع شاگرد پیشہ کے بہرایچ مین آپ کو چھوڑ دیا تھا یہ حادثہ سنکر سکتے کے عالم مین خاموش ہوئے جگر تھام کر بیہوش ہوئے ایک ساعت کے بعد جب ہوش آیا ہمراہیون سے فرمایا کہ ہم حضرت کے ہمراہ یہان آئے تھے تمکو ساتھ لائے تھے وہ دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے اب ہم یہ صورت کسے دکھائینگے لڑکر مرجائینگے جسکو مرنا ہو ہمراہ آئے ورنہ رخصت ہوجائے تمام لشکر نے دست بستہ عرض کیا یہ کون بات ہے ہمارا آپ کا کالبد گورسات ہے مگر شب درمیان ہے صبح موت کا سامان ہے رات کو راہ بھول جائینگے تاریکی مین وہان کیا بنائینگے دنکی روشنی مین لڑینگے شہر خاموشان آباد کرینگے سید صاحب نے فرمایا ہمارے حواس بجا نہین کچھ سوجھتا نہین جو بہتر ہو کرو پھر زار زار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اہل لشکر نے کہرام مچایا طبقات ارض وسما کو ہلایا عجب عالم تھا جوان مرگ کا ماتم تھا سید صاحب سر وسینہ پر ہاتھ مارتے تھے اور یہ کلمات ماتم ادا کرکے واسیدا پکارتے تھے

ماتمنامہ

قبلۂ دو جہان کا ماتم ہے
چشم پر نم ہے چشمۂ زمزم

کعبۂ راستان کا ماتم ہے
قبلۂ مومنان کا ماتم ہے

سرور سروران کا ماتم ہے
حشر برپا ہے نوجوانون میں

خسرو خسروان کا ماتم ہے
رحلت نوجوان کا ماتم ہے

ایک عالم مین ہی برپا الم
خاکساران ہند مین نالان
کیون نہو آج جنت بھی سیہ پوش
جسکے درکا ہی خورشید
حور و غلمان ہین آج ننگے سر

آج صاحب قران کا ماتم ہی
قطب ہندوستان کا ماتم ہی
آفتاب جہان کا ماتم ہی
اوس فلک آستان کا ماتم ہی
حاجیون کے کاروان کا ماتم ہی
روکے یہ کہتے ہین قدسی فلک

چرخ پر ہی سیاہ پوش زحل
روتے ہین ثابت و ملک
تھا ہوا لاوے بدر گریان
ملک الموت بھی کہتے ہین
خدا شاہد بارگاہ رب جلیل
میرے اسرور کمان کا ماتم ہی

جسکے مہمان کا ماتم ہی
شاہ جنت مکان کا ماتم ہی
اوسی شیر ژیان کا ماتم ہی
شاہ عرش آشیان کا ماتم ہی
سورہ امتحان کا ماتم ہی

اسی عالم مین روتے روتے بیہوش ہوگئے آخر شب تمام کو سو گئے خواب مین ایک باغ بلند نظر آیا کلہا بہشت سے آراستہ پایا درمیان مین سلطان الشہدا لباس زر تخت مرصع پر زیب افزا ہین گرد شہدا کا لشکر حلہ ہاے بہشت در بر حلقہ زن ہین ملائک چتر شاہی پھراتے ہین غلمان پنکھا جہلاتے ہین سید صاحب ہرچند اوپر جانے کا ارادہ دلمین لاتے تھے راہ نپاتے تھے سلطان الشہدا نے پکارا فرمایا ابھی تمہارا وقت نہین آیا صبح دنیا مین چند کام بناؤگے شام تک سرخرو ہوکر ہمارے پاس آؤگے یہ فرماکر اسپ بادپا خنگ پر سوار ہوکر کسیطرف کو روان ہوے سید صاحب پیچھے دوان ہوے عرض کیا جو حکم پاؤن بجا لاؤن فرمایا وجود ظاہری ہمارا باغ مین مہوت کے نیچے ہی گور و کفن ہی کسوت و سلاح زیب تن ہی اور سکندر دیوانہ کی بھی یہین لاش ہی اسپ بادپا بھی ایک طرف پاش پاش ہی اور شہدا بھی یہان ہین ملائک نگہبان ہین تم سبکو دفن کرو شہر دیو سے ہمارا قصاص لو ہمین تمہارا ابھی کام تمام ہوگا شہیدون مین نام ہوگا یہ خواب دیکھکر سید صاحب بیدار ہوے جوش محبت سے شہادت کے طلبگار ہوے زندگی سے دل گھبرایا فورا غسل کرکے جامۂ گران بہا پہنکر عطر لگایا پھر سپاہیون کو ہمراہ لیا فوج کو چپ و راست کیا باغ مین آکر جسد مبارک کو مع کسوت و سلاح مہوے کے نیچے عین نشست گاہ پر حسب وصیت دفن کیا سکندر دیوانہ کو بھی برابر قبر بناکر رکھدیا پھر گھوڑی و فنائی ہر ایک شہید کی جابجا قبر بنائی سورج کنڈ پر خاک تودہ بنایا شہدا کو چھپایا اوس روز سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہوئی وہ زمین برکت اسلام سے پر نور ہوئی اب زیارت گاہ جہان ہی ہم رتبہ آسمان ہی سلطان الشہدا نے حالت جذبہ مین یہان رجب سے جو فرمایا تھا راز الٰہی سنایا تھا وہ اب نظر آیا ملائک نے برکت شہدا سے سورج کنڈ کو بلاد اسلام سے معمور بنایا پھر سید صاحب نے اپنی قبر بھی متصل قبر سکندر دیوانہ کے بنائی پھر جب اس کام سے فراغت پائی میدان مین آ گئے مخالف گھبرا گئے کہ پھر لشکر اسلام نے حملہ کیا باغ مین پڑاؤ کیا راے شہر دیو نے میدان لیا سید صاحب سے مقابلہ کیا لڑائی ہونے لگی صفائی ہونے لگی سید صاحب جوش جذبہ سے گھوڑا جھکاکر سامنے آکر

شہر دیکھ کر للکارکر زبان پر لائے او جوان اگر مرد ہی تو سامنے آ اپنا ہنر دکھا وہ بھی طیش مین آکر دو چار ہوا وانا الیہ المنار ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یارون سے قبر تک لاش پونہچائی جب تجہیز و تکفین سے فراغت کی میدان مین یورش کر کے سب نے خلد برین کی راہ لی فقط چند خدمتگار اور دو غلام سلطان الشہدا کے زخمی زندہ بچکر بہرایچ آئے مدت العمر خدمت جاروب کشی کی بجالائے اور جس جس ملک مین حضرت کے نمکخوار تھے بڑے بڑے سردار تھے بعد آپ کے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جمائی ہر شہر و دیار مین ایک نہ ایک شہید لشکر سالار مسعود ہی قبر اوسکی موجود ہی کوئی مقام خالی نہین ہی کل ہند زیر نگین ہی ان سب محاربات سلطان الشہدا مین پانچ کرور باون لاکھ چھتیس ہزار سات سو ستانوے فوج مخالف کے مقتول شمار مین آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار ساہو کے ملازم ستر کھ سے بہرایچ آکر مجاور کہلائے سلطان الشہدا اپنی زندگی مین انکو بہت مانتے تھے عزیزون کے برابر جانتے تھے بعد شہادت کے بھی وہی مہربانی فرماتے رہے نذرین دلواتے رہے اب تک اونھین کی اولاد مجاور مزار ہی سوا اونکے دوسرے کو نذر دینا بیکار ہی القصہ بعد شہادت سلطان الشہدا کے مظفر خان نے بھی انتقال کیا ہنود نے اونکی اولاد کو اجمیر سے نکالدیا دو سو برس سے زیادہ پھر رسم بت پرستی کی جاری رہی

ہنود کی عملداری رہی ✣

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عہد پتھورا مین اجمیر آنا جوگی جیپال وزیر و مرشد پتھورا کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا پتھورا پر فتح پانا قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غزنین کو چلے جانا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہی کہ مولد حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا بلدہ سجستان ہی حضرت نے خراسان مین نشو و نما پایا پندرہوین سال فلک نے یتیم بنایا جب حضرت کے پدر بزرگوار خواجہ غیاث الدین حسن نے وفات پائی حضرت کو میراث مین ایک باغ اور کچھ املاک ہاتھ آئی ایک روز حضرت سیر باغ مین دل بہلاتے تھے درختون کو پانی پونہچاتے تھے کہ ابراہیم مجذوب قندوزی باغ مین آئے حضرت اونھین سایہ درخت مین بٹھاکر خوشہ انگور روبرو لاکر آداب بجالائے مجذوب صاحب نے کچھ بنا بغل سے نکالا چباکر حضرت کے دہن مبارک مین ڈالا فوراً انوار الٰہی سے آئینہ دل کو منور کیا حضرت نے باغ و املاک بیع کر کے مساکین کو کھلادیا ایک عرصے تک سمرقند و بخارا مین حفظ قرآن و علوم ظاہری کی تحصیل کیا پھر عراق کا رستہ لیا

قصبہ ہارون نواحی نیشاپور مین حضرت عثمان ہارونی سے بیعت کی ڈھائی سال مین ریاضت شاقہ کرکے نعمت
لی حضرت حاجی شریف زندنی جنکا قنوج مین دریاے کالی کے پر مزار ہے بڑے صاحب تاثیر ہین حضرت عثمان ہارونی
کے پیر ہین اور حضرت حاجی شریف زندنی کے خواجہ مودود چشتی و خواجہ ناصر الدین چشتی و خواجہ یوسف چشتی
و خواجہ ناصر الدین ابو محمد چشتی و خواجہ ناصر الدین احمد چشتی و خواجہ اسحاق شامی چشتی و خواجہ ممتاز دینوری و خواجہ ہبیرہ
بصری و خواجہ حذیفہ مرعشی و حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم و خواجہ فضیل عیاض و خواجہ حبیب عجمی و خواجہ
حسن بصری و حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ جناب رسالتمآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ بیعت ترتیب وار کہ
ہر ولی اللہ پیر و رسول مختار ہے حضرت معین الدین چشتی اوائل مین قائم اللیل و صائم النہار رہ کر بہت ریاضت
کی عرصے تک نماز فجر عشا کی وضو سے پڑھی ایسی عبادت کی ہفتے مین ایکبار پانچ مثقال نان خشک
پانی مین بھگاتے تھے روزہ افطار فرماتے تھے دنیا کی نعمت سے دل اوٹھایا ایک پوشش دوتائی کو
ستر عورت بنایا اوسے جہان تک چاک پاتے پارچہ کہنہ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے خرقہ خلافت کا
لیا بغداد کا قصد کیا اثناے راہ موضع سنجار مین حضرت نجم الدین کبری کی ملاقات کو آئے مگر حضرت نجم الدین
کبری قصبہ جبل مین جو بغداد سے سات کوس تحت کوہ جودی پر واقع ہے تشریف لے گئے تھے حضرت وہانسے
بے ملاقات بغداد تشریف لائے شیخ اوحد الدین کرمانی کو خرقہ خلافت کا دیا اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
عمر سہروردی نے بھی حضرت سے کسب فیوضات حاصل کیا پھر ہمدان مین شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات
کی اور تبریز مین شیخ ابو سعید شیخ جلال تبریزی کے مرشد تھے چندے صحبت رہی اور اصفہان مین
شیخ محمود اصفہانی سے ملاقات کی وہین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرید ہوکر حاصل کرامات
کی اور ہنگام وفات حضرت نے وہی پوشش دوتائی دہلی مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو عنایت کی
دہلی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر و شیخ نظام الدین اولیا و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
درجہ بدرجہ تبرکا پاتے آئے فیض اوسکا اوٹھاتے آئے پھر دو سال خرقان مین قیام فرماکر استرآباد مین آکر شیخ
ناصر الدین استرآبادی سے عرصے تک فیض کامل حاصل کیا پھر ہرات ہوکر شہر سبزوار کا رستہ لیا حاکم سبزوار
یادگار محمد کو فسق و فجور و جور و ستم کی عادت تھی نہایت تند مزاج اصحاب کبار کے نام سے عداوت تھی اوسکے
باغ مین لب حوض بعد غسل دوگانہ ادا کرکے ورد تلاوت قرآن مین سر جھکایا درویش ہمراہی نے
خوف سے علیحدہ [illegible] بستر پایا [illegible] حضرت کے پہلو مین لب حوض فرش بچھایا
جب یادگار محمد باغ مین آکر [illegible] جھنجھلایا حضرت نے نگاہ کرم سے سر اوٹھایا اوسنے سرد ہوکر غش کھاکر
سر جھکایا چند [illegible] حضرت کی اجازت سے درویش ہمراہی نے بسم اللہ کہکر حوض کے پانی کا چھینٹا دیا

اوسنے ہوش مین آکر قدم مبارک پر سر جھکا کر توبہ نصوحا کیا پھر وہین مال و ریاست رعایای محتاج و حقدار
کو دیکر جورو کو بھی طلاق دی ہمراہی حضرت کی اختیار کی حضرت سے نے مرید کرکے راہ سلوک بتائی حصار شادمان
پر لاکر خلافت عنایت فرمائی پھر بلخ مین تشریف لائے میدان مین تیر سے کلنگ کا شکار کرکے کباب لگائے
وہان حکیم مولانا ضیاء الدین فلسفی ودان نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقشہ جمایا تھا علم تصوف کو ہزیان
جانتے تھے زانخفقان جانتے تھے اتفاقا حکیم صاحب بھی اوسی وقت ملاقات کو آئے حضرت سے نے
کباب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے حکمت بھول گئے غش آیا بیہوش ہوئے
علوم فلسفہ فراموش ہوئے حضرت نے پس خوردہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب سے نے
کتابون کے پرزے اوڑاکر حروف غلط کا نقشہ پانی سے مٹاکر بیعت کی حضرت نے تعلیم کامل کرکے بلخ کی
خلافت دی وہان سے غزنین مین شمس العارفین حضرت عبدالواحد مرشد شیخ نظام الدین ابوالموید کی ملاقات
کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہوکر دسوین محرم ۵۶۱ھ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جب سلطان شمس الدین
التمش بادشاہ اپنے پیر بھائی کے عہد سلطنت مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات کو دوسری بار
دہلی جاکر اجمیر مین آئے سید وجیہ الدین مشہدی خنگ سوار سید حسین مشہدی حاکم اجمیر کے چچا نے خواب
مین حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا اپنی دختر جوان
جمیلہ کو حضرت کے عقد مین لایا خدا نے اوس عفیفہ سے حضرت کو اولاد دی سات سال نکاح کے بعد
حضرت نے فردوس برین کی راہ لی اور صاحب مرات مسعودی سے نے یہ تحریر فرمایا کہ جب ہند مین پتھورا
نے بت پرستی کو بکثرت رواج دے کر مسلمانون کو ستایا حضرت قطب المشایخ خواجہ معین الدین چشتی
بحکم خدا کعبہ سے مدینے آئے وہان سے بحکم حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہند کی ولایت پاکر
دسوین محرم ۵۶۱ھ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جوگی جیپال پتھورا کا پیر تھا اول درجے کا وزیر تھا
اوسکو تصرف ولایت سے مسلمان کرکے مرید کیا مگر پتھورا اپنے مرشد کا کہنا بھی خیال مین نہ لاتا تھا
ہمیشہ حضرت کو ستاتا تھا حضرت نے تنگ ہوکر دعا سے ہند کی سلطنت محمود سعود کی اوسی زمانے مین
دوسری بار سلطان معز الدین سام ملقب شہاب الدین غوری غزنین سے دہلی آئے پتھورا کو مار کر ملک
قبضے مین لائے ملک قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنین کا رستہ لیا قطب الدین ایبک
نے برکت دعائے خواجہ صاحب سے تمام ملک ہند کو سر کیا مخالفون کو زیر و زبر کیا اسلام نے رواج پایا مسلمانون کو
بسایا پھر سید حسین مشہدی خنگ سوار کو اجمیر کی حکومت دی خود دہلی مین سلطنت کی سید صاحب شیعہ مذہب
خوش سیر اصطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور صلاح و تقوی سے آراستہ تھے اولیاء اللہ کے صحبت یافتہ تھے

حضرت کی صحبت سے فیض روحانی حاصل کر کے بید بنیون کو اسلام کی طرف مائل کر کے اکثر ہنود کو حضرت کی خدمت مین حاضر لاتے تھے رہ آہ اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اجمیر مین شہادت پائی حیات ابدی ہاتھ آئی قلعہ قدیم اجمیر مین مزار ہی مشہور ہر شہر و دیار ہی اوس زمانہ سے اب تک کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی سلطنت پر دخل نہین پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا دعا اولیا سے بچاسے النسان انکی دعوت مقدم جانکر حق خدمت بجا لائے حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے میرے روبرو پتھورا کے حق مین بد دعا کی سلطنت دہلی کی حضرت روتے جاتے تھے جذبے مین فرماتے تھے یا رب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند مین بادشاہ ہو اسلام کا بیڑا تباہ ہو چنانچہ اکثر کرامات حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ظاہر ہین خواص و عوام ماہر ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور سلطان الشہدا کا ایک زمانہ جو عوام سے زبان زد ہی غلط از حد ہی سلطان الشہدا نے سنہ ۴۰۵ ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد بن احمد چشتی مین ظہور فرمایا اور سنہ ۴۲۴ ہجری مین رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی دو سو سال کے بعد نوبت آئی چھٹی رجب سنہ ۶۳۳ ہجری مین جمعہ کے روز ستانوے برس کی عمر مین وفات پائی واللہ اعلم بالصواب

قطعہ تاریخ

جب معین الدین چشتی قطب دین	وار فانی سے گئے خلد برین	یہ عنایت نے لکھا سال وفات
	ہادی مقبول رب العالمین	

کرامات سلطان الشہدا کا بیان ہی اہیر کی اولاد ہونیکی داستان ہی اور سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنا بی بی زہرا کا مراتب سلطان الشہدا سنکر عاشق ہو جانا پھر ضیاے چشم پاکر روضہ مبارک بنا کر خود جاروب کشی کر کے وہین رحلت فرمانا ماہ جیٹھ مین میلے کا رواج پاتا

یہ سلطان الشہدا کی اول خوارق عادت ہی پہلی کرامت ہی کہ موضع نگر مین ایک اہیر کی جورو بانجھ تھی اوسکی ساس نے غصہ مین کہا اے بانجھ مجھے صورت نہ دکھا گھر سے نکل جا مین بیٹے کی دوسری شادی کراؤنگی جس سے پھل پاؤنگی وہ روتی ہوئی سلطان الشہدا کے مزار پر آئی خادمون کو اپنی داستان سنائی خدام نے کہا اگر تو نذر بیعہ سلطان الشہدا غفلے اولاد کی التجا کریگی صدق دل سے دعا کرے گی خدا کو منظور ہوگی یہ بیتابی دور ہوگی اوسنے منت مانی اور بیٹے کی دعا کی پھر اوسکے شوہر

اگر یہی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جورو کو گھر لایا اوسی رات نطفہ قرار پایا پھر تو ہر شب دوشنبہ کو وہ اہیر
مع جورو اور ماں کے مزار شریف پر جاتا تھا شیرینی چڑھاتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجتمند آنے لگے دونی پڑیاں
لانے لگے اوس زمانے مین تازہ عروج ظہور تھا خدا کو بذریعۂ روح پاک حضرت خلق کی حاجت روا کرنا منظور تھا
بہت اندھے بہرے لولے لنگڑے شفا پاتے تھے مراد مند محروم نجاتے تھے چنانچہ اوسی زمانے مین
سید رکن الدین و سید جمال الدین مع اہل وعیال ہند مین تازہ ولایت آئے رودولی مین مکانات
بنائے سید رکن الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دختر تھے زہرا نام
تھا آفتاب غلام تھا بارہ برس کے سن مین نابینا تھی حسن مین ماہ سیما تھی سید صاحب کو نابینائی زہرا کا
بڑا ملال تھا صدمہ کمال تھا اکثر لوگ جو بہرائچ سے آئے یہ زبان پر لائے کہ جو حاجتمند سالار مسعود کے مزار پہ
جاتے ہین مراد پاتے ہین بہت اندھون نے ہمارے سامنے آستانۂ پاک کی خاک آنکھون مین لگا کر
ضیاء چشم پائی اور اہیر کی بھی داستان سنائی تب سید صاحب نے صدق دل سے بینائی نور دیدہ
کی خدا سے منت کی تعمیر روضہ کی نیت کی اور گھر مین آکر یہ حال زہرا سے بیان کیا اوسنے محکم عہد و پیمان کیا
کہ اگر مین آنکھین پاؤنگی مزار شریف پر جاروب کشی کر کے مرجاؤنگی اور تذکرہ کرامات کا سنکر بے دیکھے
عشق مین مبتلا ہوئی نام پر فدا ہوئی اپنے یوسف کی چاہ مین زلیخا وار روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی مسعود
مسعود پکارتی تھی سر پٹی پر دے مارتی تھی ایک روز روتے روتے سو گئی غافل ہو گئی کان مین سلطان الشہدا
کی آواز آئی زہرا گھبرا کر یہ زبان پر لائی خدایا اگر مین عاشق صادق ہون اپنے قول پر واثق ہون تو مسعود کے
صدقے سے ضیاء چشم پاؤن ورنہ ابھی مرجاؤن ایک نظر جمال جہان آرا دکھا دے زیارت کرا دے
فوراً نور بصر آیا اول جمال جہان آرا نظر آیا سلطان الشہدا کو دیکھکر ایسی بیقرار ہوئی کہ پیچھے دوڑی متابیدار
ہوئی آنکھ کھول کر کچھ نہ پایا دل گھبرایا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زار زار رونے لگی چونکہ منہ آنسوؤن
سے دھونے لگی والدین گھبرا کے دوڑ آئے نور بصر کی آنکھون مین نور نظر آیا کرامت کا جلوہ پایا مگر زہرا کا
صدمۂ فراق سے عجب حال تھا جینا محال تھا کھانا پینا چھوڑا آرام سے منہ موڑا رات کو نہ سوتی تھی سنہ
لپیٹے روتی تھی ایک شب خواب مین سلطان الشہدا کی زیارت ہوئی بہرائچ آنے کی بشارت ہوئی صبح کو
زہرا نے والدین سے خواب شب کہدی اداے منت بناے روضہ کی تاکید کی سید جمال الدین سید رکن الدین
اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اہل کمال درویش صفت تھے بڑے ولی اللہ تھے دختر کے رتبے سے آگاہ
تھے فوراً سید جمال الدین نے سید رکن الدین کے فرزند کو زہرا کے حقیقی ماموں کے ہمراہ کر کے مع زہرہ بہرائچ کو
روانہ کیا ہمراہ خزانہ کیا جب زہرا نے آستانۂ مبارک پر سر جھکایا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آئینۂ دل

مستقل کیا نور ولایت بھر دیا تا قتل زہرا نے ہند کے معماروں سے اول روضہ مطہرہ بنوایا پھر سالار
سیف الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ سورج کنڈ پر سب شہیدوں کے نام کا بنوا دیا پھر اپنا مقبرہ تعمیر کیا
اور سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے ماموں نے بھی محبت الٰہی کا مزا پایا دنیا ترک کر کے وہیں دونوں
نے ایک روضہ بنایا تمام عمر وہیں عبادت خدا کر کے وفات پائی اوسی روضے میں قبر بنائی اور زہرا کا
چودھویں رجب آغاز ماہ جیٹھ یکشنبہ کے دن میں اٹھارہ سال کے سن میں دنیا سے انتقال ہوا معشوق
حقیقی کا وصال ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر و تاریخ و روز و مہینے میں سلطان الشہدا کی شہادت اور زہرا کی
رحلت ہے مگر فاصلہ مدت ہے فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ کا رتبہ ملا اثر او رحبہ ملا بعد اوسکے بہ نیت بنا سے روضہ
اکثر بادشاہ آئے اور معمار ولایتی ہمراہ لائے مگر حضرت کو محبت زہرا سے یہی طریق پسند آیا اسکو عالم رویا میں
منع فرمایا روضہ متبرکہ کے بیچ میں محراب قبلہ رویہ کے نیچے سکندر دیوانہ کا مزار ہے متصل اوسکے محراب شرقیہ
کے درمیان روضہ زہرا کے نیچے قبر سید ابراہیم کی نمودار ہے یہ دونوں محب صادق روضہ سلطان الشہدا
و مزار زہرا کے درمیان میں بآرام سوتے ہیں جو زائر مشرف بزیارت ہوتے ہیں غلبہ محبت زہرا سے محو ہو کر مزار
زہرا پر فاتحہ پڑھکر چلے آتے ہیں ان عزیزوں کو بھول جاتے ہیں اور مجاور جو فاتحہ خوانوں کو آگاہ نہیں کرتے
ہیں اکثر اسکا صدمہ اوٹھاتے ہیں مگر کچھ خیال میں نہیں لاتے ہیں غرضکہ بعد وفات زہرا کے اوسکے والدین
واسطے فاتحہ نور بصر کے آغاز ماہ جیٹھ میں رودولی سے بہرائچ کو جاتے تھے سلطان الشہدا او زہرا کے
نام کی برات بھیجکر محفل عروسی رچ کر بہر دو عرس عروسانہ بجالاتے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہے
یہ قدرت باری ہے اکثر ناواقف ظاہر پرست اسکو بدعت جانتے ہیں برا مانتے ہیں حضرت شیخ شرف الدین
یحییٰ منیری کی تحریر ہے دلچسپ تقریر ہے کہ علمائے ظاہر بین اپنے علم کے نقصان سے عارفوں کے فعل
پر اعتراض کرتے ہیں علم ظاہر پر مرتے ہیں اگر علم باطن کا مزا پائیں دیدۂ دل سے دیکھیں کنہ کو پہونچ جائیں
راہ راست پر آئیں صدمہ ہلاکت نہ اوٹھائیں چنانچہ حکایات صحیحہ مع اکثر ملفوظات صحیح کتابوں میں کرامات میں انتخاب ہیں

اب چند ملفوظات اور حکایات کا انتخاب ہے پھر صفت ہند پر خاتمہ کتاب ہے
پہلے جونپور کے معلم مکتب جاہل خود پندار ظاہر پرست معلم الملکوت خدمت کی

حکایت ہے صاحب مراۃ مسعودی کی تحریر یہ روایت ہے

کہ اول حضرت شیخ ملفوظ کرامات سلطان الشہدا میں ایک جماعت کثیر ہم تقسیر تھی بڑے ذوق و شوق سے کاتب

چتر ونشان رنگ برنگ کے بنارس سے لاتے تھے مزار سالار مسعود پر چڑھانے کو جاتے تھے جب جونپور
مین آئے یہان کے خوش اعتقاد بھی ہزارون چتر ونشان لائے اسی غول مین شامل ہوے بہرایچ کو مائل
ہوے شہر مین بڑا ہجوم ہوا ایک معلم مکتب جاہل ظاہر پرست منکر کرامات اولیا کو معلوم ہوا شاگردون کو ساتھ لیا
بدعت سمجھکر سزا دینے کا قصد کیا قریب پہونچکر چاہا ہاتھ ڈالین تلوار نکالین کہ ایک طمانچہ غیب سے معلم کا کام
ہوا زمین پر چت گرا قصہ تمام ہوا شاگردون نے اوٹھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے ۔
شاگردون کو غیرت تھی شہر والون کو حیرت تھی تماشائیون مین یہ مذکور تھے کیا اوستاد صاحب قاضی جونپور
تھے جو یاران چھوڑکر سندان توڑکر قضا سے جونپور کے ورثہ دار بنے حوصلہ کرکے پانچوین سوار بنے غیب کی
تھپیڑ کھائی مفت قضا پائی اس عمر مین تیرہ بختی کا دھبہ لگا یا روز سیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گنوائی رسوائی
ہاتھ آئی الحاصل معلم مسکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جونپور بستی مین بدنام ہوا اوس روز سے خلائق کو ولایت
سلطان الشہدا کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص بذریعہ روح پاک خدا سے جو پائے مراد ہوا الحق بیت

مردان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند	سـ	فعل اونکا عین مشیت خدا ہی اعتراض کرنا خطا ہے

نقل حجام کی

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت امیٹھی نے اپنی رعیت میراثی حجام کو اصلاح بنانے کے لیے
طلب فرمایا وہ گھبرایا ہوا آیا حضرت نے باعث پریشانی کا استفسار کیا اوسنے جواب دیا میلا بہرایچ جاتا ہی
فدوی بھی مشتاق زیارت کا ہی جلد حضرت کی خدمت سے فراغت پاؤن میلے کے ساتھ جاؤن حضرت نے
تبسم کیا پھر یہ مضمون لکھدیا کہ کیون خلق اللہ کو بیفائدہ بلاتے ہو احمق بناتے ہو اور بعد اصلاح خط کے رقعہ
حوالے کیا تاکیدًا کہدیا کہ فلانے باغ مین جس سوار سبز پوش کو پانا رقعہ دیکر جواب لانا القصہ جب حجام قریب
بہرایچ کے آیا ایک باغ مین سوار سبز پوش پایا رقعہ دینا تو فراموش ہوا سلام کرکے خاموش ہوا سوار نے
کہا رقعہ ہمین دو جواب لو اوسنے فورًا رقعہ کسوت سے نکال کر پیش کیا سبز پوش نے پشت پر یہ لکھدیا
کہ سبحان اللہ آپ سے ایک بستی کا حجام رعیت میراثی محکوم نہ رک سکا ہمین ایک خلق کے منع کرنیکو
رقعہ لکھیگا یہ کارخانہ خدا ہی اسمین اختیار کیا ہی پھر سالار مسعود غازی اپنا نام بتا کر بہرایچ کو روان ہوے
آنکھون سے نہان ہوے اور حجام نے امیٹھی مین آکر حضرت بندگی میان صاحب کو بندگی کی رقعہ دیکر روداد

مفصل کہدی

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہی مرآت مسعودی مین صحیح روایت ہی

ایک روز والدہ شاہ فیروز دہلی مین بالاخانے پر جلوہ فرماتھین خواصین جابجا تھین راہ مین خلقت کا

ازدحام نظر آیا ایک انبوہ کثیر کو نیزے لیے رنگ برنگ سے گاتے بجاتے پایا استفسار حال فرمایا خواصون نے
دست بستہ ہوکر سنایا کہ سالار مسعود کے مزار پر نیزے چڑھانے بہرائچ جاتے ہین خدا سے مراد پائی ہے شادیانے
بجاتے ہین والدہ شاہ نے اوسیوقت یہ منت مانی دل مین ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھٹھہ کی مہم پر
فتح پائیگا اور بفیروزی سلامت گھر آئیگا تو مین سلطان کو سالار مسعود کی زیارت کو بہرائچ لیجاؤنگی زر و جواہر نذر
چڑھاؤنگی اور یہان ملک ٹھٹھہ مین سلطان کی لڑائی بگڑ گئی تھی جا کر پڑ گئی تھی خدا نے سلطان الشہدا کے صدقے
سے فتح عنایت کی سلطان نے دار السلطنت دہلی کی راہ لی پھر شاہ فیروز ادائے منت و حصول زیارت کو بہرائچ
آئے بعضے ناواقف زبان پر لائے کہ اس روضے مین مزار پاک نہین ہے لوگ دھوکا کھاتے ہین بیا سہو سے
زیارت کو آتے ہین بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جویا ہوا اوس زمانے مین سید محمد ماہ قدس سرہ
حیات تھے صاحب کرامات تھے فی الحقیقت ولی کامل تھے رتبے قرب کے حاصل تھے بادشاہ نے
ملازمت حاصل کی نذر دی شوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھ تامل فرمایا پھر یہ سنایا
کہ فلانے روز و تاریخ اسی روضہ کی قبر سے سلطان الشہدا رونق افزا ہوئے ٹھٹھہ کیطرف تمھاری مدد کو تشریف فرما
ہوئے مینے دیکھا کہ طرفۃ العین مین فتح کی پھر اسی روضے کی راہ لی سلطان نے واقعہ روزمرہ طلب کر کے
ملاحظہ فرمایا تاریخ و روز مطابق پایا سلطان کو سید محمد ماہ کا اعتقاد ہوا امداد سلطان الشہدا سے شاد ہوا حضرت کے
ہمراہ زیارت کو آیا پھر لشکریون کو بلایا اور خود مع سید محمد ماہ دروازے پر کھڑے لشکریون کو زیارت کراتے تھے
جوتے چھوڑ جاتے تھے سلطان نے اوس ولی اللہ سید محمد ماہ سے عرض کیا کہ کوئی کرامات سلطان الشہدا کی تازہ
بیان فرمایئے قدرت خدا دکھایئے حضرت نے تبسم کیا فوراً جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہے
خدا کی قدرت ہے شاہ و گدا دونون برابر دربانی کرتے ہین مگس رانی کرتے ہین لشکر کو زیارت کراتے ہین جوتے چھوڑ جاتے
ہین سلطان اگرچہ بادشاہ تھا مگر اہل دل حق آگاہ تھا اس کلمے کی تہ کو پا گیا ذوق عشق سلطان الشہدا دل مین سما گیا
شمس سراج جو واقعہ نویس فیروز شاہ کا ہے اوسنے مقدمہ اول کی پانچوین قسم مین لکھا ہے کہ سلطان فیروز شاہ کو شیخ
علاء الدین نواسۂ شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی سے ارادت تھی خدمت فقرا کی عادت تھی ۷۸۳ ہجری مین مزار
سلطان الشہدا کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہدا نے خواب مین بشارت دی رو سے مبارک پر ہاتھ رکھکر
اشارہ فرمایا کہ عالم پیری قریب آیا وقت ہاتھ سے نہ دو فکر آخرت کرو پھر آخر عمر مین سلطان مخلوق ہوا پھر سنڈا یا اوو
صاحب منتخب التواریخ نے یہ فرمایا کہ سلطان دہلی مین آیا اپنے نواسے کو تخت پر بٹھایا خود گروہ صوفیہ مین داخل
ہوکر عزلت گزین ہوا پایان مزار سلطان الشہدا کے مخلوق ہوکر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ کی
محبت سے اکثر خواقین و سلاطین نے سر مونڈایا مخلوق ہوکر عشق رجعت کا مزا پایا

نقل سلطان محمد شاہ تغلق کی

تاریخ فیروزشاہی تصنیف شیخ ضیاء برنی مین تحریر ہے مختصر تقریر یہ کہ جب سلطان محمد شاہ تغلق نے عین الملک کے فساد سے فراغت کی بنگرمؤ سے بہرایچ آ کے مزار سلطان الشہدا کی زیارت کی مجاورون کو بہت کچھ دیا پھر احمد ایاز کو لکھنوتی کی حکومت پر نامزد کیا اور خود وہان سے مراجعت کی دہلی کی راہ لی غرضکہ اکثر بادشاہون نے مزار شریف کی زیارت سے فیض ظاہر و باطن حاصل کر کے بتائید خدا سعادت دنیا و آخرت کی پائی مراد دلی اونکی بر آئی

نقل حضرت راجی سید نور مانک پوری کی

تشیخ محمدی فیاض سے روایت ہے یہ حکایت ہے کہ جناب قطب الوقت حضرت راجی سید نور مانک پوری کو اولاد کی تمنا تھی زوجہ سید صاحب کو خدا سے یہ التجا تھی کہ جب بتصدق سالار مسعود خدا سے بیٹا پاؤنگی بہرایچ جاؤنگی خدا نے فرزند ارجمند نیک فرجام سید مبارک نام عطا فرمایا سید صاحب کو ستورات کی روانگی مین عذر تنگدستی پیش آیا ایک شب سید صاحب ذکر خدا مین مشغول تھے بیبیا مانی سفر سے ملول تھے کہ سلطان الشہدا اسپ مادیہ خنگ پر سوار تشریف لائے سید صاحب کے حجرے مین آ کے سید صاحب سے فرمایا تمکو بہرایچ جانے کی زیر باری تھی تمھاری تکلیف سے ہم گوارہ نکی ہم خود آئے سید صاحب فرزند کو لائے حضرت نے گود مین اٹھا لیا دعا دیکر پیار کیا سید صاحب نے دیکھا کہ ایک شخص سر و پا برہنہ گھوڑی پکڑے کھڑا ہے تمغۂ شہادت پڑا ہے پوچھا یہ کون مرد عالیمقام ہے فرمایا سکندر دیوانہ نام ہے دنیا مین ہمارا عاشق زار تھا ہر وقت کا غمگسار تھا مرنے پر بھی ساتھ نچھوڑا رفاقت سے منہ نہ موڑا زیر قدم شہادت پائی برابر قبر بنائی اب بھی ہمارے ہمراہ ہے بڑا خیر خواہ ہے

نقل ہے

حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیری سے ایک مرید نے کہا کہ ہر ملک و شہر مین اکثر لوگ حضرت سلطان الشہدا کی قبرین بناتے ہین فیض پاتے ہین جواب دیا اگر خلایق تمام روے زمین پر سالار مسعود کی قبرین بنائین بتصرف ولایت حضرت ہر قبر سے فیض اوٹھائین حضرت کی ذات مجمع صفات ہے ہر روز تازہ کرامات ہے ذوق و شوق عشق بے اندازہ کا ظہور ہے مزار پاک پر جلوہ کا نور ہے اہل دل سر جھکاتے ہین درجہ ولایت کا پاتے ہین بیت

رسد تا ناخن پایت سعادتہا سر نازے بینم	کجا خدمت حسنت را منور آغاز سے بینم

نقل ہے

حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے تبلیغوین مکتوب مین سادات بہرایچ کو نہایت مشہور النسب تحریر فرمایا اور یہ تسطیر فرمایا کہ حضرت سید ابو جعفر سیرماہ سے مجکو نیاز حاصل تھا یہ مرد خدا بڑا صاحب تقوی اہل دل تھا ایکبار طواف مزار متبرکہ سلطان الشہدا مین دو جانب سلطان الشہدا حضرت خضر علیہ السلام و سید سیرماہ کو

ایک جا پایا اکثر حالات مشیخت و مقامات شیوخیہ کا حضرت خضر سے بطور استفسار ذکر آیا اوس زمانے مین شاتوین بار دندان مبارک خضر علیہ السلام کے جمے تھے مگر ویسے ہی ٹانکے بنے تھے سبحان اللہ عجب صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہدا کے مراتب اعلیٰ کا ثبوت ہے خاصہ بارگاہی لاہوتی ہے

نقل ہے

ملفوظ میر سید علی قوام قدس سرہ مین یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت میر خلفا کمال نے شیخ شاہ موسیٰ کو یہ وصیت فرمائی کہ واسطے حصول قرب احدیت کی روحانیت سلطان الشہدا کی طرف رجوع لاکر اپنا امام جانو روح پاک کو آفتاب عرفان سمجھکر مانو اکثر اولیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے ہین رتبہ اعلےٰ کو پہونچ جاتے ہین

نقل میر سید سلطان کی

شیخ مرتضیٰ نبیرہ خواجہ مصلح الدین ملفوظ میر سید سلطان قدس سرہ مین تحریر فرماتے ہین یہی کرامت سناتے ہین کہ میر سید سلطان نے دہلی مین قریب حوض شمسی میان وسوج گنڈ کے ایک قبر کہنہ کے غار مین بارہ سال بسر کی پھر باہر آکر یہی کرامت نظر کی ایک مریض مبروص سامنے آیا اور ایک اسپ مادہ جنگ کے سوار نے اوسے چابک لگایا اور میر سلطان کو بلفظ ای درویش خطاب کیا آپ نے جواب دیا پھر مریض کو چند چابک ایسے لگائے کہ وہ زمین پر گرا لوٹنے لگا فوراً تندرست ہو گیا چالاک و چست ہو گیا مریض تو چل دیا سوار نے پھر ای درویش کا خطاب کیا تیسری بار جب آئے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے میر سید سلطان گھبرائے کہ تین روز پیشتر میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا مگر اوس وقت تک کسی نے عالم شہادت مین نہین سنا تھا میر سید سلطان صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً دوڑ کر سامنے آئے پوچھا حضور کہان سے تشریف لائے جواب دیا کہ حضہ نمک ہر ولی اللہ کی دیگ ولایت کا ہمارے ہاتھ ہے علی مرتضیٰ کا ساتھ ہے بہرائچ مقام ہے مسعود غازی نام ہے بعد اوسکے میر سید سلطان بہرائچ مین تشریف لائے روح مبارک سے فیضیاب ہو کر درجے ولایت کے پائے ایسے ہزارون تصرفات سلطان الشہدا مندرجہ کتب اگر تحریر مین آئین دفتر تحریر ہو جائین صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین یہ سناتے ہین کہ صدہا تصرفات حضرت سلطان الشہدا کے جو فقیر پر طاری ہوے سامنے آنکھون کے جاری ہوے اگر شمہ اوسکا تحریر مین آئے کتاب طول ہو جائے کئی اٹھارہ ہزار عالم پروانہ وار روضہ مبارک پر نثار ہے ذوق و شوق حضوری کا ہر چہرے سے نمودار ہے روح مبارک کے فیض سے بہرہ پاتے ہین رتبہ ولایت سے فایض ہو جاتے ہین

صفت ہند

لب پیشیرون کی برکت سے پروردگار عالم نے پھر مین شیر پیش کے ہند کو وہ رتبہ اعلےٰ عطا فرمایا

جو کسی دوسری اقلیم کے حصے مین نہین آیا

اول یہ کہ صاحب غیاث اللغات نے کتب معتبرہ مثل مفرح القلوب و شرح چغمینی و شرح تذکرہ محقق طوسی و مرات الخیال و تقویم البلدان و اکثر کتب سے ہر بلاد کو اقالیم پر اسطرح تقسیم کیا ہے یعنے دوسری اقلیم مین عرب اور تیسری مین ہند کو لکھدیا ہے اور اقلیم اول سے چہارم تک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا آبادی ہند کا بھی حصہ لگایا چنانچہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و اکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل بنارس و اجمیر و گوالیار وغیرہ کے دوسری اقلیم مین اور لکھنو و اکبرآباد و دہلی و قنوج و رامپور و اکثر ممالک ہند کو مع بابل و بغداد و کوفہ و دیگر بلاد عرب کے تیسری اقلیم مین تحریر کیا راقم نے ایک نقشہ مختصر فقط ملک عرب و ہند کا بقید نام و نشان ہر شہر کے بصحت تمام بعد خاتمہ جلد اول مین لکھدیا جب اکثر صاحبون نے ہر اقلیم مین ہند و عرب کو شامل پایا تو بنای کعبہ شریف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ تختہ ہند زیب قرطاس فرمایا دہلی کو دل ہندستر کہہ کو ناف ملک فرودست کو پاؤن قرار دیا ہند کا اشرف البلاد نام کیا

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم مین جگہ پائی پھر زیر ناف آکر چھینک آئی تمام جسم مین سرایت کی صانع حقیقی نے ذات خاص سے تجلی عنایت کی ملایک نے سجدے مین سر جھکایا عزازیل ملعون نے منحرف ہو کر طوق لعنت کا پایا پھر مشیت ایزدی سے زمین ہند مین کوہ سراندیپ پر نزول فرمایا خاک ہند نے بڑا اشرف پایا نور محمدی کا پیشانی انور سے ہند مین ظہور ہوا کون و مکان پر نور ہوا شرم و حیا عشق و محبت کا اس سرزمین مین وفور ہے خاکساران ہند کا درجہ مشہور ہے صدہا ولی اللہ کی زیارت ہے یومنون بالغیب کی خاکساران ہند کو بشارت ہے جب یہ رتبے ہند کے عیان ہوے حضرت سلطان الشہدا ہند کی جان ہوے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دہلی پر قبضہ پایا پھر ناف ہندستر کہہ کو منور کر کے بہرائچ کو زیارت گاہ بنایا اور تمام وابستگان دامن دولت نے مثل روح کے حواس خمسہ کیطرح کل اجزاے وجود ہند کو نورانی بنایا ہر ملک مین شہید ہو کر ظلمت کفر کو مٹایا جس منکر شیطان صفت نے سرتابی کی طوق لعنت کا پا کر جہنم کی راہ لی اور جو مزار شریف پر زیارت کو جاتے ہین منت مان کر بتائید خدا مرادین پاتے ہین بادشاہ نذرین لاتے ہین اولیا اللہ فیضیاب ہو کر ملک صفت ہو جاتے ہین اللہ تعالے ببرکت روح پاک حضرت سلطان الشہدا سے یہ کتاب مقبول فرماے راقم کی مراد دلی برآئے بیت

المنۃ والبقاء للہ	شد نامہ تمام قصہ کوتاہ

تمت

تعداد درجہ و دقیقہ و ثانیہ و میل از روی علم ہیئت و نجوم واسطے دریافت کرنے تعداد طول و عرض زمین کے

یہ نقشہ بلاد ہند و عرب کا نقشہ ہفت اقلیم سے انتخاب کیا تعداد طول و عرض ارضی مع درجہ و دقیقہ درج کتاب
کیا اب سمجھنا چاہیئے کہ حکماے متقدمین نے آسمان کے بارہ حصے کیے ہر ایک برج قرار دیے ہر برج کے
تیس ۳۰ حصے کرکے ہر حصے کا درجہ نام کیا اور ساٹھہ دقیقہ کا ایک درجہ اور ساٹھہ ثانیہ کا ایک دقیقہ قرار دیا
جب تین سو ساٹھہ درجے کا آسمان قرار پایا سال و ماہ کا حساب لگایا ۱۲ مہینے یعنی تین سو ساٹھہ روز کا
سال اور تیس ۳۰ روز کا مہینا قرار دیا پھر مقابلہ آسمان کے زمین کو بھی تین سو ساٹھہ درجے پر تقسیم کیا تو درجات
آسمان کا درجات زمین سے آسمان و زمین کا تفاوت ہو گیا ۱۱ لاکھہ ستتر ہزار چھہ سو چھتیس کروہ درجۂ فلک
کی مسافت ہے اور مسافت درجۂ زمین باصطلاح علم ہیئت و نجوم تقریبًا سرسٹھہ کروہ یا وکم واللہ اعلم
اور متقدمین نے مسافت درجہ و دقیقہ ارضی کا گندگی موی دم اسپ سے جس طرح حساب کیا ہے راقم نے
خلاصہ اوسکا یہ لکھدیا ہے کہ گندگی ساٹھ بال گھوڑے کی دم کا ایک جو کی گندگی اور چھہ جو کی گندگی کا ایک انگل
اور چار انگل کی ایک مشت اور چھہ مشت یعنی چوبیس انگل کا ایک ذراع قرار پایا جسکا آٹھہ گرہ پیمائش مین
آیا اس حساب سے تین انگل کی ایک گرہ اور دو ذراع کا ایک گز اور بعضون نے ایک ذراع کا ایک گز
اور بعضون نے ایک قدم شتر راہوار کا ایک گز اور چار ہزار گز کا ایک میل اور بعضون نے تین ہزار گز کا
ایک میل اور تین میل کا ایک فرسنگ یعنی فرسخ ٹھہرایا اور ایک میل چار سو چوالیس گز کا ایک دقیقہ ارضی ہوا
جسکے ساٹھہ ثانیہ ہوے اور ساٹھہ دقیقہ کا ایک درجہ بنا پس ہر درجہ ارضی انہتر ۶۹ میل دو ہزار چھہ سو
چالیس گز کا ہوا اس حساب سے ایک میل چار ہزار گز کا شمار کیا اور بعضون نے ایک کوس بعضون نے
پون کوس کا ایک میل لکھدیا واللہ اعلم فقط

یہ نقشہ تقسیم بلاد عرب و ہند کا چار اقلیم پر مع طول شرقًا و غربًا و عرض جنوبًا و شمالًا تحریر ہوا اور اقلیم پنجم سے ہفتم تک کسی مین بلاد ہند و عرب سے کے نہین ہین

[illegible]	نام شہر	طول شرق و غرب: درجہ	طول شرق و غرب: دقیقہ	عرض جنوب و شمال: درجہ	عرض جنوب و شمال: دقیقہ		[illegible]	نام شہر	طول شرقی و غربی: درجہ	طول شرقی و غربی: دقیقہ	عرض جنوبی و شمالی: درجہ	عرض جنوبی و شمالی: دقیقہ
[illegible]	زبید ملک یمن	۴۴	۲۰	۱۱	۳۴		[illegible]	صنعا ملک یمن	۶۷	۱۴	۱۴	[illegible]

نام شہر	طول شرقی و غربی — درجہ	دقیقہ	عرض جنوب و شمال — درجہ	دقیقہ
عدن ملک یمن	۷۵	۰	۱۰	۰
جکوٹ جزیرۂ ہند	۱۷۰	۵	۲	۰
سراندیپ ایضاً	۱۳۰	۵	۲	۳۰
تبوک	۵۳	۰	۳۰	۰
جدہ	۷۷	۰	۲۱	۵
حجر	۷۲	۰	۲۳	۰
طائف	۷۶	۲۳	۲۱	۱۸
فید	۷۸	۰	۲۶	۰
قطیف	۷۴	۰	۲۵	۰
مدینہ	۷۵	۲۲	۲۵	۸
مکہ	۷۷	۱۰	۲۱	۴۰
یمامہ	۷۸	۰	۲۱	۰
اجمیر	۱۱۱	۵	۲۵	۵۰
اوجین	۱۱۲	۳۰	۲۲	۵۵
احمدآباد	۱۰۸	۰	۲۳	۰
اورنگ آباد	۱۱۱	۳۰	۱۹	۵
بیدیا نیور ملک دکن	۱۰۸	۰	۲۲	۰
بنارس	۱۱۷	۰	۲۶	۰
بھوپال ملک دکن	۱۱۱	۰	۲۳	۰
بیجاپور ملک دکن	۱۰۵	۳۰	۱۷	۲۲
ٹھٹھہ	۸۲	۳۰	۲۵	۱۰
حیدرآباد ملک دکن	۱۱۳	۵	۱۸	۲۲
دولت آباد ملک دکن	۱۱۱	۵	۲۲	۳۰

نام شہر	طول شرقی و غربی — درجہ	دقیقہ	عرض جنوب و شمال — درجہ	دقیقہ
سومنات ملک دکن	۱۰۷	۰	۲۲	۰
گجرات	۱۰۸	۲۸	۲۳	۰
گوالیار	۱۱۴	۰	۲۳	۵۶
اسکندریہ ملک مصر	۶۱	۰	۳۰	۰
بابل آخر اقلیم عراق عرب	۸۰	۰	۳۲	۰
بصرہ عراق عرب	۸۴	۰	۳۰	۰
بغداد عراق عرب	۸۰	۰	۳۸	۰
بیت المقدس ملک شام	۶۶	۰	۳۱	۰
حلہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۳۰
دمیاط ملک مصر	۶۳	۰	۳۱	۰
دمشق ملک مصر	۷۰	۰	۳۸	۰
رملہ فلسطین ملک شام	۶۶	۱۵	۳۰	۱۰
سرمن رائے عراق عرب	۷۹	۸	۳۱	۰
سیوط ملک مصر	۶۱	۳۵	۲۷	۱۰
طرطوس ملک شام	۷۰	۱۵	۳۴	۱۰
عسقلان ملک شام	۶۶	۳۰	۳۲	۰
قلزم ملک مصر	۶۴	۰	۳۳	۹
کوفہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۰
مدائن عراق عرب	۸۰	۰	۳۳	۰
مدین	۶۷	۰	۲۸	۰
مصر خاص	۶۳	۰	۳۰	۰
نہروان عراق عرب	۷۹	۴۵	۳۴	۰
واسط عراق عرب	۸۲	۰	۳۳	۰

نام ملک / اقلیم	نام شہر	طول شرقی غربی — درجے	طول شرقی غربی — دقیقے	عرض جنوبی و شمالی — درجے	عرض جنوبی و شمالی — دقیقے
[illegible]	اٹک	۱۰۶	۵	۳۳	۲۴
	آگرہ یعنی اکبرآباد ملک ہندوستان	۱۱۴	۴۵	۲۷	۰
	الہ آباد	۱۱۶	۵۰	۲۶	۵۲
	امروہہ	۱۱۴	۴۵	۲۸	۴۰
	اودہ	۱۱۶	۵۵	۲۳	۴۵
	پانی پت	۱۱۳	۲۲	۲۸	۱۵
	پٹنہ	۱۱۹	۱۲	۲۶	۴۰
	بداون	۱۱۴	-	۲۷	۲۰
	پشاور	۱۰۶	۴۰	۳۱	۰
	تھانیسر	۱۱۴	۳۳	۲۹	۰
	جلال آباد	۱۰۵	۴۰	۳۴	۰
	جونپور	۱۱۶	۶	۲۶	۱۱
	دہلی	۱۱۴	۱۸	۲۸	۱۱
	ڈھاکہ ملک بنگالہ	۱۲۲	۱۱	۲۹	۳۵
	رامپور	۱۱۴	۳۶	۲۸	۴۰
	راج محل ملک بنگالہ	۱۲۱	۵	۲۵	۵۵
	سرونج	۱۱۴	۴۲	۲۴	۴۸
	سری نگر	۱۱۴	۵۲	۳۳	۱۰
	سنبھل	۱۱۴	۲۶	۲۸	۳۰
	سہرند یعنی سرہند	۱۱۱	۳۰	۲۹	۴۰
	سیالکوٹ	۱۰۸	۳۵	۳۲	۴
	قندہار	۱۰۶	۰	۲۸	۵

نام ملک / اقلیم	نام شہر	طول شرقی غربی — درجے	طول شرقی غربی — دقیقے	عرض جنوبی و شمالی — درجے	عرض جنوبی و شمالی — دقیقے
[illegible]	ٹھٹہ	۱۱۵	۱۵	۲۶	۵۹
	کانگڑا ملک پنجاب	۱۱۰	۳۵	۳۰	۵۰
	کالپی	۱۱۵	۰	۲۵	۳۰
	کرانہ	۱۱۳	۰	۲۸	۴۰
	لاہور ملک پنجاب	۱۰۹	۲۲	۳۱	۵۰
	لکھنؤ	۱۱۶	۱۳	۲۶	۳۰
	لودہیانہ	۱۱۰	۴۰	۲۹	۱۰
	مونگیر	۱۲۰	۱۱	۲۶	۶
	مدراس	۰		۱۳	۰
	ہردوار	۱۱۳	۰	۲۹	۴
[illegible]	انطاکیہ ملک شام	۷۱	۲۶	۳۵	۳۰
	بعلبک ملک شام	۷۰	۴۵	۳۵	۱۵
	حلب ملک شام	۷۲	۳۰	۳۴	۱۵
	حمص ملک شام	۷۵	۰	۳۵	۰
	طرابلس ملک شام	۶۹	۰	۳۸	۰
	قبرس ملک شام	۶۶	۱۴	۳۶	
	مرعش ملک شام	۷۱	۴۰	۳۶	۰
	موصل عراق عرب	۷۷	۰	۳۶	۳۰
[illegible]	تبت	۱۱۰	۰	۴۰	۵
	کابل	۱۰۵	۱۱	۳۱	۲۰
	کشمیر	۱۰۷	۸	۳۳	۰
	کلکتہ	۰		۳۲	۰

قطعۂ تاریخ طبع طبعزاد مصنف کتاب ہٰذا صنعت اختراعی لاجواب ہے جس الفاظ سے سال ہجری پیدا ہیں اور ہجری سے فصلی ہویدا ہیں اور حروف سر ہر مصرع میں عیسوی اور آخر کے حروفوں میں سال سمت ہے ایک قطعہ میں چار تاریخون کی صنعت ہے

۱	ابتدا غزا نامۂ مسعود شہید	۴	۹	طبع شد چون بعنایات خدا	۱
۲۰۰	شد از صنعت الطبع کہ برآمد سالش	۲۰۰	۹۰	صنعت تازہ بدل شد القا	۱
۴۰	صہبائے فیض ملہم امداد دم	۴۰	۴۰	ملہم غیب بمن داد ندا	۱
۵	ہر چہ گیری ز حروف و الفاظ	۹۰۰	۵۰	نظم و نثر و فقرات و انشا	۱
۶۰	عددش گیر و بدہ تفریش کن	۵۰	۲	پس بران سیزدہ (۱۳) دیگر افزا	۱
۴	طرح اعداد کن دہ دہ طرح	۸	۷	زاید از دہ بنویس ای دانا	۱
۴۰	مال آن جانب چپ کن تحریر	۲۰۰	۳	جمع کن ہر دو عدد را یک جا	۱
۲۰	کن رقم جانب چپ میزانش	۳۰۰	۴۰۰	تا شود صورت ہجری (۹۳) پیدا	۱
۴۰۰	ترک کن مال اعداد از ہجری	۱۰	۴	در گنجینۂ فصلی (۱۲۸۴) بکشا	۱
۱	از سر مصرعۂ اشعار تمام	۴۰	۷۰	عیسوی سال برآمد زیبا	۱
۱	آخر حرف ز ہر یک مصرع	۷۰	۴۰	کردم اعداد بسمت املا	۱

سنہ ۱۸۷۶ع	خاتمۃ الطبع	سمت ۱۹۳۳
للہ الحمد یہ غزا نامہ		غازی باوقار کا نامہ
چھپ کے شوال میں تمام ہوا		خاص مطبوع خاص و عام ہوا
بارہ سو ہیں ترانوے ہجری		اور چوراسی بارہ سو فصلی
ہیں چھہتر اٹھارہ سو عیسی		سال طبع کتاب بس ہے یہی
ہو یہ مقبول بارگاہ خدا		بطفیل شفیع روز جزا

تقریظ کتاب غزا نامہ مسعود چکیدۂ قلم بلاغت رقم حکیم سید بندہ رضا صاحب تخلص ہنر ولد حکیم سید حسن رضا صاحب مرحوم از رئیس قصبۂ بلگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دل زمان محمود ہے اور ساعت مسعود بسم اللہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہو جسکے سننے سے منکر و نکیر کا دم بند ہو کلمۂ شہادت زبان سے جاری رہے ہمیشہ آزادی کی طیاری رہے خدا سے نصرت کا طلبگار ہو

ارے مدہوش ذرا ہشیار ہو کبھی تلاوت ہفت آیات حمد کبھی سورۂ برات کا دم بھر خامہ دو زبان سے
ذو الفقار کا کام لے میدان مین آ حیدر کرار کا نام لے قدرت پروردگار دیکھ غازیون کے کارزار دیکھ
کتب سیر کی سیر کر طواف کعبہ سے خاتمہ بالخیر کر جل جلالہ و جل شانہ کیا اوسکی قدرت کے کارخانے ہین
مجاہدون کے چرچے اولوالعزمون کے افسانے ہین مرنے والون کا نام زندہ ہے اسپر شہادت گواہ ہے
یہ تذکرہ یادگار ماضی و آیندہ ہے خدا آگاہ ہے اہل دل ان جان دینے والون پر جان دیتے ہین حق فہم
ہنر کے اس قول کو بدل و جان مان لیتے ہین انکا ذکر باعث قوت روحانی ہے انکا بیان موجب تقویت
ایمانی ہے یہ لوگ مر کر اسلام کو جلا گئے ظلمت جہالت اپنی پامردی سے خاک مین ملا گئے بس منشی بس
یہ اسرار سب پر ظاہر ہین ان رمزون سے کہ وہ ماہر ہین مطلب پر آؤ حرف مدعا سناؤ ہان غزانامہ مسعود
کی تعریف کرو اسکے مولف کی توصیف کرو الحق یہ کتاب بےمثال ہے اسلئے مولف پر فضل ایزد ذو الجلال ہے
یہ سخنور ملک سخن کا افسر ہے یہ نثر نہایت عمدہ و بہتر ہے ہر سخن فہم موزون طبع کو اسکی مدح مین نامہ نگاری چاہیے
اور جوہر بیان درشتا سوار کلام بلاغت نظام کو اس کتاب کی بدل و جان خریداری چاہیے محرر محاربات ہند
اس مولف کی مقاومت کا دم نہ بھرے صاحب تزک تیموری بیان عذر لنگ کرے سبحان اللہ جناب
شیخ عنایت حسین صاحب سبحان اللہ واہ وا واہ سیح قلم سے دریا بہا گئے ہین تختۂ قرطاس پر
کیا کیا باغ کھلا گئے ہین آپ کا تخلص عنایت ہے فی الحقیقت یہ خدا کی عنایت بےغایت ہے آپکی اور اس
کتاب کی کیا مدح کیجائے آپ سے متکلم اور کلام کی کس زبان سے داد دیجائے اب دلکو درخواست پروانۂ
معافی ہے بس بجاے تعریف و توصیف یہ مصرع کافی ہے ع خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست ٭ قطعۂ تاریخ طبع

للہ الحمد غزانامۂ سید مسعود	طبع گردید بتائید خداے معبود	از سر الطاف غیبی پی سال	طبع شد عمر کہ زنگ ریمت زدود

تقریظ جناب محمد عبد الغنی شاہ صاحب قادری حنفی صدیقی کانپوری شاگرد جناب منشی مولوی محمد ہادی علی صاحب اشک مرحوم لکھنوی بجنوری و نیز شاگرد فقہ و حدیث و مرید جناب حضرت مولانا محمد شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ

باغستان کونین مین گلدستہ حمد و ثنا اوس باغبان ازل لم یزل کے واسطے سزاوار ہے کہ جسکی عنایت سے
شہدا کے لیئے فردوس جنت کی ہمیشہ بہار ہے سبحان اللہ ہر روش کیا ہی شگفتگی کے ساتھ اعلی
مرتبہ پایا ہے کہ جنکے واسطے قرآن مجید مین جنات تجری من تحتہا الانہار آیا ہے گلشن عالم مین صانع ظاہر ہے
کہ جس سے ہر شاخ شجر بلکہ پتی پتی ماہر ہے اور ثمر درود نامحدود اوسکے رسول پاک صاحب لولاک پر
جسکی ذات باصفات گلشن ہستی مین نہال ہے اوسکی تمنا سے قدمبوسی مین گل و لالہ و سنبل و ریحان
و نسرین و نسترن صورت سبزہ پامال ہے یون زبان گلفشان مژدہ بلبل ہے کہ گلزار جہان مین کوئی

یا عرب نژاد جو خدا کی راہ مین شاخ زندگی اپنی قلم کریگا ثمر مراد سے جنت مین اپنے دامن بھریگا جس نونہال کو یہ خیال آیا آوستے تیغ وسنان کا پھل کھا کر حصول رتبۂ شہادت مین نیا گل کھلایا خصوصًا جناب سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود غازی خسرو ہندوستان وترکتازی سے نہایت جانبازی کر کے مع لشکر فتح پیکر بہرائچ مین آ کر مرتبۂ شہادت حاصل کیا لاکھون باغی ناریون کو جہنم واصل کیا آنکی شجاعت اور جوانمردی کی تمام عالم مین دھوم ہی جتنے دلاور وبہادر ہین اونکو بھی معلوم ہی چنانچہ ایک کتاب باصواب مسمّٰی بہ غزانامۂ مسعود شجاعت آمود جسکا ہر ورق بہار بیخزان ہی بلکہ ہمطبق روضۂ رضوان ہی اور ہر فقرہ شگوفۂ گلزار معانی ہی اپنے رنگ مین لاثانی ہی جناب حقیقت مآب شاعر بے بدیل عدیل لطافت آگین مضامین آفرین مقبول الدارین منشی شیخ عنایت حسین صاحب بلگرامی نامی نے تصنیف فرمائی اوسنے گلستان جہان مین شہرت پائی نسیم عنبر شمیم سے شدہ شدہ جناب فیضمآب خان والاشان محمد عبد الرحمن خان صاحب کے دماغ نازک خیال مین نکہت جان فزا پوہنچائی خانصاحب ممدوح کو نہایت پسند آئی مالکان مطبع کو فورًا چھاپنے کی اجازت دی اس

فقیر پر تقصیر محمد عبد الغنی شاہ قادری نے تقریظ مع تاریخ حوالۂ قلم کی

قطعۂ تاریخ

غزانامہ غازی [illegible]	برنگ گل از رنگ مطبع شگفت	غنی سال طبعش ز طبع رسا	زہی غزوۂ جنگ مسعود گفت

سنہ ۱۲۹۳ھ

ایضًا

غزانامہ غازی خوش شہرت	گل نکہت افزا باغ بہشت	چو شد طبع کلک غنی بہر سال	زہی جنگ مسعود غازی نوشت

۱۲۹۳ھ

قطعۂ تاریخ طبع غزانامۂ مسعود طبعزاد جناب محمد عبد الکریم صاحب متخلص فق بن رئیس قصبۂ شہر گھاٹی

محمد عبد رحمٰن خانصاحب نے بہت اچھا	غزانامہ جناب حضرت سالار کا چھاپا	قرین تاریخ چھپنے کی بھلا ہم سوچتے کیا ہو	شہادتنامۂ مسعود سالار ہے چھپا الحمد

۱۲۹۳ھ

وجہ مہر بر خاتمہ

برای ہمینی کہ این کتاب مطبوع مطبع نظامیست

لہذا مہر و دستخط مہتمم در آخرش افزودہ شد فقط

صحت نامۂ غزانامۂ مسعود غازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	سرورق	۱۲۸۷	۱۲۹۳	۲	۳	ثنا ۲	ثنا ۳